e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

سڑکوں پر نماز کی اجازت نہیں دی جائے گی: پشکر سنگھ دھامی

دہرادون: اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے کہا ہے کہ ریاست میں سڑکوں پر نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہر شخص کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہے، لیکن عوامی سڑکوں کو مذہبی سرگرمیوں کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ دہرادون میں محکمہ آبپاشی اور زراعت میں منتخب امیدواروں کو تقرری نامے تقسیم کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نماز صرف مساجد، عیدگاہوں یا انتظامیہ کی جانب سے مقررہ مقامات پر ہی ادا کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت چار دھام یاترا اپنے عروج پر ہے اور لاکھوں عقیدت مند اتراکھنڈ پہنچ رہے ہیں، اس لیے حکومت کی ترجیح امن و امان اور ٹریفک کی روانی برقرار رکھنا ہے۔ پشکر سنگھ دھامی نے کانگریس پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بعض سیاسی جماعتیں خوشامدی سیاست کے تحت سڑکوں پر نماز کی حمایت کر رہی ہیں۔

دھاندلیوں کو چھپانے میں لگی ہے این ٹی اے: کانگریس

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس نے الزام لگایا ہے کہ موجودہ حکومت نے مسابقتی امتحانات کو شفاف بنانے کے لیے جس مینٹل ہیلتھ کمیشن (این ٹی اے) تشکیل دیا تھا وہ امتحانی دھاندلیوں اور پیپر لیک معاملے کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ کانگریس کے شعبہ معلومات کے انچارج جے رام رمیش نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ 2018 میں این ٹی اے کی تشکیل کے بعد سے ہی حکومت اور اس کا نظام امتحانی مافیا کے ساتھ ساز باز کر کے این ٹی اے کے ذریعے منعقد کیے جانے والے امتحانات میں بڑے پیمانے پر ہونے والی دھاندلیوں اور دھاندلی کی سچائی کو دبانے میں لگا ہوا ہے۔ انہوں نے میڈیا رپورٹس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ این ٹی اے کے ڈائریکٹر جنرل نے ایک پارلیمانی کمیٹی کے سامنے گواہی کیا کہ نیٹ۔یوجی 2026 کا پیپر لیک نہیں ہوا۔

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 232 Saturday , May 23 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۲۳۲) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۲۳-مئی ۲۰۲۶ء، مطابق ۵-ذی الحجہ-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

کریمی لیئر ریزرویشن پر سپریم کورٹ کا سخت تبصرہ

اگر ماں اور باپ دونوں ہی آئی اے ایس ہیں، تو پھر ریزرویشن کیوں؟، ریزرویشن سے کریمی لیئر کو الگ کرنا ضروری: عدالت عظمیٰ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے پسماندہ طبقات (او بی سی) میں کریمی لیئر پر ریزرویشن کے معاملے پر جمعہ کو ایک اہم تبصرہ کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ اگر دونوں آئی اے ایس افسر ہیں تو انہیں ریزرویشن کا فائدہ کیوں ملنا چاہیے؟ اگر طلبا کے والدین اچھی ملازمتوں میں ہیں اور اچھی آمدنی حاصل کر رہے ہیں، تو ان کے بچوں کو ریزرویشن کے دائرے سے باہر آ جانا چاہیے۔ عدالت نے پسماندہ طبقات کے کریمی لیئر سے متعلق ریزرویشن کی عرضی پر سماعت کے دوران یہ تبصرہ کیا۔ سماعت کے دوران جسٹس ناگ رتنا نے واضح انداز میں یہ سوال کیا کہ اگر دونوں والدین آئی اے ایس افسر ہیں تو انہیں ریزرویشن کا فائدہ کیوں ملنا چاہیے؟ انہوں نے کہا کہ ''تعلیمی اور معاشی بااختیاری سے سماجی ترقی اور تبدیلی آتی ہے۔ اس لیے بچوں کے لیے مسلسل ریزرویشن کا مطالبہ کرنا بھی اس دائرے سے باہر نہیں نکل پائے گا۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر ہمیں بھی توجہ دینی ہوگی۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ ''طلبا کے والدین اچھی ملازمتوں میں ہیں اور بہت اچھی آمدنی حاصل کر رہے ہیں، اس کے باوجود بچے ریزرویشن کا مطالبا کر رہے ہیں۔ دیکھیے، انہیں ریزرویشن کے دائرے سے باہر آ جانا چاہیے۔ اس مسئلے پر گہرے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ ای ڈبلیو ایس اور کریمی لیئر

امیر اور بااثر طبقات ریزرویشن لیتے رہے تو مقصد فوت ہو جائے گا، کریمی لیئر کے بچوں کو ریزرویشن ملتا رہا تو پسماندہ طبقات کبھی آگے نہیں آپائیں گے، ریزرویشن کے اصل حقداروں تک فائدہ پہنچانے پر سپریم کورٹ کا زور

کے درمیان بھی یہ فرق ہونا چاہیے۔''

ای ڈبلیو ایس کا ذکر کرتے ہوئے جسٹس ناگ رتنا نے کہا کہ ای ڈبلیو ایس کے معاملے میں سماجی پسماندگی نہیں بلکہ صرف معاشی پسماندگی ہوتی ہے۔ اس لیے کریمی لیئر کے معاملے میں معیار ای ڈبلیو ایس کے مقابلے میں زیادہ نرم ہونا چاہیے۔ اگر دونوں کو برابر مان لیا جائے تو پھر کوئی فرق باقی نہیں رہے گا۔ جسٹس ناگ رتنا نے کہا کہ اگر کوئی سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ ہو لیکن والدین ریزرویشن کا فائدہ اٹھا کر ایک حد تک تعلیم حاصل کر چکے ہوں، دونوں آئی اے ایس افسر ہوں یا دونوں سرکاری ملازمت میں ہوں، تو وہ ایک بہتر سماجی حیثیت میں ہوتے ہیں۔ سماجی ترقی موجود ہوتی ہے۔ اب حکومت کے ایسے احکامات ہیں جو ان تمام لوگوں کو اس زمرے سے باہر کر رہے ہیں اور وہ اس اخراج پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ اس پہلو کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا۔ تاہم، بنچ نے عرضی پر نوٹس جاری کر دیا۔

جن خاندانوں نے سماجی اور معاشی طور پر ترقی کر لی ہے، انہیں بھی ریزرویشن کے فوائد مسلسل ملتے جا رہے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم اور بہتر معاشی حالت کے ساتھ ساتھ سماجی مرتبے میں بھی بہتری آتی ہے۔ سماجی طور پر پسماندہ افراد کے لیے ریزرویشن درست ہے، لیکن بھی کے لیے نہیں۔ اس میں کچھ توازن ہونا چاہیے۔ عرضی گزار کے وکیل ششا کمار نے بنچ کو بتایا کہ سرکاری ملازمین کے درمیان سماجی ترقی موجود ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے ایک ووٹ کی طاقت سے ایودھیا میں جگہوان رام کا شاندار مندر بنا، جبکہ متھرا، کاشی، وندھیہ واسنی دھام اور وروندان جیسے مذہبی مقامات اپنے ثقافتی ورثے اور پہچان کے ساتھ ترقی کر رہے ہیں۔ مسٹر ریگی نے کہا کہ آج ریاست میں خواتین، بیٹیاں اور تاجر محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے والوں کے لیے ''گلے چوراہے پر سیراج انتظار کرتے ہیں۔'' وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سال 2014 کے بعد اتر پردیش کے امیج میں بڑی تبدیلی آئی ہے۔ جرم، بدعنوانی اور اغتشار سے باہر نکل کر ریاست نے قومی اور عالمی سطح پر نئی پہچان بنائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش آج ملک کے سب سے بہتر ین ایکسپریس وے نیٹ ورک والی ریاستوں میں شامل ہو چکا ہے۔ پوروانچل ایکسپریس وے، بندیل کھنڈ ایکسپریس وے اور گنگا ایکسپریس وے جیسے منصوبوں نے ریاست میں کنیکٹیویٹی کو نئی رفتار دی ہے۔

راجیہ سبھا کی 24 سیٹوں پر انتخابات کی تاریخوں کا اعلان

18 جون کو ڈالا جائے گا ووٹ، آندھرا پردیش، گجرات، مدھیہ پردیش، جھارکھنڈ، راجستھان، کرناٹک، منی پور، میگھالیہ، اروناچل پردیش اور میزورم شامل ہیں

نئی دہلی (ایجنسی) 10 ریاستوں کی 24 راجیہ سبھا سیٹوں پر انتخابات کرائے جانے ہیں، جس کے لیے الیکشن کمیشن نے جمعہ کے روز تاریخوں کا اعلان کر دیا۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے دی گئی جانکاری کے مطابق 24 راجیہ سبھا سیٹوں پر 18 جون کو انتخاب کرایا جائے گا۔ الیکشن کمیشن کے اعلان کے بعد حقدار ریاستوں میں سیاسی ہلچل بھی بڑھ گئی ہے۔ جن ریاستوں میں راجیہ سبھا سیٹوں کے لیے انتخابات ہونے ہیں، ان میں آندھرا پردیش، گجرات، مدھیہ پردیش، جھارکھنڈ، راجستھان، کرناٹک، منی پور، میگھالیہ، اروناچل پردیش اور میزورم شامل ہیں۔ آندھرا پردیش، گجرات اور کرناٹک میں سب سے زیادہ 4-4 سیٹوں پر ووٹنگ ہوگی۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ راجیہ سبھا کے 11 جون سے 19 جولائی تک الگ الگ تاریخوں میں 10 ریاستوں کے موجودہ اراکین پارلیمنٹ سبکدوش ہو رہے ہیں۔ راجیہ سبھا انتخاب آندھرا پردیش، گجرات اور کرناٹک میں 4-4 سیٹوں، مدھیہ پردیش اور راجستھان میں 3-3 سیٹوں، جھارکھنڈ میں 2

سیٹوں اور منی پور، میگھالیہ، اروناچل پردیش و میزورم میں ایک ایک سیٹ پر ہوگا۔

قانونی ذکر ہے کہ راجیہ سبھا کے نامزد صدر مکلارجن کھڑگے، وگ خانے سنگھ اور سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوگوڈ جیسے اہم لیڈران سبکدوش ہوں گے۔ راجستھان سے راجندر گہلوت، نیرج ڈانگی اور روینت سنگھ کی سیٹیں بھی خالی ہونے جا رہی ہیں۔ انتخابی پروگرام کے مطابق کم جون کو نوٹیفکیشن جاری کیا جائے گا۔ امیدوار 8 جون تک پرچۂ نامزدگی داخل کر سکیں گے۔ 9 جون کو پرچۂ نامزدگی کی جانچ ہوگی، جبکہ 11 جون تک امیدوار اپنا نام واپس لے سکیں گے۔ الیکشن کمیشن نے انتخابی عمل سے متعلق یکخصوصی ہدایات بھی جاری کی ہیں۔ الیکشن کمیشن نے واضح کیا ہے کہ ووٹنگ کے دوران صرف ریٹرننگ افسر کے ذریعہ دستیاب کرایا گیا بیلنگ رنگ کا خصوصی انچ پین ہی استعمال کیا جائے گا۔ کسی دیگر قلم کے استعمال کی اجازت نہیں ہوگی۔ غیر جانبدارانہ ووٹنگ یقینی بنانے کے لیے مبصرین کی بھی تقرری کی جائے گی۔

اس انتخاب میں این ڈی اے کو راجیہ سبھا کی ایک سیٹ کا نقصان ہو سکتا ہے، جبکہ کانگریس کی قیادت والے اپوزیشن اتحاد کو تین نشستوں کا فائدہ ہونے کی امید ہے۔

جن نشستوں پر انتخابات ہو رہے ہیں، ان میں سے اس وقت این ڈی اے کے پاس 18 نشستیں ہیں، جن میں آندھرا پردیش سے 1، گجرات سے 4، کرناٹک سے 3، راجستھان اور مدھیہ پردیش سے 2-2، جبکہ جھارکھنڈ، منی پور، میگھالیہ، اروناچل پردیش، مہاراشٹر اور جمل ناؤ سے ایک ایک نشست شامل ہے۔ دوسری جانب کانگریس اتحاد کے پاس 5 نشستیں ہیں، جبکہ 3 نشستیں والی این آر سی پی کے کھاتے میں ہیں۔

ہندوستان اور قبرص نے چھ شعبوں میں معاہدے کیئے

مشترکہ خوشحالی کے لیے ہندوستان۔قبرص نے تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی شکل دی، ہندوستان میں سرمایہ کاری بڑھانے کا قبرص

نئی دہلی (یو این آئی) ہندوستان اور قبرص نے دوطرفہ تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ" کے درجے تک بڑھانے کے ساتھ ساتھ دفاع، دہشت گردی کے خلاف تعاون، سائبر سیکیورٹی، ٹیکنالوجی، تعلیم اور سمندری تعاون سمیت چھ شعبوں میں معاہدوں پر دستخط کیے اور تعلقات کو مضبوط بنانے کی سمت میں آٹھ اعلانات بھی کیے۔ ہندوستان کے تین روزہ دورے پر آئے قبرص کے صدر نیکوس کرسٹوڈولائیڈیس کے ساتھ جمعہ کو یہاں وزیر اعظم نریندر مودی کی دوطرفہ بات چیت کے بعد ان معاہدوں پر دستخط کیے گئے۔ وزارت خارجہ نے بتایا کہ دونوں ممالک کے درمیان جن چھ خدشات نامہ پر دستخط کیے گئے ان میں دہشت گردی کے خلاف مشترکہ مہم، رنگ گروپ کا کارڈ سیپ، قبرص کی ریسرچ، انوویشن اور ڈیجیٹل پالیسی کی ڈیٹی وزارت اور ہندوستان کی انیکٹر کمس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت کے درمیان انوویشن اور ٹیکنالوجی تعاون سے متعلق معاہدہ شامل ہے۔ ہندوستان اور قبرص نے سائبر سیکیورٹی ڈائیلاگ اور کونسلر ڈائیلاگ شروع کرنے پر بھی اتفاق کیا، جبکہ قبرص کے لارنا کا جوائنٹ ریسکیو کوآرڈینیشن سینٹر اور ہندوستان کی وزارت دفاع کے درمیان سرچ اینڈ ریسکیو (تلاش اور بچاؤ) تعاون کو لے کر تکنیکی انتظامات پر بھی دستخط کیے گئے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ قبرص، ہندوستان اور پورے یورپ کے درمیان ایک اہم سرمایہ کاری کے گیٹ وے کے طور پر ابھر رہا ہے اور اسے دیکھتے ہوئے ہم نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں تبدیل کر کے باہمی تعاون سے مشترکہ تخلیق تک، اور شراکت داری سے مشترکہ خوشحالی تک لے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان اتفاق ہوا ہے کہ قبرص، ہندوستان میں سرمایہ کاری کو دوگنا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ

دونوں ممالک نے ساحر اور سمندری سیکیورٹی نیز دہشت گردی کے خلاف تعاون کو مزید مضبوط کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے عالمی چیلنجوں کے حل کے لیے بین الاقوامی اداروں میں اصلاحات کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے۔ ساتھ ہی ہندوستان اور قبرص نے تعلیم اور ثقافت کے شعبے میں تعاون بڑھانے کے لیے بھی معاہدے کیے ہیں۔ دونوں فریقین نے ہند بحرالکاہل اور انڈیا۔نمل ایسٹ یورپ اکنامک کوریڈور جیسی اہم پہل کے ذریعے کنکٹیویٹی کو یقینی بنانے کے لیے کچھ ہی دن کام کرنے پر اتفاق کیا۔ مسٹر مودی نے ہندوستان کے تین روزہ دورے پر آئے قبرص کے صدر نیکوس کرسٹوڈولائیڈیس کے ساتھ جمعہ کو یہاں دوطرفہ بات چیت کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس میں یہ بات کہی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی میں، قبرص سے ہندوستان میں سرمایہ کاری بڑھ کر تقریباً دوگنی ہوگئی ہے۔

عمر خالد کی تین دن کی عبوری ضمانت منظور

نئی دہلی (یو این آئی) دہلی ہائی کورٹ نے جمعہ کو عمر خالد کی تین دنوں کی عبوری ضمانت منظور کر لی۔ خالد 2020 کے شمال مشرقی دہلی کے فسادات کے پیچھے مبینہ سازش کے الزام میں جیل میں بند ہیں۔ جسٹس پرتبھا ایم سنگھ اور جسٹس مدھومیتی کی بنچ نے سخت پابندیوں کے ساتھ خالد کو کم جون سے تین جون تک رہا کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ خالد نے اپنے چچا کے انتقال کے بعد پاٹھ کی رسم میں شامل ہونے اور دو جون کو ہونے والی اپنی والدہ کی سرجری سے پہلے اور بعد میں ان کی مدد کے لیے 15 دنوں کی عبوری ضمانت مانگی تھی۔ خالد کی طرف سے پیش ہوئے سینئر ایڈوکیٹ تریدیپ پائس نے دلیل دی کہ خالد کو پہلے بھی اپنی بہن کی شادی میں شامل ہونے کے لیے عبوری ضمانت دی گئی تھی اور اس کے بعد بھی دو الگ الگ مواقع پر انہیں ایسی ہی راحت ملی تھی۔ دہلی پولیس کی جانب سے پیش ہوئے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل ایس وی راجو نے اس درخواست کی مخالفت کی۔

تیزی سے ترقی کرتی ریاست کے طور پر پہچان بنا رہا ہے اتر پردیش

سی ایم یوگی نے 655 کروڑ 45 لاکھ روپے کی لاگت والے 19 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا

دیوریا (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ آج اتر پردیش کی پہچان ایک ضلع ایک پروڈکٹ، گنگا کوریڈور، قانون کی حکمرانی اور تیزی سے ترقی کرتی ہوئی ریاست کے طور پر بن رہی ہے، جبکہ پہلے ریاست کی پہچان غنڈہ راج اور مافیا راج سے ہوتی تھی۔ مسٹر یوگی جمعہ کو دیوریا شہر سے متصل پکور بھڑ گاؤں میں منعقدہ عوامی میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے 655 کروڑ 45 لاکھ روپے کی لاگت والے 19 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ انہوں نے کہا کہ دیوریا کے عوام نے بی جے پی امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالا تھا، اور حکومت نے بھی عوامی نمائندوں کی طرف سے تجویز کردہ ترقیاتی اسکیموں کو منظوری دے کر ترقیاتی کاموں کو تیز کرنے کا کام کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پہلے ساتھ ہی ساتھ ریاستی کے دور حکومت میں ریاست کی پہچان ایک ضلع، ایک غنڈہ اور مافیا کے طور پر ہوتی تھی، لیکن آج اتر پردیش ایک ضلع، ایک پروڈکٹ، گنگا کوریڈور اور امن و امان کے لیے جانا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے ایک ووٹ کی طاقت سے ایودھیا میں جگہوان رام کا شاندار مندر بنا، جبکہ متھرا، کاشی، وندھیہ واسنی دھام اور وروندان جیسے مذہبی مقامات اپنے ثقافتی ورثے اور پہچان کے ساتھ ترقی کر رہے ہیں۔ مسٹر ریگی نے کہا کہ آج ریاست میں خواتین، بیٹیاں اور تاجر محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے والوں کے لیے ''گلے چوراہے پر سیراج انتظار کرتے ہیں۔'' وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش کے امیج میں بڑی تبدیلی آئی ہے۔ جرم، بدعنوانی اور اغتشار سے باہر نکل کر ریاست نے قومی اور عالمی سطح پر نئی پہچان بنائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش آج ملک کے سب سے بہترین ایکسپریس وے نیٹ ورک والی ریاستوں میں شامل ہو چکا ہے۔ پوروانچل ایکسپریس وے، بندیل کھنڈ ایکسپریس وے اور گنگا ایکسپریس وے جیسے منصوبوں نے ریاست میں کنیکٹیویٹی کو نئی رفتار دی ہے۔

کا کروچ جنتا پارٹی' کی پہلی آن لائن پٹیشن، وزیر تعلیم کے استعفے کا مطالبہ

لکھنؤ: کا کروچ جنتا پارٹی کے باقی اینجینئر دیپک نے سوشل میڈیا پلیٹ بنائے جانے کے سات دن بعد جمعہ کو اپنی پہلی آن لائن پٹیشن شروع کی، جس میں NEET پیپر لیک معاملے پر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اینجینئر دیپک نے ایکس (سابق ٹوئٹر) پر ویڈیو جاری کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک ایسی پٹیشن شروع کر رہے ہیں جس کے ذریعے تعلیمی نظام کی ناکامی پر سوال اٹھایا جا سکے۔ انہوں نے عوام سے زیادہ سے زیادہ دستخط کرنے کی اپیل بھی کی۔ واضح رہے کہ اینجینئر دیپک "کا کروچ جنتا پارٹی اس وقت قائم کی تھی جب 15 مئی کو ایک سماعت کے دوران چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت نے بعض بے روزگار نوجوانوں کے لیے ''کا کروچ'' لفظ استعمال کیا تھا، جس کے خلاف سوشل میڈیا پر شدید ردعمل سامنے آیا تھا۔ دوسری جانب ''کا کروچ جنتا پارٹی' کا انسٹاگرام پیج اچانک مقبول ہونے کے بعد اینجینئر دیپک کے والدین شدید پریشان ہو گئے ہیں۔ انہیں خدشہ ہے کہ ان کا بیٹا کسی مشکل میں پھنس سکتا ہے یا اسے گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے۔ اینجینئر کے والد مگھولن دیپک اور والدہ اجیتا دیپک، جو مہاراشٹر کے چھترپتی سمبھاجی نگر میں رہتے ہیں، نے ایک مراٹھی نیوز چینل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے بیٹے کو سیاست میں نہیں بھیجنا چاہتے تھے۔

آسمان سے برس رہی ہے آگ، گرمی نے توڑا ریکارڈ

دنیا کے 22 سب سے گرم شہر ہندوستان میں، اتر پردیش کے 13 شہر شامل، اوڈیشہ کا بولانگیر اور بہار کا ساسارام سب سے زیادہ گرم، 35 شہروں میں لو کے تھپیڑے

نئی دہلی/لکھنؤ: (ایجنسی) ملک بھر میں شدید گرمی کا قہر جاری ہے اور آئندہ تین دن تک راحت کے آثار نظر نہیں آ رہے۔ ان دنوں پورا شمالی ہندوستان بھٹی بنا ہوا ہے، گویا آسمان سے آگ برس رہی ہو۔ دوپہر ہی نہیں، پورت شب اور علی الصبح بھی شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ تشویش ناک بات یہ ہے کہ ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے دہلی، اتر پردیش، پنجاب اور ہریانہ سمیت کئی ریاستوں کے لیے آئندہ 5 دنوں تک شدید گرم لہر (ہیٹ ویو) کا الرٹ جاری کیا ہے۔ یعنی لوگوں کو فی الحال گرمی سے راحت ملنے والی نہیں ہے۔

اے کیو آئی ویدر کے مطابق جمعہ دوپہر 3 بجے دنیا کے 22 سب سے زیادہ گرم شہروں میں درجہ حرارت 47 ڈگری سلیسیس سے زائد ریکارڈ کیا گیا، اور یہ تمام شہر بھارت میں واقع ہیں۔ ان میں اتر پردیش کے 13 شہر شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اوڈیشہ کا بولانگیر اور بہار کا ساسارام سب سے زیادہ گرم شہر ہے۔

بھارتی محکمہ موسمیات کے مطابق جمعرات کو ملک کے 35 شہروں میں رات کا درجہ حرارت بھی 30 ڈگری سلیسیس سے اوپر رہا جس کے باعث لوگوں کو رات میں بھی گرمی اور لو کا سامنا کرنا پڑا۔ بہار کے پٹنہ اور گیا ہی میں شدید گرمی کے پیش نظر 22 سے 26 مئی تک پانچویں جماعت تک کے اسکول بند کر دیے گئے ہیں، جبکہ مدھے پورہ اور سہرسہ میں آسمانی بجلی گرنے سے تین افراد کی موت ہوگئی۔

شدید گرمی کے پیش نظر پنجاب حکومت نے سرکاری، نجی اور

اسکولوں کے اوقات کار میں تبدیلی کر دی ہے۔ اب دفاتر اور اسکول صبح ساڑھے سات بجے کھلیں گے اور دوپہر ڈیڑھ بجے بند ہوں گے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گرمیوں میں پینے، نہانے، کھانا پکانے اور صفائی کے لیے پانی کی کھپت میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے، جس کے سبب کئی علاقوں میں پانی کی قلت پیدا ہونے لگتی ہے۔ ماہرین نے گھروں میں مناسب مقدار میں پانی ذخیرہ کرنے اور اس کے محتاط استعمال کی اپیل کی ہے۔

قومی راجدھانی دہلی اور اس کے قرب و جوار ان دنوں شدید گرمی کی زد میں ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جمعہ (22 مئی) کو دہلی کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ایک بار پھر 46 ڈگری سلیسیس تک پہنچ سکتا ہے۔ اس کے بعد 23 سے 26 مئی کے درمیان بھی پارہ 44 سے 45 ڈگری کے آس پاس ہی برقرار رہنے کا امکان ہے۔ یعنی دہلی والوں کو فی الحال اس جھلسا دینے والی گرمی اور شدید لو سے راحت ملتی دکھائی نہیں دے رہی۔

اتر پردیش میں بھی گرمی نے لوگوں کی زندگی دشوار کر دی ہے۔ بدھ کے روز بنارس ضلع میں درجہ حرارت 48 ڈگری سلیسیس ریکارڈ کیا گیا تھا، جو معمول سے 4.5 ڈگری زیادہ ہے۔ یہ نہ صرف ریاست بلکہ پورے ملک میں سب سے زیادہ درجہ حرارت رہا۔ لکھنؤ موسمی مرکز کے مطابق اتر پردیش کے کئی علاقوں میں فی الحال حالات بہتر ہونے کے آثار نہیں ہیں۔ محکمہ موسمیات نے اگلے 3 دنوں کے لیے یلو الرٹ اور اس کے بعد شدید گرمی کے پیش نظر اورنج الرٹ جاری کیا ہے۔

ہریانہ اور پنجاب میں بھی لو کے تھپیڑوں سے لوگ جھلس رہے ہیں۔ آئی ایم ڈی کی تازہ رپورٹ کے مطابق ہریانہ کے روہتک اور پنجاب کے بھٹنڈہ میں درجہ حرارت 46 ڈگری سلیسیس سے تجاوز کر گیا ہے۔ دونوں ریاستوں میں مسلسل گرم ہوائیں چل رہی ہیں۔ مرکز کے زیر انتظام خطہ چنڈی گڑھ میں بھی زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 44.4 ڈگری سلیسیس ریکارڈ کیا گیا ہے۔ حالانکہ جموں و کشمیر اور ہماچل پردیش جیسے پہاڑی علاقوں میں ہلکی بارش اور آندھی طوفان کے باعث کچھ حد تک راحت ملی ہے۔

دہلی فساد معاملہ

خالد سیفی اور تسلیم احمد کو عبوری ضمانت، یو اے پی اے میں ضمانت کا اہم سوال بڑی بنچ کو منتقل

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعہ کو دہلی فساد معاملے میں ملزم عمر خالد، سنتھی اور تسلیم احمد کو 6 ماہ کی عبوری ضمانت دے دی۔ اس کے ساتھ عدالت نے ایک اہم قانونی سوال بڑی بنچ کے پاس بھیج دیا کہ کیا غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام قانون یعنی یو اے پی اے کے تحت سخت قانونی پابندیوں کے باوجود طویل قید اور مقدمے میں تاخیر کی بنیاد پر ضمانت دی جا سکتی ہے یا نہیں۔ جسٹس اروند کمار اور جسٹس پی بی ورالے کی بنچ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ اگر عدالتی شرائط کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو استغاثہ کی طرف سے دوبارہ طلبی کی ضمانت منسوخ کرنے کی درخواست کی جا سکتی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ یو اے پی اے کے معاملات میں ضمانت کے اصول سے متعلق قانونی سوال اب بڑی بنچ طے کرے گی۔ خیال رہے کہ تسلیم احمد کو 24 جون 2020 کو کرائم برانچ نے گرفتار کیا تھا اور وہ تب سے عدالتی تحویل میں ہیں۔ جبکہ عبدالخالد سیفی کو بھی اسی عرصے کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔ دونوں کی گرفتاری شمال مشرقی دہلی میں فروری 2020 کے دوران شہریت ترمیم قانون کے خلاف احتجاج کے دوران ہونے والے تشدد کے سلسلے میں ہوئی تھی۔ ان پر تعزیرات ہند، اسلحہ قانون، عوامی املاک کو نقصان پہنچانے کی روک تھام قانون اور یو اے پی اے کی دفعات 13، 16، 17 اور 18 کے تحت مقدمات درج ہیں۔

استغاثہ کے مطابق دونوں ملزمان پر جعفر آباد، موجپور، چاند باغ اور گوکل پوری سمیت کئی علاقوں میں تشدد بھڑکانے اور مبینہ سازش کا حصہ ہونے کے الزامات ہیں۔ دوسری جانب تسلیم احمد کا موقف ہے کہ انہوں نے صرف شہریت ترمیم قانون کی مخالفت کی تھی لیکن ان پر دہشت گردی سے متعلق الزامات عائد کر دیے گئے۔ اس مبینہ سازش معاملے میں عمر خالد، شرجیل امام، میران حیدر، گل فشاں فاطمہ، شفا الرحمن، محمد نسیم خان، شاداب احمد، اطہر خان اور دگر ملزمان کے نام بھی شامل ہیں۔ ساعت کے دوران بنچ نے جسٹس پی وی ناگرتنا اور جسٹس اجل بھویئں کی حالیہ بنچ کے فیصلے پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ حالیہ دنوں میں اس بنچ نے جنوری 2026 میں عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت دینے سے انکار کرنے والے فیصلے پر سوال اٹھایا تھا۔ اس بنچ کا کہنا تھا کہ اس وقت 2021 میں تین جوں کی بنچ نے دیے گئے اصولوں پر مناسب عمل نہیں کیا گیا تھا۔ ادھر دہلی پولیس نے بھی عدالت کے سامنے رکھا تھا کہ کیا مقدمے میں غیر معمولی تاخیر اور طویل قید یو اے پی اے جیسے سخت انسداد دہشت گردی قانون میں ضمانت سے متعلق قانونی پابندیوں پر اثر ڈال سکتی ہے۔

معاہدے پر معمولی پیشرفت ہوئی ہے: امریکی وزیر خارجہ

امریکہ و ایران کو جوہری تنازع پر ریڈ لائنز نرم کرنا ہوں گی: ماہرین، آبنائے ہرمز پر ایران کا نیا ٹول ٹیکس

اسٹاک ہوم، 22 مئی (یو این آئی) امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ ممکنہ معاہدے کی جانب کچھ معمولی پیشرفت ضرور ہوئی ہے جو کہ ایک اچھی بات ہے، تاہم اس پیشرفت کو ضرورت سے زیادہ بڑھا چڑھا کر نہیں دیکھنا چاہیے۔ سویڈن میں نیوز اجلاس کے دوران گفتگو کرتے ہوئے امریکی وزیر خارجہ نے واضح کیا کہ اس معمولی پیشرفت کے باوجود امریکہ کی بنیادی موقف اب بھی اپنی جگہ برقرار ہے اور ایران کو کسی بھی صورت میں جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ امریکہ کو ایران کے انتہائی افزودہ یورینیم کے سنگین مسئلے پر ہر صورت بات کرنا ہوگی۔ مارکو روبیو نے مذاکرات کے ایک نئے اور اہم نکتے پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایران کا آبنائے ہرمز میں مجوزہ ٹول سسٹم کسی بھی ملک کے لیے قابل قبول نہیں ہوگا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ ایران وہاں سے گزرنے والے تجارتی جہازوں کے لیے ایک ٹول سسٹم بنانے کی کوشش کر رہا ہے اور اس سلسلے میں وہ عمان کو بھی اس نظام میں شامل ہونے پر قائل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے ایرانی اقدام کو عالمی قوانین کے سراسر خلاف اور ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے کہا کہ آبنائے ہرمز کو عالمی تجارت کے لیے ہمیشہ ایک کھلا اور آزاد سمندری راستہ رہنا چاہیے، اور اس پر کسی قسم کی ایرانی کنٹرول تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

امریکہ اور ایران کے درمیان جاری بالواسطہ مذاکرات کے حوالے سے ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر دونوں ممالک اپنی سخت شرائط پر قائم رہے تو کسی پیش رفت کا امکان کم ہو جائے گا۔ امریکی تھنک ٹینک کیٹو انسٹیٹیوٹ کے سینئر فیلو اور سابق امریکی صدر رونالڈ ریگن کے معاون ڈوگ بینڈو نے الجزیرہ سے گفتگو میں کہا ہے کہ امریکہ اور ایران دونوں نے ایسی ریڈ لائنز مقرر کر رکھی ہیں جو کوئی دوسرے سے متصادم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امید یہی ہے کہ دونوں فریق اپنی سخت شرائط میں نرمی لائیں اور جنگ سے ایک قدم پیچھے ہٹ کر سنجیدہ مذاکرات پر آمادہ ہوں گے۔ ڈوگ بینڈو کے مطابق اگر دونوں ممالک ضد پر قائم رہے اور مذاکرات میں لچک نہ دکھائی تو معاملات آگے نہیں بڑھ سکیں گے، تاہم اگر فریقین مزید بات چیت اور کسی ممکنہ سمجھوتے کے لیے تیار ہو جائیں تو پیش رفت کا راستہ نکل سکتا ہے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ چند دنوں میں حل نہیں ہوگا، سنجیدہ مذاکرات کے لیے مزید وقت درکار ہوگا۔ ماہرین کے مطابق ایران کے جوہری پروگرام، پابندیوں کے خاتمے اور خطے میں برھتی کشیدگی کے باعث مذاکرات ایک نازک مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں، جہاں معمولی پیش رفت بھی بڑے تنازع کو ٹالنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ دوران ملاقات محسن نقوی نے ایران امریکا جنگ کے خاتمے کے لیے مسودوں پر تفصیلی بات چیت بھی کی۔ ۔ملزم کے خلاف این سی آئی اے نے مقدمہ درج کر رکھا ہے۔ گزشتہ کچھ دنوں سے سوشل میڈیا پر مومدی اقبال کی شادی کی خبریں گردش کر رہی تھیں اور اب ان کی بہن نے ان کی تصدیق کر دی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ اپنے بڑے پیٹے ڈونلڈ ٹرمپ جونیئر کی شادی میں شرکت کی کوشش کروں گا۔ میڈیا بریفنگ کے دوران ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ اسرائیل میں میری مقبولیت انتہائی زیادہ ہے۔ عصمت زیدی نے ڈرامہ انسٹرڈ سی میں بڑھتی غیر پیشہ ورانہ روش اور سینئر فنکاروں کے ساتھ ناروا سلوک پر کھل کر بات کی ہے۔

ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران آبنائے ہرمز کی بندش نے عالمی معیشت کو شدید بحران میں دھکیل دیا ہے۔ الجزیرہ کی ایک خصوصی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایران کی پاسداران انقلاب نے اس اہم سمندری گزرگاہ پر کنٹرول مضبوط کر لیا ہے جبکہ ایرانی اجازت کے بغیر بحری جہازوں کی آمد و رفت تقریباً رک چکی ہے۔ جنگ سے پہلے جہاں روزانہ 120 سے 140 جہاز آبنائے ہرمز سے گزرتے تھے، جن میں تقریباً 20 تیل بردار تیل لے جانے والے ٹینکر بھی شامل تھے اب وہاں صرف دس جہاز گزر سکتے ہیں جنہوں نے ایران سے خصوصی اجازت حاصل کی ہو۔ رپورٹ کے مطابق ایران نے حالی میں خلیج فارس آبنائے اتھارٹی قائم کی ہے جو جہازوں کی نقل و حرکت اور ٹرانزٹ فیس کی نگرانی کر رہی ہے۔ الجزیرہ نے رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ ایران بعض جہازوں سے گزرنے کے لیے 2 ملین ڈالر تک بھی وصول کر رہا ہے۔ رپورٹ میں شامل کی گئی ماہرین کی رائے کے مطابق آبنائے ہرمز کی مسلسل بندش عالمی معیشت کو روزانہ تقریباً 122 ارب ڈالر کا نقصان پہنچا رہی ہے جس میں تیل اور ایل این جی کی تجارت متاثر ہو رہی ہے۔ اسی دوران سے کئی شپنگ کمپنیاں ایران کو فیس ادا کرنا معاشی طور پر بہتر سمجھ رہی ہیں۔ ایرانی نژاد ماہر معاشیات نادر تجیبی کے مطابق بندرگاہ پر کھڑا ایک آئل ٹینکر روزانہ لاکھوں ڈالر مالی نقصان اٹھاتا ہے، اس لیے ایران کو اداسیگی ٹیکہ ستاسل بن سکتا ہے تاہم انہوں نے کہا ہے کہ یہ معاملہ صرف معیشت کا نہیں بلکہ سیاست اور ایرانی پابندیوں سے بھی جڑا ہوا ہے۔ بین الاقوامی قانون کے تحت قدرتی سمندری گزرگاہوں پر براہ راست ٹول ٹیکس عائد نہیں کیا جا سکتا لیکن سیکیورٹی، نگرانی اور بحری خدمات کے نام پر فیس لی جا سکتی ہے، ایران اسی قانونی پہلو کو بنیاد بنا کر اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

سعودی عرب میں حج کی تیاریاں مکمل، فورسز کی شاندار پریڈ

مکہ مکرمہ، 22 مئی (یو این آئی) حج کے مقدس موقع پر مکہ مکرمہ میں سعودی عرب کی سکیورٹی فورسز نے ایک شاندار اور منظم پریڈ کا انعقاد کیا، جس میں فوجی دستوں، پولیس یونٹس اور آپریشنل کمانڈوز نے بھرپور شرکت کی۔ تفصیلات کے مطابق سعودی عرب میں رواں سال حج کے بابرکت اور مقدس موقع کے لیے تمام تر تیاریاں اور انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں۔ دنیا بھر سے آنے والے 20 لاکھ سے زائد عازمین حج کی حفاظت، سلامتی اور مناسک حج پرسکون ادا ہونگی کو یقینی بنانے کے لیے مکہ مکرمہ میں سکیورٹی فورسز کی ایک شاندار اور منظم مشترکہ پریڈ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پریڈ حج کمیٹی کے چیئرمین اور سعودی وزیر داخلہ شہزادہ عبدالعزیز بن سعود بن نایف نے حج سکیورٹی فورسز کی حتمی تیاریوں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے حج سیزن کے لیے منظور شدہ فیلڈ اور انتظامی منصوبوں پر عمل درآمد کا معائنہ کیا۔ تقریب میں ڈائریکٹر پبلک سکیورٹی اور حج سکیورٹی کمیٹی کے چیئرمین محمد الہماسی نے خطاب کرتے ہوئے واضح کیا کہ خادم الحرمین الشریفین اور سعودی قیادت نے حجاج کرام کی خدمت اور سہولت کے لیے اپنے تمام تر وسائل اور صلاحیتیں وقف کر رکھی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ہونے والی اس تقریب میں فوجی دستوں، پولیس یونٹس اور آپریشنل کمانڈوز نے بھرپور شرکت کی۔ فورسز نے نئی بھی بھگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے اپنی تیاریوں، آپریشنل صلاحیتوں اور حجاج کی حفاظت کے عزم کا عملی مظاہرہ پیش کیا۔ تقریب کے دوران جدید ترین دفاعی سکیورٹی گاڑیوں اور فیلڈ سپورٹ گاڑیوں کی نمائش کی گئی، سکیورٹی ایوی ایشن کی معاونت کے ساتھ ہیلی کاپٹروں نے فضائی مانیٹرنگ کی مشقیں کیں۔ مکہ اور مدینہ دونوں مقدس شہروں میں عازمین کو پرامن ماحول فراہم کرنے کے لیے آپریشنل فورسز کے دستوں نے پیشہ ورانہ مہارت دکھائی۔ حج کے موقع پر رش کو کنٹرول کرنے اور سکیورٹی کو فول پروف بنانے کے لیے اس بار جدید ترین ٹیکنالوجی کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ ترجمان کے مطابق عازمین حج کی نگرانی اور سفری سہولیات کے لیے مصنوعی ذہانت کے فلوز اور مختلف جدید ڈیجیٹل ایپس کی مدد لی جائے گی، تاکہ مناسک حج کے دوران تمام منصوبہ بندی قرار رکھا جا سکے۔

جنوبی لبنان پر اسرائیلی حملہ، 4 افراد ہلاک

بیروت، 22 مئی (یو این آئی) لبنان کی سرکاری نیوز ایجنسی کے مطابق، جمعہ کی صبح جنوبی لبنان کے قصبے حانوئیہ میں ایک بھگامی امدادی مرکز پر اسرائیلی فضائی حملے میں چار افراد ہلاک ہو گئے۔ ایک اسرائیلی جنگی طیارے نے قصبے میں اسلامک طبی انتظامیہ کے ایک مرکز کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں چار افراد ہلاک اور دو طبی امداد کار زخمی ہوئے۔ ایجنسی نے مزید بتایا کہ صدیقین اور قاتا کے قصبوں کے درمیان خشور کے علاقے کو نشانہ بنانے والے ایک اور حملے میں تین دیگر افراد بھی زخمی ہوئے۔ یہ حملہ جنوبی قصبے عیتیس کے ایک ہسپتال کو اسرائیلی فضائی حملے میں شدید نقصان پہنچنے کے ایک دن بعد ہوا ہے جس میں دو افراد ہلاک اور ایک دیگر شخص زخمی ہوا تھا۔ لبنانی وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ 2 مارچ سے اب تک لبنان میں اسرائیلی حملوں میں کم از کم 16 ہسپتالوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ سرکاری ڈیٹا سے یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ اسی مدت کے دوران طبی عملے اور امبولینس عملے کو نشانہ بنانے والے حملوں میں کم از کم 116 افراد ہلاک اور 263 زخمی ہوئے ہیں۔ لبنانی نکام کے مطابق، مارچ میں اسرائیلی حملوں کے آغاز سے اب تک کم از کم 1,089 افراد ہلاک، 397,9 زخمی اور 16 لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔

غزہ میں انسانی صورت حال تاحال بدترین حالت میں

غزہ، 22 مئی (یو این آئی) تین عالمی غیر سرکاری تنظیموں نے جمعرات کو کہا کہ اقوام متحدہ کے غزہ کے لیے امن منصوبے کی منظوری کے چھ ماہ سے زائد وقت گزر جانے کے باوجود وہاں انسانی صورتحال ایک ہولناک بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔ اوکسفیم، سیو دی چلڈرن اور ریفیوجیز انٹرنیشنل کے نمائندوں نے نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز میں صحافیوں کو بتایا کہ اسرائیل کے وعدوں اور فلسطینیوں کے سامنے موجود حقیقی حالات کے درمیان بڑے خلا باقی ہیں۔ اوکسفیم امریکہ کی صدر سامیہ میکس مین نے کہا کہ اسرائیل نے زیادہ تر تجربہ کار امدادی اداروں کو ضروری ساز و سامان لانے سے روک رکھا ہے، جیسے پانی کے نظام کی مرمت کے لیے پائپ، پناہ گاہیں، قیمتی موادِ سوداد اور طبی ساز و سامان، جو رکاوٹ کا سبب بنا ہے۔ انہوں نے کہا "یہ سب اس کے باوجود ہو رہا ہے جب تغیر نو، معاشی ترقی اور طویل المدتی خوشحالی کے وعدے کیے گئے تھے۔" سرجن اور حال ہی میں غزہ سے واپس آنے والی امریکی سرجن نیریسا سولنڈر نے کہا کہ تشدد کمی سے رحمی سے جاری رہا ہے اور مسلسل اسرائیلی حملے ہو رہے ہیں۔ سولنڈر نے کہا کہ جب میں غزہ میں تھی تو روزانہ صدمے کے مریض آتے تھے میرا خیال ہے کہ فلسطینی نظام صحت بالکل تباہ نہیں ہو چکا ہے۔" اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے نومبر 2025 میں ایک قرارداد منظور کی تھی جس میں امریکی حمایت یافتہ امن منصوبے کی توثیق کی گئی اور اس میں انسانی امداد کی عمل بحالی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ سیو دی چلڈرن کی جاتق سیوچوٹو نے کہا کہ "ہمارے ہیلتھ کلینکس میں بچے اب بھی شدید عارضی قلت غذائیت کے ساتھ آ رہے ہیں اور بتایا کہ جنوری سے اپریل تک ان کی تعداد بڑھی ہے۔ سوچوٹو نے کہا کہ "طبی نظام مکمل طور پر مفلوج ہونے کی وجہ سے، 600,000 سے زیادہ بچے مسلسل تیسرے سال اسکول جانے سے قاصر رہیں گے۔" میکس مین نے مزید کہا کہ صفائی اور حفظانِ صحت کا سامان نہ ہونے کی وجہ سے خاندان کھلے کنوئیں پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے خطرے میں ہیں، اور ہم پانی، نکاسی آب کے نظام اور خدمات ابھی بھی تباہ یا ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ غزہ میں جنگ بندی باضابطہ طور پر 10 اکتوبر 2025 کو نافذ العمل ہوئی، اور سلوک کے پہلے مرحلے میں اکتوبر 2023 میں اغوا کیے گئے آخری یرغمالیوں کی رہائی اور اس کے بدلے اسرائیل کے زیر حراست فلسطینیوں کی رہائی ہوئی۔ دوسرے مرحلے کی طرف منتقلی جس میں حماس کی ہتھیاروں کے بے قوفی اور اسرائیلی فوج کے بتدریج پسپائی شامل ہے، جو ابھی بھی غزہ کے نصف سے زیادہ حصے پر کنٹرول رکھتی ہے۔

ایران کی لبنان میں نامزد اپنے سفیر پر امریکی پابندیوں کڑی نکتہ چینی

تہران، 22 مئی (یو این آئی) ایران نے جمعہ کو لبنان کے لیے اپنے نامزد سفیر کو برف ہٹانے والی نئی امریکی پابندیوں اور متعدد لبنانی سیاسی، عسکری اور سیکورٹی حکام پر عائد پابندیوں کی مذمت کی۔ ایرانی وزارت خارجہ نے اپنے نامزد نمائندے محمد رضا شیخانی پر امریکی محکمہ خزانہ کے پابندیوں کو غیر قانونی اور بلاجواز قرار دیتے ہوئے شدید تنقید کی۔ وزارت نے اس اقدام کو "امریکی حکمران طبقے کی قانون ناپندی اور بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے منشور کے بنیادی اصولوں، بالخصوص ریاستوں کی قومی خودمختاری کے احترام کے اصول کی خلاف ورزی کی اور کھلی اور مثال" قرار دیا۔ ایران نے حزب اللہ کے چند لبنانی پارلیمانی قانون سازوں تحریک امل کے اہلکاروں اور متعدد لبنانی عسکری و سیکورٹی حکام پر عائد امریکی پابندیوں کی بھی مذمت کی۔ جمعرات کو امریکی محکمہ خزانہ نے نو افراد پر پابندیاں عائد کیں جن کے بارے میں اس کا کہنا تھا کہ انہوں نے حزب اللہ "لبنان کی خودمختاری کو کمزور کرنے" کی سہولت فراہم کی اور انہیں "لبنان میں امن کے عمل کو روکنے اور تشدد کو ہوا دینے" کی ذمہ داری عائد کی۔ ان پابندیوں میں حزب اللہ سے منسلک قانون ساز ابراہیم الموسوی، حسین الحاج حسن، حسن فضل اللہ اور سابق وزیر محمد فنیش شامل تھے، نیز ایسے لبنانی عسکری و سیکورٹی حکام بھی شامل کیے گئے جن پر واشنگٹن نے حزب اللہ کے ساتھ "ہم خفیہ معلومات" شیئر کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ یہ اقدام ایسے وقت آیا ہے جب امریکی حاشی سے طے پانے والی جنگ بندی، جو 17 اپریل کو باضابطہ طور پر نافذ ہوئی تھی اور بعد ازاں جولائی کے آغاز تک بڑھا دی گئی تھی، کے باوجود اسرائیل کے لبنان بھر میں حملے جاری ہیں۔ لبنانی حکام کے مطابق، 2 مارچ سے اسرائیل نے لبنان پر وسیع پیمانے کے حملے کیے ہیں۔ جن میں 3,073 افراد ہلاک، 9,362 زخمی اور 1.6 ملین سے زائد افراد بے گھر ہوئے ہیں، جو ملک کی آبادی کا تقریباً پانچواں حصہ ہے۔

ایران کا نیو کلیئر پروگرام ہمارے لیے سب سے بڑی تشویش: صدارتی مشیر یواے ای

ابوظہبی، 22 مئی (یو این آئی) متحدہ عرب امارات کے صدارتی مشیر انور قرقاش کا کہنا ہے کہ ایران کا نیوکلیئر پروگرام ہمارے لیے سب سے زیادہ تشویش کا باعث ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق یواے ای کے صدارتی مشیر نے کہا کہ امریکا اور ایران کے درمیان ایک اور جنگی مرحلہ جو صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دے گا۔ انہوں نے کہا کہ آبنائے ہرمز پر کسی بھی تبدیلی کے ناصرف خلیج بلکہ یورپ پر بھی سنگین اثرات مرتب ہوں گے، یورپ آبنائے ہرمز کے حالے کو اپنے توانائی اور تجارت کے لیے اہم سمجھتا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق انور قرقاش نے کہا کہ سفارتی راستے کو مستقبل میں مزید پیچیدگیاں پیدا کرنے کی قیمت پر نہیں ہونا چاہیے، ہم سیاسی حل چاہتے ہیں لیکن خدشہ ہے کہ سیاسی حل غلط میں مزید پیچیدگیاں پیدا کر دے گا۔ صدارتی مشیر نے کہا کہ ایرانی نیوکلیئر پروگرام پہلے ہماری دوسری اجتماعی بڑی تشویش تھی، تاہم اب پہلی تشویش ہے، ایران اپنے پاس موجود ہتھیار استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انور قرقاش نے کہا کہ امریکہ کے ساتھ تعلقات کسی بھی قومی دفاعی نظام کی ریڑھ کی ہڈی بن چکے ہیں، امریکہ ہر خلیجی ملک کے اندازوں میں پہلے سے زیادہ مرکزی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

ٹرمپ نے اے آئی ریگولیشن پر ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط کی تقریب منسوخ کر دی

واشنگٹن، 22 مئی (یو این آئی۔ اسپوتنک) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے ضابطے سے متعلق اپنے ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط کی تقریب منسوخ کر دی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ اس نے ایسا اس لیے کیا کیونکہ اس حکم سے امریکہ میں اس صنعت کی ترقی کی رفتار کم ہو سکتی تھی۔ اے پی نیوز کی سینئر نمائندہ کیلینا وانگ نے یہ معلومات شیئر کیں۔ مسٹر وانگ نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ اسمسٹر ٹرمپ نے ابھی ابھی اپنے اس اے آئی ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط منسوخ کر دیے ہیں۔ انہوں نے یہ فیصلہ اوول آفس میں منعقد ہونے والی تقریب سے چند گھنٹے قبل کیا تھا۔ اس حکم سے حکومت کو یہ اختیار ملنا چاہیے تھا کہ وہ کسی بھی اے آئی ماڈل کے طاقتور تجزیہ ورڈن کو اچھی طرح جانچ لے۔ امریکہ کی ترقی۔" جمعرات کو واشنگٹن پوسٹ ڈرائنگ کے حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا کہ مسٹر ٹرمپ نے صنعت کے ممتاز رہنماؤں اور اے آئی اور کرپٹو امور کے سابق خصوصی مشیر ڈیوڈ سیکس کے ساتھ آخری لمحات کی فون پر بات چیت کے بعد ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط کرنے کا اپنا منصوبہ منسوخ کر دیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ مسٹر ٹرمپ نے حکم نامہ پر دستخط نہ کرنے کا فیصلہ کیا جا الائکہ وائٹ ہاؤس نے دستخط کی تقریب کے لیے بڑی ٹیکنالوجی کمپنیوں کے سربراہان کو پہلے ہی دعوت نامے بھیجے تھے۔ رپورٹ کے مطابق اوپنیئر ایکس کے بانی ایلون مسک اور میٹا کے سی ای او مارک زکربرگ (جس پر روس میں ایک انتہا پسند تنظیم کے طور پر پابندی عائد ہے)، مسٹر ٹرمپ سے رابطہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ ضابطہ امریکی معیشت کی بنیاد پر اس اہم ٹیکنالوجی کی ترقی کو روک سکتا ہے۔ اس سے قبل مئی میں نیویارک ٹائمز نے اطلاع دی تھی کہ امریکی حکومت نے اے آئی ماڈلز کی نگرانی کے لیے ایک طریقہ کار ترتیب دینے پر غور کر رہی ہے۔

برطانیہ سے 17 ہزار افراد ملک بدر

مانچسٹر، 22 مئی (یو این آئی) برطانیہ نے غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف گھیرا تنگ کر دیا ہے اور 17 ہزار افراد ملک بدر کر دیے گئے ہیں۔ برطانوی حکومت نے جنگ زدہ افغانستان کے لیے سخت اقدامات کرتے ہوئے جولائی 2024 سے اب تک 17 ہزار غیر قانونی تارکین وطن کو ملک بدر کر دیا ہے۔ برطانوی وزارت داخلہ کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق موجودہ اپنیل نظام میں کئی ایسی خامیاں موجود ہیں جن کی وجہ سے تارکین وطن کے بے جا فیلی کے عمل میں غیر ضروری تاخیر اور قانونی پیچیدگیاں پیدا ہوتی رہی ہیں۔ برطانوی وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ حکومت اب اس نظام میں فوری اور جامع اصلاحات کرنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے تاکہ ملک بدری کے فیصلوں کو زیادہ مؤثر، تیز اور شفاف بنایا جا سکے۔ برطانوی حکام کا کہنا ہے کہ ان سخت اقدامات کا بنیادی مقصد سرحدی قوانین کا سختی سے نفاذ، عوامی تحفظ کو یقینی بنانا اور ملک کے ایگزیلیشن نظام کو بہتر بنانا ہے۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ قانون کی بالادستی قائم رکھنا اور عوام کا اعتماد بحال کرنے کے لیے مستقبل میں غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کارروائیوں میں مزید تیزی لائی جائے گی۔ وزارت داخلہ کے مطابق آنے والے دنوں میں خاص طور پر ان افراد کو نشانہ بنایا جائے گا جو طویل عرصے سے غیر قانونی طور پر ملک میں مقیم ہیں یا جہاں بھی قسم کے سنگین جرائم میں ملوث پائے گئے ہیں۔

24 گھنٹوں میں 35 جہازوں نے آبنائے ہرمز عبور کیا

تہران، 22 مئی (یو این آئی) ایرانی پاسداران بحریہ کے بیان میں کہا گیا کہ 24 گھنٹوں میں 35 جہازوں نے آبنائے ہرمز کو عبور کیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق ایرانی پاسداران بحریہ نے بیان میں کہا ہے کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جہازوں میں مختلف آئل ٹینکرز اور کنٹینر جہاز شامل ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ان آئل ٹینکر کنٹینرز، جہازوں نے ایرانی اجازت کے بعد آبنائے ہرمز عبور کی ہے۔ دوسری جانب امریکی فوج کی مرکزی کمان سینٹکام نے کہا ہے کہ ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی سے اب تک 94 تجارتی جہازوں کو واپس بھیجا گیا ہے۔ سینٹکام کے بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 4 تجارتی جہازوں کو غیر فعال بھی کیا گیا ہے۔

یونان: نئی سیاسی پارٹی کا قیام، اہم ایجنڈا ٹرانسپورٹ سیفٹی

ماریا کارستیانو نے جمعرات کو ہوپ فار ڈیموکریسی کے نام سے ایک سیاسی جماعت قائم کرنے کا اعلان کیا۔ وہ پیشے سے ڈاکٹر ہیں اور ان کی بیٹی 2023 میں یونان کے بدترین ٹرین حادثے میں ہلاک ہو گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس اقدام کے ذریعے وزیر اعظم متسوتاکیس کائریاکوس کی حکومت کے خلاف عوامی غم و غصے کو سیاسی طاقت میں تبدیل کرنا چاہتی ہیں۔ کارستیانو اس وقت انصاف کے لیے چلائی جانے والی مہمی نمایاں رہنما بن کر سامنے آئیں جب ٹمپیلی ٹرین حادثے میں 57 افراد ہلاک ہوئے، جن میں ان کی 20 سالہ بیٹی مارگی بھی شامل تھی۔ اس سانحے نے یونان کے سیاسی نظام پر عوامی اعتماد کو شدید نقصان پہنچایا۔ گزشتہ ماہ کارستیانو نے ملک بھر میں لاکھوں افراد کو سڑکوں پر نکلنے کے لیے متحرک کیا۔ تب ہونے والے مظاہرے کئی برسوں میں ہونے والے سب سے بڑے احتجاجی مظاہروں میں شامل تھے، جن میں حادثے کے ذمہ داروں کے خلاف انصاف کا مطالبہ کیا گیا۔ اس حادثے کے سلسلے میں اس وقت 36 ملزمان کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے، جن میں ایک اسٹیشن ماسٹر، ریلوے منیجر اور سابق ریڈیو آپریٹر کیمپنی کے اعلیٰ عہدیدار شامل ہیں۔ ان پر ٹریفک میں خلل ڈالنے سے 1 کے غفلت کے باعث قتل اور جسمانی نقصان پہنچانے جیسے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ اب تک کسی سیاستدان پر فردِ جرم عائد نہیں کی گئی، جبکہ متاثرین کے اہلِ خانہ حکومت پر حقائق چھپانے کا الزام عائد کرتے رہے ہیں۔ تاہم حکومت ان الزامات کی تردید کرتی ہے۔ جمعرات کو ماریا کارستیانو نے صحافیوں کے ایک کھچا کھچ بھرے سیمینار میں اپنی جماعت ہوپ فار ڈیموکریسی" کا اعلان کیا۔ رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق یہ جماعت پارلیمان میں نشستیں حاصل کر سکتی ہیں اور آئندہ 12 ماہ میں متوقع انتخابات سے قبل یونان کی سنٹر اپوزیشن میں موجود خلا کو پُر کرنے میں مدد گار ثابت ہو سکتی ہے۔ 53 سالہ کارستیانو نے رپورٹر کو بتایا، مجھے احساس ہوا کہ غیر جانبدار یا لاتعلق رہنے کی اب کوئی گنجائش نہیں رہی۔" انہوں نے کہا کہ ان کا مقصد اس چیز کے لیے لڑنا ہے جو مجھ سے چھین لی گئی، یعنی قانون کا نفاذ"۔ کارستیانو پیشے کے اعتبار سے بچوں کی ڈاکٹر ہیں اور انہیں سیاست کا کوئی سابقہ تجربہ نہیں۔ جنوری میں ایک میڈیا انٹرویو میں انہوں نے استقلال عمل کے معاملے پر اپنی تقسیم شدہ رائے کا اظہار کیا تھا، جس پر بائیں بازو کی اپوزیشن جماعتوں نے کہا کہ ان کے خیالات خوابیں کے قانونی حقوق کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ بعد ازاں انہوں نے وضاحت کی کہ وہ عورت کے حقِ انتخاب کو تسلیم کرتی ہیں۔ اس کے باوجود کارستیانو کا کہنا ہے کہ ان کا سیاسی تجربہ نہ ہونا دراصل ایک فائدہ ہے، کیونکہ ان کے مطابق موجودہ سیاسی نظام اپنے مرغوں کی لڑائی' سے بھرا ہوا ہے جہاں سیاسی مخالفین اقتدار میں آنے کے بعد ایک جیسی پالیسیاں نافذ کرتے ہیں۔ جمعرات کو جب لوگ سیمینار ہال کے اندر اور باہر بڑی اسکرین پر کارستیانو کی تقریر دیکھ رہے تھے، انہوں نے وعدہ کیا کہ ان کی جماعت ٹرانسپورٹ کی حفاظت، صحت اور تعلیم میں اصلاحات، بدعنوانی کے خلاف جنگ، اور سرکاری معاہدوں و پبلک بھرتی نظام میں شفافیت کو فروغ دینے پر توجہ دے گی۔ اس ماہ الفائی وی کے لیے الگو پولسٹرز کے ایک سروے میں 15 فیصد جواب دہندگان نے کہا کہ وہ ماریا کارستیانو کی قائم کردہ جماعت کو ووٹ دینے پر غور کر سکتے ہیں۔ اگر یہ حمایت ووٹوں میں تبدیل ہو جاتی ہے تو کارستیانو ایک بااثر سیاستدان بن سکتی ہیں، خاص طور پر اسے وقت میں جب وزیر اعظم کائریاکوس کی جماعت نیو ڈیموکریسی' کی مقبولیت میں کمی آ رہی ہے۔ اس کمی کی وجہ بدعنوانی کے اسکینڈلز اور تیمپلی ٹرین حادثہ ہے جس کے بارے میں نیو ڈیموکریسی کاروں نے کہا کہ یہ حفاظتی ناکامیوں اور یونان کے ریلوے نظام کی دہائیوں پر محیط غفلت کا نتیجہ تھا۔ رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق سیٹیزن ٹاکس کی جماعت نیو ڈیموکریسی کو 23 سے 29 فیصد تک حمایت حاصل ہے۔ اگرچہ یہ اب بھی سب سے بڑی سیاسی قوت ہے، لیکن 2023 کے انتخابات میں حاصل کیے گئے 41 فیصد ووٹوں کے مقابلے میں یہ بہت کم ہے۔ کارستیانو نے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا، میں آج آپ کے سامنے اس لیے نہیں کھڑی کہ میں نے کوئی سیاسی راستہ اختیار کیا ہے۔ میں کسی سیاسی جماعت کا آلہ کار نہیں رہی، نہ ہی میرا تعلق کسی سیاسی خاندان سے ہے۔"

سویڈن کے وزیر اعظم کی نیٹو کے ارکان سے ڈرون حملوں میں یوکرین کی مدد اپیل

اسٹاک ہوم، 22 مئی (یو این آئی) روس کے خلاف سخت موقف اختیار کرتے ہوئے سویڈن کے وزیر اعظم الف کرسٹرسن نے کہا ہے کہ نیٹو ممالک کو چاہیے کہ وہ یوکرین کے ڈرون حملوں کو بہتر بنانے میں مدد کریں اور نیٹو کی فضائی حدود میں یوکرینی ڈرون کی دراندازی کا الزام روس پر عائد کریں۔ روس کی ایلیٹ بیس ایجنسی ایس وی آر کا دعویٰ ہے کہ اتوار کو یوکرین کو اپنی سرزمین سے روس پر ڈرون حملے کرنے کی اجازت دی ہے۔ تاہم لیٹوین حکام نے اس الزام کی تردید کی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے یوکرین پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے ڈرونز پر بہتر کنٹرول اور زیادہ درستگی کا مظاہرہ کرے۔ نیٹو کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے نے کنگلس میں سویڈن کے وزیر اعظم سے کہا کہ "میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ ڈرون نہیں بننا چاہیے۔" انہوں نے مزید کہا کہ یوکرین کبھی نہیں چاہے گا کہ اس کے ڈرون دوست علاقے پر گریں۔ بعض اوقات ایسا روسی سگنل کے جام ہونے یا بدعمد مداخلت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے یہ بھی تسلیم کیا کہ یوکرین صرف روسی حملے سے اپنا دفاع کر رہا ہے۔ درحقیقت، مارچ کے وسط سے، یوکرین کے طویل فاصلے تک مار کرنے والے ڈرون بالٹک اور نورڈک ممالک کی فضائی حدود سے روسی تیل کے ٹرمینلز کو نشانہ بنانے کے لیے پرواز کر رہے ہیں۔ اسٹونیا میں ایک ڈرون پاور پلانٹ سے ٹکرا گیا جب کہ

حسین آباد ٹرسٹ کی زمینوں پر ناجائز قبضے برداشت نہیں: مولانا کلب جواد

حسین آباد ٹرسٹ کی زمین پر پارکنگ اور لذیذ گلی بنائے جانے کے خلاف علماء اور انجمن ہاتمی ماتمی نے موقع پر پہونچ کر معائنہ کیا اور ڈی ایم کے فیصلے کی مذمت کی

لکھنؤ: حسین آباد ٹرسٹ کی زمینوں پر ناجائز قبضوں اور مسلسل غیر قانونی تعمیرات کے عمل جاری ہے۔ لذیذ گلی اور روی گیٹ کے قریب بننے والی پارکنگ پر شیعہ قوم میں شدید ناراضگی پائی جاتی ہے۔ خاص طور پر علماء، اہل قمبلی اور انجمن ہاتمی ماتمی نے ٹرسٹ کی اطاک پر ہو رہے ناجائز قبضوں اور غیر قانونی تعمیرات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اس سے پہلے چھوٹے امام باڑے میں علماء اور ذمہ دار افراد کا مشاورتی جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اس کے بعد آج نماز جمعہ کے بعد علماء اور انجمن ہاتمی ماتمی کے اراکین آصفی مسجد سے روی گیٹ تک ہوتے ہوئے لذیذ گلی اور پارکنگ کے نام پر ہو رہے ناجائز قبضوں کا جائزہ لینے پہونچے۔ ان کے ساتھ بڑی تعداد میں نمازی بھی تھے جو حسین آباد ٹرسٹ کی زمینوں پر ہو رہے ناجائز قبضوں کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔ اس موقع پر مولانا کلب جوادنقوی اور تمام علماء نے مشترکہ طور پر کہا کہ ٹرسٹ کی زمینوں پر کوئی ناجائز تعمیری کام نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک حسین آباد ٹرسٹ کی پانچ رکنی کمیٹی تشکیل نہیں دی جاتی تب تک انتظامیہ سے کوئی گفتگو نہیں ہوگی۔ نماز جمعہ کے بعد تمام علماء اور انجمن ہاتمی ماتمی کے اراکین ٹرسٹ میں موجود بی بی دمدمو انوں اور ٹرسٹ کی زمینوں پر ہو رہے ناجائز قبضوں اور غیر قانونی تعمیرات کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے روی گیٹ پہونچے۔ علماء نے وہاں بنے جاری پارکنگ کا معائنہ کیا اور ضلع مجسٹریٹ کی نگرانی میں ہو رہے اس غیر قانونی کام کی مذمت کی۔ اس موقع پر مولانا کلب جوادنقوی نے کہا کہ ٹرسٹ کی زمین پر کوئی پارکنگ نہیں بنے گی اور نہ یہاں کوئی ایک اینٹ تعمیر کے نام پر رکھی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ کی نگرانی میں مسلسل حسین آباد ٹرسٹ کی زمینوں پر ناجائز قبضے اور غیر قانونی تعمیرات ہوئی ہیں۔ ٹرسٹ کی آمدنی کا کوئی حساب وکتاب نہیں ہے۔ مولانا نے کہا کہ جب تک ٹرسٹ کی پانچ رکنی کمیٹی تشکیل نہیں دی جاتی تب تک ضلع انتظامیہ سے کوئی گفت وشنید نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ نے ٹرسٹ کی آمدنی کے متعلق رپورٹ آئی کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ٹرسٹ آرٹی آئی کے دائرے میں نہیں آتا کیونکہ یہ پرائیویٹ ٹرسٹ ہے اور ہمارے مطالبات نہیں مانے گئے تو ہم تاریخی احتجاج کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کے ساتھ جو بھی بات چیت ہوگی وہ علماء، اہل قمبلی اور انجمن ہاتمی ماتمی کے اراکین کی موجودگی میں ہوگی۔ اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حسین آباد ٹرسٹ میں ضلع مجسٹریٹ کی من مانی نہیں چلنے دی جائے گی۔ اس بارے میں جلد ہی علماء، اہل قمبلی اور انجمن ہاتمی ماتمی کے افراد کے ساتھ جلسہ منعقد ہوگا جس میں اہم فیصلے لئے جائیں گے۔ اس موقع پر مولانا سیف عباس نقوی نے کہا کہ سوشل میڈیا پر حسین آباد ٹرسٹ کے متعلق جو لیٹر گردش کر رہا ہے وہ فریب دینے کے لئے ہے کیونکہ یہ ضلع مجسٹریٹ کا یہ جھوٹی محض جھوٹ ہے کیونکہ حسین ٹرسٹ اودھ کے بادشاہوں کا ہے اور ڈی ایم کا تعلق بادشاہوں کی نسل سے نہیں ہے۔ مولانا نے کہا کہ ٹرسٹ کی زمینوں کے متعلق تنہا ڈی ایم فیصلہ لینے کے لئے مجاز نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹرسٹ کی زمین پر پارکنگ اور لذیذ گلی بنانے کی اجازت دی ہے؟ مولانا نے مزید کہا کہ ٹرسٹ کی زمینوں پر جو تعمیرات ہیں یا سڑکیں بنی ہوئی ہیں انہیں بادشاہوں کے نام سے منسوب ہونا چاہیے۔ مولانا نے مزید کہا کہ اگر ہم یہاں احتجاج کے لئے نہیں آئے بلکہ معائنہ کرنے آئے ہیں۔ اگر ٹرسٹ کی زمینوں پر تعمیراتی کام نہیں رکا

مندروں سے محلوں تک پہنچی مردم شماری ٹیم، شروع ہوئی عمارتوں کی گنتی

کانپور، (یو این آئی) مردم شماری-2027 کے پہلے مرحلے کے تحت جمعہ سے کانپور ضلع میں گھر گھر جا کر مکانات کی فہرست سازی اور عمارتوں کی گنتی کا کام شروع ہو گیا۔ صبح سے ہی شمار کنندگان دیہاتوں، محلوں اور بازاروں میں پہنچ گئے۔ کہیں مکانات پر نمبر لکھے گئے تو کہیں مندر، دھرم شالہ، ہوٹل اور دکانوں کی تفصیلات درج کی گئیں۔ اب 10 جون تک ضلع کے ہر وارڈ اور گاؤں میں عمارتوں اور خاندانوں سے جڑی معلومات اکٹھی کی جائیں گی۔ اس پوری مہم کے لیے ضلع میں 10621 شمار کنندگان اور سپروائزر لگائے گئے ہیں۔ آج مختلف علاقوں کے اہم مذہبی مقامات کی بھی فہرست سازی کی گئی۔ شمار کنندگان نے اسکون ٹمپل، کشمانڈا مندر گھاٹم پور سے سیت مختلف مندروں کی تفصیلات درج کیں۔ گنگا پلیا کی پرشیدھ گھاٹم پور کے دارذا گندمی نگر میں واقع قدیم بانیشور مہادیو مندر کے مکان کی فہرست سازی بھی مقررہ فارمیٹ کے مطابق کی گئی۔ ضلع مجسٹریٹ جتیندر پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ خود شماری (سیلف اینمیریشن) کا مرحلہ ختم ہو چکا ہے اور اب شمار کنندگان مقررہ فارمیٹ کے مطابق گھر گھر جا کر معلومات اکٹھی کر رہے ہیں۔ انہوں نے ضلع کے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ شمار کنندگان کے ساتھ تعاون کریں اور مانگی گئی معلومات درست طور پر فراہم کریں۔ انہوں نے بتایا کہ مردم شماری کے پہلے مرحلے میں عمارتوں کی گنتی کی جا رہی ہے۔ اس میں عمارت کی حالت، اس کا استعمال، پینے کا پانی، بیت الخلا، بجلی، بادبجی خانے کا ایندھن اور دستیاب سہولیات سمیت کل 33 اقسام کی معلومات درج کی جائیں گی۔ اس مرحلے میں رہائشی عمارتوں کے ساتھ مندر، دھرم شالہ، ہوٹل، دکان اور دیگر اداروں کی تفصیلات بھی اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ اس کے بعد فروری 2027 میں دوسرے مرحلے کے تحت افراد کی گنتی کی جائے گی۔ تمام شمار کنندگان اور سپروائزرز کے پاس مجاز شناختی کارڈ موجود رہے گا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فنانس اینڈ ریونیو ڈاکٹر دیویک چتورویدی نے بتایا کہ مردم شماری ملک کے تر قیاتی منصوبوں کی بنیاد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہری شمار کنندگان کو درست اور حقائق پر مبنی معلومات فراہم کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مردم شماری کے دوران مانگی جانے والی معلومات کو مکمل طور پر خفیہ رکھا جاتا ہے اور کسی بھی شخص سے بینک اکاؤنٹ، اولی پی یا دیگر مالیاتی معلومات نہیں مانگی جاتی ہیں۔

درسِ قرآن میں اخلاص اور قربانی کے پیغام پر زور

علماء نے دینی شعور اور عملی زندگی کی اصلاح پر روشنی ڈالی

لکھنؤ، 22 مئی (پریس ریلیز): کٹرہ اعظم بیگ، نزد لال مسجد بلوئی پورہ روڈ لکھنؤ میں جاری سلسلہ درسِ قرآن کے تحت گزشتہ شب ایک نشست منعقد ہوئی، جس میں قرآنی تعلیمات، اصلاحِ معاشرہ اور قربانی کے مسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔ اس موقع پر مقامی باشندگان اور دینی ذوق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ پروگرام میں مولانا تاجدار انیس ندوی، امام وخطیب مرکزی مسجد فتح اللہ گنج لکھنؤ نے درسِ قرآن پیش کرتے ہوئے اخلاصِ نیت کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ انسان کو ہر عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے انجام دینا چاہیے، کیونکہ دکھاوے اور ریاکاری سے اعمال کی اصل روح متاثر ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ زندگی بھر الجھنوں میں مبتلا رہتا ہے، جبکہ اللہ کی رضا کو مقدم رکھنے سے زندگی کے معاملات میں آسانیاں پیدا ہوتی ہیں اور حقیقی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس موقع پر مولانا جبار قاسمی نے سورۂ کوثر کی روشنی میں قربانی کی فضیلت، اس کی دینی اہمیت اور روحانی مقاصد پر تفصیلی خطاب کیا۔ انہوں نے قربانی کے فضائل بیان کرتے ہوئے شرکاء کو اس کے احکام، آداب اور ضروری احتیاطی امور سے بھی آگاہ کیا اور کہا کہ قربانی محض ایک رسم نہیں بلکہ جذبہ ایثار، اطاعت اور اللہ کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ نشست کا اختتام دعا پر ہوا۔

روزگار کے مواقع وضع کرنے میں تیزی، نوجوانوں کے لیے نئے مواقع پیدا کرنے پر زور

بھوپیندر چودھری کی ایم ایس ایم ای اسکیموں کے فوائد آخری شخص تک پہنچانے اور، وسیع پیمانے پر تشہیر کی ہدایت

کانپور نگر/لکھنؤ۔ ریاست کے بائیکر، اسمال اینڈ میڈیم کے انٹرپرائزز (ایم ایس ایم ای) کے وزیر بھوپیندر چودھری نے جمعہ کو ڈائریکٹریٹ آف انڈسٹریز اینڈ انٹرپرائز پروموشن، کانپور میں محکمہ کے افسران کے ساتھ ایک تفصیلی جائزہ میٹنگ کی۔ میٹنگ کے آغاز میں کشمر اور ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کے ڈپٹیز رپانڈیان نے وزیر اور موجود مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور گلدان دھاچے اور مختلف اسکیموں کی پیشرفت پر پریزنٹیشن دیا۔ جائزہ میٹنگ کی روزگار پرمتی اور انٹرپرائز پروموشن اسکیموں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا، جن میں چیف منسٹر یوتھ انٹرپرینیور ڈیولپمنٹ مہم، چیف منسٹر یوتھ سیلف ایمپلائمنٹ اسکیم، اوڈی او پی، بارشن متی اسکیم، پرائم منسٹرز ایمپلائمنٹ جنریشن پروگرام، وشوا کرمے اوڈی او پی، وشوکرمے اوڈی او پی، ٹول کٹ اسکیم۔ فلیٹ فیکٹری کمپلیکس، کامن فیسیلیٹی سنٹر، اوڈی او پی کامن فیسیلیٹی سنٹر اور پیج سکیم کی پیش رفت پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر بھوپیندر چودھری نے کہا کہ مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے ریاست کی اقتصادی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان اسکیموں کا فائدہ آخری فرنٹ پنچنا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کرنے کے لیے اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جائے اور چھوٹی صنعتوں کو فروغ دے کر نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے جائیں۔ انہوں نے روزگار پرمتی اسکیموں میں بینکنگ کی سطح پر پیدا ہونے والے مسائل کے فوری حل کی ہدایت کی اور تمام افسران سے کہا کہ وہ اسکیموں کے 100 فیصد اہداف کے حصول اور زیادہ سے زیادہ روزگار پیدا کرنے پر خصوصی توجہ دیں۔ میٹنگ میں اتر پردیش ایم ایس ایم ای پروموشن پالیسی-2022 کی کامیابیوں، باقی اقتطاعات پر بھی تفصیلی سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ مجوزہ سردار ولبھ بھائی پٹیل انٹرنیل اینڈ ایمپلائمنٹ زون اور ایک شلپ ایک کھانا اسکیم کی پیشرفت پر بھی معلومات کا تبادلہ کیا گیا۔ اجلاس کمشنر اور ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کے شکریہ کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر کرن قانون ساز کونسل سنتوش سنگھ بھی موجود تھے۔

ہر چیز کی ایک بنیاد اور دین اسلام کی بنیاد محبت اہلبیتؑ ہے: سید حیدر عباس رضوی

لکھنؤ۔ سرفراز بیگ رضویہ مولانا علی علیہ السلام میں مرحوم سید ابوالحسن نزیؒ ان سید ریاض حسین نزیؒ مرحوم کی مجلس برسی کا انعقاد کیا گیا جس میں مومنین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید حیدر عباس رضوی نے کہا کہ اسلامی کیلنڈر کا بارہواں مہینہ ذی الحجہ الحرام ابتدا تا انتہا نہایت مبارک و مسعود مہینہ ہے۔ اس کی ابتدا عقد معصومۂ کونین حضرت فاطمہ زہراؑ اور امیر المومنین حضرت علیؑ سے ہوتی ہے اور اختتام عید مباہلہ جیسی عظیم مناسبت پر ہوتا ہے۔ مولانا نے اپنے خطاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہر چیز کی ایک بنیاد ہے اور دین اسلام کی بنیاد میری اور میرے اہلبیتؑ کی محبت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے باشعور افراد اہلبیت اطہارؑ سے محبت کرتے ہیں۔ ہندوستان میں متعدد غیر مسلم شعراء نے بھی اہلبیتؑ کی شان میں قصائد اور نظمیں پیش کی ہیں۔ انہوں نے مشہور مسیحی شاعر پولس سلامہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے امیر المومنین حضرت علیؑ کی سیرت سے متاثر ہو کر اپنی محبت کا اظہار کیا کہ دنیا انہیں علوی کہنے لگی۔ مولانا سید حیدر عباس رضوی نے کہا کہ اہل سنت حضرات بھی اہلبیت اطہارؑ سے محبت کرتے ہیں کیونکہ ان پر نہ کوئی دھنظا ہیں اور نہ وہ ویلیو ہیڈ پر ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہم ٹرسٹ کی زمینوں پر ناجائز قبضے اور غیر قانونی تعمیرات برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کے ساتھ جو بھی بات چیت ہوگی وہ علماء، اہل قمبلی اور انجمن ہاتمی ماتمی کے اراکین کی موجودگی میں ہوگی۔ اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حسین آباد ٹرسٹ میں ضلع مجسٹریٹ کی من مانی نہیں چلنے دی جائے گی۔ اس بارے میں جلد ہی علماء، اہل قمبلی اور انجمن ہاتمی ماتمی کے افراد کے ساتھ جلسہ منعقد ہوگا جس میں اہم فیصلے لئے جائیں گے۔ اس موقع پر مولانا سیف عباس نقوی نے کہا کہ سوشل میڈیا پر حسین آباد ٹرسٹ کے متعلق جو لیٹر گردش کر رہا ہے وہ فریب دینے کے لئے ہے کیونکہ یہ ضلع مجسٹریٹ کا یہ جھوٹی محض جھوٹ ہے کیونکہ حسین ٹرسٹ اودھ کے بادشاہوں کا ہے اور ڈی ایم کا تعلق بادشاہوں کی نسل سے نہیں ہے۔ مولانا نے کہا کہ ٹرسٹ کی زمینوں کے متعلق تنہا ڈی ایم فیصلہ لینے کے لئے مجاز نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹرسٹ کی زمین پر پارکنگ اور لذیذ گلی بنانے کی اجازت دی ہے؟ مولانا نے مزید کہا کہ ٹرسٹ کی زمینوں پر جو تعمیرات ہیں یا سڑکیں بنی ہوئی ہیں انہیں بادشاہوں کے نام سے منسوب ہونا چاہیے۔ مولانا نے مزید کہا کہ اگر ہم یہاں احتجاج کے لئے نہیں آئے بلکہ معائنہ کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رضا کاروں نے نہایت خوش اخلاقی اور جذبۂ خدمت کے ساتھ لوگوں میں

بکروں سے سجے بازار: طوطا پری، انبل سری اور اجمیری بکروں کی ڈیمانڈ سب سے زیادہ

دیوبند، 22 / مئی (ڈائرکٹر فیروز خان) عید الاضحیٰ میں چند دن باقی رہ گئے ہیں جس کے سبب عید پر قربانی کے لئے بکروں سے بازار سج گئے ہیں طوطا پری، انبل سری، دیسی، بربرے، جمنا پاری اور اجمیری بکروں کی ڈیمانڈ سب سے زیادہ ہونے کے سبب ان کی قیمتیں بھی آسمان چھو رہی ہیں، اجمیری بکروں کے علاوہ الوری اور امرت سری بکروں کی بھی بازار میں کافی ڈیمانڈ ہے، باوجود اس کے اس سال قربانی کے جانوروں پر مہنگی مندی کا اثر نظر آنے لگا ہے، شدت کی اس گرمی میں پورے پورے دن بکروں کے تاجر انہیں فروخت کرنے کے لئے بازاروں میں لئے پھر رہے ہیں، مگر خریدار نہ ہونے سے یہ تاجر مایوس نظر آ رہے ہیں، تاجروں کے مطابق امید ہے کہ دو چار دنوں میں تمام مویشی فروخت ہو جائیں گے، تاجروں کا کہنا ہے کہ دیسی بکرے جہاں گھر کے پلے ہوتے ہیں وہیں امرت سری اور جمنا پاری وغیرہ لمبے اور اونچے ہوتے ہیں جو دیکھنے میں پرکشش لگتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ بکرا دیکھنے میں جتنا خوبصورت ہوگا اس کی قیمت اتنی ہی زیادہ ہوگی کیونکہ قربانی کے لئے بکرے کو بہت دیکھ بھال نظر آنے لگا ہے، شدت کی اس گرمی میں پورے پورے دن بکروں کے تاجر انہیں فروخت کرنے کے لئے بازاروں میں لئے پھر رہے ہیں، مگر خریدار نہ ہونے سے یہ تاجر مایوس نظر آ رہے ہیں، تاجروں کے مطابق امید ہے کہ دو چار دنوں میں تمام مویشی فروخت ہو جائیں گے، تاجروں کا کہنا ہے کہ دیسی بکرے جہاں گھر کے پلے ہوتے ہیں وہیں امرت سری اور جمنا پاری وغیرہ دیسی بکرے ہوتے ہیں جو دیکھنے میں پرکشش لگتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ بکرا دیکھنے میں جتنا خوبصورت ہوگا اس کی قیمت اتنی ہی زیادہ ہوگی کیونکہ قربانی کے لئے بکرے کو بہت دیکھ بھال کے بعد منتخب کیا جاتا ہے، قربانی کا بکرا یا دیگر جانور صحت مند ہونے کے ساتھ ساتھ کسی بھی بیماری میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ قربانی کے جانور کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ نقائص سے پاک ہو۔ وہ دو چار دانتوں والے درمیانی عمر کے بکرے قربانی کے لئے سب سے بہتر ہوتے ہیں، چھ دانتوں والے بکرے بوڑھے ہوتے ہیں اور قربانی کے لئے ان کا انتخاب نہیں کیا جانا چاہئے۔

شدید گرمی اور لو سے جھلسا مرادآباد ڈویژن، راحت کے آثار نہیں

مرادآباد، (یو این آئی) اتر پردیش کے مرادآباد ڈویژن میں شدید گرمی بھس اور لو کے ساتھ جھکڑوں کا قہر بھی جان لیوا صورت پہنچ گیا ہے، جس سے عام زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ جمعہ کو ڈویژن میں اس سیزن کا سب سے گرم دن اور رات درج کی گئی۔ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت معمول سے 7.4 ڈگری زیادہ ہو کر 45.1 ڈگری سلسیس تک پہنچ گیا، جبکہ کم سے کم درجہ حرارت 28.2 ڈگری سلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات نے اگلے چھ دنوں تک مرادآباد، بجنور، رام پور، امروہہ اور سنبھل اضلاع میں شدید لو چلنے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ گرم ہواؤں اور حبس کی وجہ سے دوپہر کے وقت سڑکیں سونی نظر آئیں اور لوگ گھروں میں رہنے پر مجبور ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سال 25 مئی سے 2 جون تک لو تپتا کا آغاز ہو رہا ہے، جسے سال کے سب سے گرم دنوں مانا جاتا ہے۔ مجموعی عقائد کے مطابق سورج کے وسطی نکشتر میں داخل ہوتے ہی تپتا شروع ہوتا ہے، جبکہ سائنسی نقطہ نظر سے اس دوران سورج اور زمین کے درمیان فاصلہ کم ہونے اور سورج کی کرنیں سیدھی پڑنے کی وجہ سے درجہ حرارت عروج پر پہنچ جاتا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ڈویژن کے کئی علاقوں میں درجہ حرارت 46 ڈگری سلسیس تک پہنچ سکتا ہے۔ شدید گرمی کا اثر اسپتالوں میں بھی دکھائی دینے لگا ہے۔ ڈی ہائیڈریشن، ہیٹ اسٹروک، چکر آنے اور شدید تھکن کے مریضوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔

مسائل شرعیہ اکیڈمی کانپور "عید الاضحیٰ، حج وعمرہ ہیلپ لائن' کا آغاز

ہیلپ لائن میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات

کانپور: قاضی شہر مفتی حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیت علماء اتر پردیش کی سرپرستی میں مسائل شرعیہ اکیڈمی قلی بازار کانپور کے تحت ماہ ذی الحجہ کے موقع پر فریضہ حج قربانی، ایام تشریق جیسی عبادات و اعمال سے متعلق کہ یہ سبھی عبادات اور اعمال کو صحیح طرح سے ادا ہوں 'عید الاضحیٰ، حج وعمرہ ہیلپ لائن' جاری کیا گیا ہے جس میں پوچھے گئے تین سوالات کے جوابات پیش خدمت ہیں۔

سوال: کیا قربانی کے حصوں کا اندازاً سے تقسیم کیا جا سکتا ہے؟

جواب: قربانی کا گوشت اندازہ سے تقسیم کرنا جائز نہیں ہے، وزن کر کے (برابر کر کے) تقسیم کرنا ضروری ہے، اگر کسی حصہ میں کمی بیشی ہوگی تو سود ہو جائے گا، اور سود لینا اور کھانا سب حرام ہے۔

سوال: کیا قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس کے بال لے نہ جا سکتے ہیں؟

جواب: قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس کے بال کاٹنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

سوال: کیا گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کرنے سے قربانی کے ایام میں قربانی کر سکتے ہیں؟

جواب: گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے ایام میں اس جانور کی قربانی کر سکے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی)

شہری جمعیۃ علماء کانپور کی جانب سے شدید گرمی سے راحت پہنچانے کیلئے شربت تقسیم کیا گیا

کانپور: شدید گرمی، تیز دھوپ اور مسلسل بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے پیش نظر شہری جمعیہ علماء کانپور کے زیر اہتمام تاکیمیٹ شمار کانپور الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیت علماء اتر پردیش کی سرپرستی میں اصلاح معاشرہ کمیٹی شہری جمعیۃ علماء کانپور کے کنوینر مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کی نگرانی میں آج عوام الناس کے لئے ٹھنڈے شربت کی تقسیم کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر تنظیم کے ذمہ داران، کارکنان اور نوجوان رضا کار بڑی تعداد میں موجود رہے اور راہگیروں، مزدوروں، رکشہ وٹھیلہ چلانے والوں، مسافروں اور ضرورت مند افراد میں شربت تقسیم کیا گیا۔ چونکہ ہمارے شہر کانپور میں درجہ حرارت مسلسل بڑھتا جا رہا ہے جس کے سبب شہر کانپور صوبہ کا دوسرے نمبر پر زیادہ گرم والا شہر بن گیا ہے، گرمی کی شدت کے باعث جہاں عام زندگی متاثر ہو رہی ہے وہیں غریب اور محنت کش طبقہ سے زیادہ پریشانی کا سامنا کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں تنظیم کی جانب سے انسانی ہمدردی وقت میں درجہ حرارت مسلسل بڑھ رہا ہے اور سڑکوں پر کام کرنے والے مزدور، ڈرائیور، رکشہ چلانے والے اور عام مسافر سخت پریشانی کا سامنا کر رہے ہیں۔ ایسے میں اگر ہر صاحب استطاعت انسان تھوڑا سا تعاون کرے تو بہت سے لوگوں کو راحت پہنچائی جا سکتی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ مہم شہر کے مختلف علاقوں میں چلائی جائے گی، جس کا آغاز آج کو پرنج چوراہا، مچھلی بازار کانپور سے کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رضا کاروں نے نہایت خوش اخلاقی اور جذبۂ خدمت کے ساتھ لوگوں میں شربت تقسیم کیا۔ اس دوران عوام کو گرمی سے بچاؤ، زیادہ پانی پینے اور دھوپ میں غیر ضروری سفر سے گریز کرنے کی بھی تلقین کی گئی۔ شربت حاصل کرنے والے کئی افراد نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس شدید گرمی میں ٹھنڈا شربت ماں کی نعمت سے کم نہیں۔ ایک رکشہ چلانے والے نے بتایا کہ مسلسل دھوپ میں کام کرنے کے باعث جسم میں پانی کی کمی محسوس ہو رہی تھی لیکن تنظیم شہری جمعیۃ علماء کانپور کی جانب سے فراہم کردہ شربت نے کافی راحت پہنچائی۔ اسی طرح مزدور طبقہ اور راہگیروں نے بھی اس خدمت کو قابل تعریف قرار دیا۔ اس موقع پر مولانا عبدالقادر قاسمی نے کہا کہ خدمت خلق کا مقصد صرف امداد فراہم کرنا نہیں بلکہ لوگوں کے دلوں میں محبت، بھائی چارہ اور انسانیت کا جذبہ پیدا کرنا بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں بھی اسی طرح کے فلاحی اور رفاہی پروگرام جاری رکھے جائیں گے تاکہ ضرورت مند افراد کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جا سکے۔

قومی دیہی روزی روٹی مشن کے تحت 13 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم منظور کی گئی ہے

لکھنؤ: 22 مئی 2026 (بی ای سال 2026-27) قومی دیہی روزی روٹی مشن (این آر ایل ایم) اسکیم کے تحت ایس این ایم اے سپرش ماڈیول کے تحت اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کے مطابق، اتر پردیش حکومت نے 2026-27 میں گرانٹ نمبر 81 (شیڈولڈ ٹرائب آئٹم) کے تحت مرکزی حصہ کا 826.54 لاکھ روپے کے مرکزی حصہ کے تحت حکومت ہند کی طرف سے منظور شدہ مد سیکشن کے تعلق سے 551.027 لاکھ اس طرح کل روپے 1377.567 لاکھ (روپے صرف 13 کروڑ 70 لاکھ 56 ہزار 700 روپئے) اور اسے کمشنر، دیہی ترقیات کے اختیار میں رکھنے اور مقررہ شرائط اور پابندیوں کے تحت خرچ کرنے کی منظوری دی ہے۔ جاری کردہ حکومتی حکم نامے میں ہدایت دی گئی ہے کہ خزانے سے فنڈ کیلئے کیشٹ کی بجائے ضرورت کے مطابق مرحلہ وار نکالے جائیں گے متعلقہ رہنما خطوط اور اخراجات کے منصوبوں اور اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات کی تعمیل کو یقینی بناتے ہوئے فنڈ کی نکاسی اور خرچ ہوں گے۔ کمشنر، دیہی ترقیات مشن کے ڈائریکٹر، ریاستی دیہی روزی روٹی مشن اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ذمہ داروں کے گرہ منظور شدہ رقم اور اس کی تصدیق کے لیے مقررہ اہداف حاصل کیے جائیں، منظور شدہ رقم کے اخراجات کے لیے قواعد کے مطابق اور منظور شدہ رقم کے مقررہ فارمیٹ پر استعمال کا سرٹیفکیٹ فراہم کرنے کے لیے ذمہ داروں کو کہا گیا ہے۔ اگر منظور شدہ رقم نکال لی جاتی ہے اور کسی ایسے کھاتے میں لگی جاتی ہے جہاں سود حاصل ہوتا ہے تو کمشنر دیہی ترقی آفس ڈائریکٹر ریاستی دیہی روزی روٹی مشن حاصل سود کو قواعد کے مطابق ایڈجسٹ کرنے اور اسے مقررہ اکاؤنٹ ہیڈ میں جمع کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ منظور شدہ رقم سے ضروری سامان، آلات وغیرہ کی خریداری کے لیے مواد کی خریداری سے متعلق متعلقہ حکومتی احکامات کی تجویز کردہ خریداری کے عمل/انتظامات پر عمل کرتے ہوئے کارروائی یقینی بنایا جائے گا۔

مین پوری میں پولیس تصادم، شاطر بدمعاش گرفتار

مین پوری، 22 مئی (یو این آئی) اتر پردیش میں ضلع میں پوری کے کوالی علاقے میں پولیس اور اس ادوی ٹیم نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے ایک شاطر مجرم کو تصادم کے بعد گرفتار کر لیا۔ جوالی کارروائی میں ملزم بھی زخمی ہو گیا۔ پولیس کے مطابق، کرم سنگھ پور کے پاس مشتبہ افراد کی چیکنگ کے دوران ایک شخص پولیس کو دیکھ کر بھاگنے لگا۔ پیچھا کر کے پراس نے پولیس ٹیم پر فائرنگ کر دی۔ پولیس کی جوابی کارروائی میں ملزم زخمی ہو گیا، جسے گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار ملزم کی شناخت راج کمار سائن کربلا، تھانہ اترسنڈ ضلع فیروز آباد کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ملزم کا ہمراہ ریکارڈ ہے اور اس کے خلاف چوری اور آرمز ایکٹ سمیت کئی مقدمات درج ہیں۔

سوچنا

ایٹمنٹ انٹر کالج نوابگنج بازار آلہ آباد کی انتظامیہ کو اس بات کی جانکاری دی جاتی ہے کہ

اودھ نامہ

کثرت میں وحدت، ہی ہماری عالمی شناخت

یہ ملک صرف اکثریت کا نہیں، بلکہ ان تمام لوگوں کا ہے جو یہاں پیدا ہوئے اور ہر اُس شخص کا ہے جو اس کی مٹی سے محبت کرتا ہے۔ یہاں رہنے والا مسلمان نہ اس ملک پر بوجھ ہے اور نہ مہمان۔ اس کی نسلیں بھی اسی سرزمین میں دفن ہیں، اس کی دعائیں بھی اسی فضا میں بلند ہوتی ہیں، اور اس کی وفاداری بھی اسی پرچم سے جڑی ہوئی ہے۔ افسوس اس بات کے کہ آج مسائل کے حل سے زیادہ مسائل کے تذکرے میں دلچسپی بڑھ گئی ہے۔ اس ملک کی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں ہر مذہب کو اپنے عقیدے کے مطابق جینے، عبادت کرنے اور اپنی شناخت برقرار رکھنے کا آئینی حق حاصل ہے۔ یہی اس ملک کی خوبصورتی بھی ہے اور اصل طاقت بھی۔ مگر افسوس کہ بعض اوقات چند موضوعات کو اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ اصل مسئلہ کہیں پیچھے رہ جاتا ہے اور سیاست آگے نکل آتی ہے۔ اس سے زیادہ افسوس اس بات پر ہے کہ اس طرح کی باتیں ارباب اقتدار کی طرف سے کی جاتی ہیں۔ ابھی موضوعات میں ایک موضوع "سڑک پر نماز" بھی ہے، جسے وقتاً فوقتاً اس طرح زندہ کیا جاتا ہے جیسے ملک کے تمام مسائل کی جڑ یہی ہو۔ اور اس طرح سے خبر دار کیا جاتا ہے کہ سڑک پر نماز پڑھی تو خیر نہیں۔ سرکاری کرسیوں پر بیٹھے ہوئے کچھ لوگ بڑے فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ "اب ہمارے یہاں سڑک پر نماز نہیں ہوتی۔" یہ جملہ صرف ایک انتظامی بیان نہیں رہتا، بلکہ جب اسے بار بار دہرایا جاتا ہے تو اس کے کئی معنی خود بخود نکلنے لگتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آخر ایک مخصوص عوامی نمائندے اور وزیر کو بار بار یہ بتانے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ کیا یہ واقعی نظم وضبط کا مسئلہ ہے یا پھر ایک مخصوص ذہن کو مطمئن رکھنے کی کوشش اور یہ باور کرانے کی کوشش کہ اس کا دھیان صرف ہم اور ہماری سرکار ہی رکھ سکتی ہے۔ یعنی یہ ہم ہی ہیں جو خوھوں نے مسجدوں سے لاؤڈ اسپیکر اتروا دئے ہیں اور جہاں لگے بھی ہیں تو وہاں آواز نہ کے برابر کردی گئی ہے۔ لیکن جاگرن اور گنیش پوگا اور رگا یوجا ہو نامن جینتی وغیرہ کے موقع پر کان پھاڑنے والے لاؤڈ اسپیکر پر کوئی روک نہیں ہے۔ سال میں تین مرتبہ سڑک پر پانچ سات منٹ کی نماز نہیں پڑھنے دیں گے۔ آدمی زیادہ ہوں تو آبادی کم کروجیسے بھونڈے بیانات سامنے آتے ہیں اور ان کے مخصوص ووٹرس خوش ہوجاتے ہیں اور ان کا مقصد پورا ہوجاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کا مسلمان اس ملک کے آئین پر یقین رکھتا ہے۔ اگر کہیں سڑک پر نماز کے واقعات پیش آئے بھی ہوں تو اکثر وہ مجبوری، جگہ کی قلت یا مخصوص مواقع کی وجہ سے ہوئے۔ لیکن پچھلے کئی برسوں سے خود مسلمان طبقہ اس معاملے میں کافی محتاط ہوا ہے۔ آج اکثر مسلمان یہی چاہتے ہیں کہ ان کی عبادت بھی سکون سے ہو اور دوسروں کو بھی تکلیف نہ پہنچے۔ مگر یہاں سوال کیا صرف نماز کا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیا یہ صرف مسلمانوں کے لئے کہ کہ سڑک چلنے کے لئے ہے۔ بالکل سڑک چلنے کے لئے ہے۔ نماز کے لئے مسجدیں ہیں۔ آپ سچا فرماتے ہیں اور کوئی اس کا منکر نہیں ہے کہ "سڑک عبادت کے لیے نہیں، چلنے کے لیے ہوتی ہے" تو پھر یہی اصول ہر مذہب، ہر تنظیم اور ہر جلوس پر یکساں لاگو ہونا چاہیے۔ اگر سڑک پر نماز غلط ہے، تو پھر سڑک پر سیاسی ریلیاں، مذہبی جلوس، ڈی جے، بنگلہ، موروثی ورسرجن کے نام پر گھنٹوں ٹریفک روک دینا، یا راستے بند کر کے پروگرام کرنا بھی سوال کے دائرے میں آنا چاہیے۔ کیونکہ سڑک واقعی چلنے کے لیے ہوتی ہے، کسی ایک مذہب یا ایک طبقے کے اظہار طاقت کے لیے نہیں۔ اصل مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے جب قانون سب کے لیے برابر نہ رہے۔ ایسے میں سوال صرف سڑک کا نہیں رہ جاتا بلکہ انصاف کا بن جاتا ہے۔ مسلمان ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ اس کے لیے الگ قانون بنے، بلکہ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ جو قانون ہو، وہ سب پر برابر لاگو ہو۔ کیونکہ انصاف کی خوبصورتی اسی میں ہے کہ وہ چہرے نہیں دیکھتا، صرف اصول دیکھتا ہے۔ اگر کوئی نہیں مانتا تو اس کا علاج کیا جائے گا" ایک ایسا جملہ ہے جس پر سنجیدگی سے غور ہونا چاہیے۔ حکومت کا لہجہ اگر باپ جیسا ہو تو قومیں سنورتی ہیں، لیکن اگر زبان میں دھمکی آجائے تو فاصلے بڑھنے لگتے ہیں۔

مہنگائی، بے روزگاری، تعلیم، اسپتال، کسان، نوجوانوں کا مستقبل یہ سب مسائل اپنی جگہ موجود ہیں، مگر وقتاً فوقتاً بحث پھر وہیں لا کھڑی کر دی جاتی ہے جہاں جذبات بھڑکیں، عقل خاموش ہو جائے، اور ووٹ کی فصل تیار ہونے لگے۔۔ اکثر شہروں میں مسلمان خود انتظامیہ سے تعاون کرتے ہیں، جگہوں کا خیال رکھتے ہیں، اور کوشش کرتے ہیں کہ کسی کو پریشانی نہ ہو۔ پھر بھی اگر یہی موضوع بار بار دہرایا جائے، تو سوال اٹھتا ہے کہ آخر اس تکرار کا مقصد کیا ہے؟ کبھی کبھی ایک جملہ صرف جملہ نہیں ہوتا، ایک پیغام ہوتا ہے۔ اگر کسی ایک طبقے کو بار بار نشانہ بنا کر سیاسی جملے کہے جائیں، تو خاموشی بھی کبھی سوال بن جاتی ہے۔ ملک صرف سڑکوں سے نہیں چلتے، دلوں سے بھی چلتے ہیں۔ اور دل اس وقت ٹوٹتے ہیں جب ایک شہری کو بار بار یہ احساس دلایا جائے کہ وہ شک کے دائرے میں کھڑا ہے۔ ایک ریاست کے سربراہ کا کام خوف پیدا کرنا نہیں بلکہ عوام میں باہمی اعتماد پیدا کرنا ہے۔ ہندوستان کی خوبصورتی ہمیشہ اس کی گنگا جمنی تہذیب رہی ہے۔ یہاں مندر کی گھنٹی بھی بجتی ہے اور اذان بھی بلند ہوتی ہے۔ یہاں جلوس بھی نکلتے ہیں اور عید کی نمازیں بھی ادا ہوتی ہیں۔ اصل ہندوستان وہ ہے جہاں اختلاف کے باوجود نفرت نہ ہو، کثرت میں وحدت ہی ہندوستان کی عالمی شناخت ہے۔

یواے پی اے، ضمانت اور سپریم کورٹ کی خود اصلاح

سنجے ہیگڑے

اس سال جنوری میں سپریم کورٹ نے عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی تھیں۔ سنی میں اسی عدالت نے سید افتخار اندرابی کو ضمانت دے دی۔ دونوں معاملات میں غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام قانون (یو اے پی اے) کے تحت مقدمات قائم تھے۔ دونوں افراد پانچ برس سے زیادہ عرصے سے مقدمے کے فیصلے کا انتظار کرتے ہوئے جیل میں رہ چکے تھے۔ ایک ہی قانون، ایک جیسی طویل حراست لیکن عدالتی تشریح مختلف۔ ان چند مہینوں کے دوران سامنے آنے والی تبدیلی اس بات کی مثال ہے کہ عدالتیں بعض اوقات اپنے سابق قانونی رخ پر نظر ثانی بھی کرتی ہیں۔ اس پوری بحث کا مرکز ہائی کورٹ کے دو فیصلے ہیں۔ 2024 میں گروندر سنگھ مقدمے کے بعد صورتحال یہاں تک پہنچ گئی کہ کئی معاملات میں کے اے نجیب فیصلے کی عملی اہمیت کم ہوتی دکھائی دی۔

اسی پس منظر میں جنوری 2026 میں دہلی فساد سازش معاملہ سپریم کورٹ پہنچا۔ جسٹس اروند کمار اور جسٹس این وی انجاریا کی بنچ نے پانچ ملزمین گل شفا، شفا فاطمہ، میران حیدر، شفا الرحمٰن، سلیم خان اور شاداب احمد کو ضمانت دے دی۔ یہ افراد پانچ برس سے زیادہ عرصہ جیل میں گزار چکے تھے۔ تاہم اسی بنچ نے عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ عدالت نے انہیں سازش کے اہم کرداروں میں شمار کیا۔ عدالت نے کہا کہ مقدمہ کو ابھی کیسے کہا جا سکتا ہے کہ مکمل ہونے پا ایک سال گزرنے کے بعد دوبارہ ضمانت کی درخواست دے سکتے ہیں۔

اس فیصلے میں ایک اہم قانونی بحث یہ بھی کی گئی کہ عدالت نے کے اے نجیب فیصلے کو ایک محدود استثنا کے طور پر دیکھا، نہ کہ آئینی اصول کے طور پر۔ یوں دفعہ 43-ڈی (5) بنیادی حقوق کی ایک طرح سے معطلی کا ذریعہ بن گئی۔ چند ماہ بعد جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس اجول بھوئیاں کی بنچ کے سامنے سید افتخار اندرابی کا معاملہ آیا۔ وہ جموں و کشمیر کے پہلوار ضلع میں دہلی تحریک کے ملازم اور ایک سیاسی کارکن تھے۔ جون 2020 میں انہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر یواے پی اے اور دیگر قوانین کے تحت مقدمات قائم کیے گئے۔

مئی 2026 تک دو تقریباً چھ برس جیل میں گزار چکے تھے۔ مقدمے میں سیکڑوں گواہوں کے بیانات ابھی باقی تھے۔ ٹرائل جلد مکمل ہونے کا امکان نہیں تھا۔ عدالت نے انہیں ضمانت دے دی لیکن معاملہ صرف ایک ضمانت تک محدود نہیں رہا۔ فیصلے میں بنچ نے تفصیل سے بتایا کہ تین رکنی بنچ کے فیصلے کی قانونی اہمیت کو بعد کے کم تعداد والے عدالتی فیصلوں میں کس طرح محدود کیا گیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ کے اے نجیب فیصلہ اب بھی قابل عمل قانونی اصول ہے۔ اگر کوئی کم تعداد والی بنچ اس سے اختلاف رکھتی ہے تو اسے خود تشریح کرنے کے بجائے معاملہ بڑی بنچ کے سامنے بھیجنا چاہیے۔ عدالتی نظم و ضبط کا تقاضا یہی ہے۔

عدالت نے اس دوران سرکاری اعداد و شمار کا بھی حوالہ دیا۔ پارلیمان میں پیش معلومات کے مطابق 2019 سے 2023 کے درمیان ملک بھر میں تقریباً تین ہزار پانچ سو افراد یواے پی اے کے تحت گرفتار ہوئے جبکہ سزا پانے والوں کی تعداد صرف چند سو رہی۔ کئی علاقوں میں شرح سزا ایک فیصد سے بھی کم رہی۔ اس کے بعد عدالت نے غیر معمولی حالت گوئی کے ساتھ یہ وضاحت کی کہ کس طرح تین جوں کی بنچ کا ایک فیصلے کی قانونی حیثیت کو کم تعداد والی بنچوں کے فیصلوں کے ذریعے خاموشی سے کمزور کیا جا رہا ہے۔ فیصلے میں متعلقہ مقدمات کا نام لیا گیا۔ یہ اشارہ تھا کہ عدالت اپنے ہی فیصلوں کی تاریخ کا جائزہ لے رہی ہے۔ اس طرح یہ فیصلہ صرف ضمانت کا نہیں بلکہ عدالتی رویے کی خود اصلاح کا بھی ہے۔

اس فیصلے میں ایک اہم قانونی بحث یہ بھی کی گئی کہ عدالت نے کے اے نجیب فیصلے کو ایک محدود استثنا کے طور پر دیکھا، نہ کہ آئینی اصول کے طور پر۔ یوں دفعہ 43-ڈی (5) بنیادی حقوق کی ایک طرح سے معطلی کا ذریعہ بن گئی۔ چند ماہ بعد جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس اجول بھوئیاں کی بنچ کے سامنے سید افتخار اندرابی کا معاملہ آیا۔ وہ جموں و کشمیر کے پہلوار ضلع میں دہلی تحریک کے ملازم اور ایک سیاسی کارکن تھے۔ جون 2020 میں انہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر یواے پی اے اور دیگر قوانین کے تحت مقدمات قائم کیے گئے۔

مئی 2026 تک دو تقریباً چھ برس جیل میں گزار چکے تھے۔ مقدمے میں سیکڑوں گواہوں کے بیانات ابھی باقی تھے۔ ٹرائل جلد مکمل ہونے کا امکان نہیں تھا۔ عدالت نے انہیں ضمانت دے دی لیکن معاملہ صرف ایک ضمانت تک محدود نہیں رہا۔ فیصلے میں بنچ نے تفصیل سے بتایا کہ تین رکنی بنچ کے فیصلے کی قانونی اہمیت کو بعد کے کم تعداد والے عدالتی فیصلوں میں کس طرح محدود کیا گیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ کے اے نجیب فیصلہ اب بھی قابل عمل قانونی اصول ہے۔ اگر کوئی کم تعداد والی بنچ اس سے اختلاف رکھتی ہے تو اسے خود تشریح کرنے کے بجائے معاملہ بڑی بنچ کے سامنے بھیجنا چاہیے۔ عدالتی نظم و ضبط کا تقاضا یہی ہے۔

عدالت نے اس دوران سرکاری اعداد و شمار کا بھی حوالہ دیا۔ پارلیمان میں پیش معلومات کے مطابق 2019 سے 2023 کے درمیان ملک بھر میں تقریباً تین ہزار پانچ سو افراد یواے پی اے کے تحت گرفتار ہوئے جبکہ سزا پانے والوں کی تعداد صرف چند سو رہی۔ کئی علاقوں میں شرح سزا ایک فیصد سے بھی کم رہی۔ اس کے بعد عدالت نے غیر معمولی حالت گوئی کے ساتھ یہ وضاحت کی کہ کس طرح تین جوں کی بنچ کا ایک فیصلے کی قانونی حیثیت کو کم تعداد والی بنچوں کے فیصلوں کے ذریعے خاموشی سے کمزور کیا جا رہا ہے۔ فیصلے میں متعلقہ مقدمات کا نام لیا گیا۔ یہ اشارہ تھا کہ عدالت اپنے ہی فیصلوں کی تاریخ کا جائزہ لے رہی ہے۔ اس طرح یہ فیصلہ صرف ضمانت کا نہیں بلکہ عدالتی رویے کی خود اصلاح کا بھی ہے۔

اس فیصلے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ عدالت نے کہا کہ گروندر مقدمے میں دہلی کے لیے کی ایسی تشریح کی گئی جیسے نجیب کا فیصلہ آیا ہی نہ ہو۔ اسی طرح گلشفا فاطمہ مقدمے، جس کا فیصلہ چار ماہ پہلے آیا تھا، نے نجیب فیصلے کی اہمیت کو تقریباً ایک حاشیے تک محدود کر دیا۔ عدالت کی دلیل بالکل واضح تھی۔ نجیب کا فیصلہ قانون تھا۔ یہ تین جوں کی بنچ نے دیا تھا۔ اس لیے چھوٹی بنچوں پر اس کی پیروی لازم تھی۔ اگر وہ اس سے اتفاق نہیں کرتیں تو جواباً اور قانونی راستہ یہ تھا کہ معاملہ بڑی بنچ کو بھیجا جاتا۔ نجیب فیصلے کو غیر کے کا تاثر دیتے ہوئے درحقیقت اس کی نئی تشریح کر دینا عدالتی نظم وضبط نہیں تھا، بلکہ کچھ اور تھا۔

اس کے بعد جوں نے ایک اور غیر معمولی قدم اٹھایا۔ انہوں نے اعداد و شمار کا جائزہ لیا۔ دسمبر 2025 میں وزارت داخلہ کے وزیر مملکت نے لوک سبھا میں بھی اعداد و شمار پیش کیے تھے۔ ملک بھر میں 2019 سے 2023 کے درمیان یواے پی اے کے تحت تقریباً 10 ہزار 500 افراد گرفتار کیے گئے، جبکہ صرف 335 افراد کو سزا سنائی گئی۔ سزا کی شرح دو سے چھ فیصد کے درمیان رہی۔ جموں وکشمیر میں یہ شرح ایک فیصد سے بھی کم تھی۔ یعنی 100 میں سے 99 معاملات میں انجام بریت کی صورت میں نکلا۔ جوں نے پھر وہ بنیادی سوال اٹھایا جو سب سے زیادہ اہم تھا۔ جب ایسے اعداد و شمار عدالت کے سامنے موجود ہوں تو کیا صرف سنگین الزامات کی بنیاد پر اندرابی جیسے شخص کو برسوں جیل میں رکھا جا سکتا ہے؟ عدالت نے اس سوال کا جواب انہیں ضمانت دے کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ وہ اپنا پاسپورٹ جمع کرائیں، ہر پندرہ دن میں ایک بار ہندوارہ پولیس اسٹیشن میں حاضری دیں، مقدمے میں تعاون کریں اور گواہوں پر کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالیں۔

فیصلے کے اختتام میں ایک ایسا پہلو بھی تھا جس نے اسے مزید اہم بنا دیا۔ جسٹس بھوئیاں نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ اس حکم کی تیاری میں ان کی ساتھی جج جسٹس ناگرتنا کی قیمتی آرا شامل تھیں۔ ایک عدالت میں جہاں باہمی اختلاف کم دیکھنے کو ملتا ہے، یہ جملہ خاص اہمیت رکھتا تھا۔ تو اس پوری بحث سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اس سے دو اہم اصول سامنے آتے ہیں۔ پہلا یہ کہ آئین صرف ایک نعرہ نہیں ہے۔ آرٹیکل 21 کسی قانون کے اوپر الگ سے معلق نہیں رہتا، بلکہ وہ اس کے اندر شامل ہوتا ہے۔ یواے پی اے کی دفعہ 43-ڈی (5) فوری اور منصفانہ ٹرائل کے حق کو ختم نہیں کرتی، بلکہ اس کی تشریح آرٹیکل 21 کے ساتھ کی جانی چاہیے۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ عدالتی نظم وضبط کی ایک واضح سمت ہوتی ہے۔ دو ججوں کی بنچ خاموشی کے ساتھ اس اصول کو تبدیل نہیں کر سکتی جسے تین ججوں کی بنچ طے کر چکی ہو۔ اختلاف کے درست راستہ یہ ہے کہ کھل کر اختلاف ظاہر کیا جائے اور معاملہ بڑی بنچ کو بھیجا جائے۔ مناسب طریقہ یہ نہیں کہ پرانے فیصلے کا حوالہ دیا جائے اور نئے فیصلے کو ایک غیر معمولی استثنا عنوان اندر کر دیا جائے۔ عمر خالد اور شرجیل امام کے مقدمات اب بھی یواے پی اے کے تحت ضمانت کے قانونی معیار سے متعلق بڑی بحث کے مرکز میں ہیں۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے سے جڑے اہم قانونی سوالات بڑی بنچ کو بھیج دیے ہیں، جہاں اس بات پر مزید وضاحت ہو سکتی ہے کہ دہشت اور سنگین جرائم اور شخصی آزادی کے آئینی حق کے درمیان توازن کس طرح قائم کیا جائے۔ جنوری سے مئی تک سامنے آنے والی عدالتی بحث نے کم از کم یہ ضرور دکھایا ہے کہ عدالتیں وقت کے ساتھ اپنے قانونی اصولوں اور تشریحات پر دوبارہ غور بھی کرتی ہیں اور اداروں کو اپنی ارتقا کا عمل اسی طرح آگے بڑھاتے ہیں۔

☆☆☆

کسی بھی طبقہ کو ظلم کا تصور مت ہونے دیجئے!

محمد قاسم ٹانڈوی

حالیہ پانچ ریاستوں میں ہونے والے انتخابات اور وہاں کے تجربات کن نتائج سامنے آنے کے بعد بھی پانچوں ریاستوں میں سیکولر تشکیل پا چکی ہیں، مالدا کیا وقت بالخصوص ٹمل ناڈو میں ایک عملی مسئلہ ہے وہاں ایم جی آر کی جاری ہے اور ٹمل کی حکمت عملی ہے وہاں کا برا آدمی اسی مطلع بھی جلدی صاف و شفاف ہو گیا اور پھر ٹمل ناڈو جہاں جس پارٹی نے جتنی محنت کی اور عوام کو سمجھا کر اپنے حق میں ووٹ پڑ ملا دیا، وہاں اس پارٹی کے زیر اہتمام حکومتوں کا قیام عمل میں آچکا ہے اور وزیر اعلیٰ کے مناسب سے لے کر بھی پانچوں ریاستوں میں کابینہ کی تقرری ہو چکی ہے جدید تشکیل شدہ سکھر ہی کے ساتھ ہی ملک ہندوستان کا تشخص جغرافیائی اعتبار سے مزید نمایاں رنگ اور سیاسی مستقبل کے لحاظ سے ملک کو ایک خاص نظریے اور مذہبی سوچ میں ڈھالنے والی جماعت کے زیر اثر اقتدار قبضہ میں جا چکا ہے۔

ویسے تو ہمارے اس ملک کو دنیا کی سب سے بڑی اور فعال و مضبوط جمہوریت سے منسوب کیا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ: یہاں ہر شخص کو اپنے مذہب پر عمل کی آزادی اور اپنے حقوق و مطالبات کے لیے آواز بلند کرنے کا پورا اختیار ہے، مگر جب ہم جیسے باشعور اہم اور سیاست کی معمولی شد بد رکھنے والوں کی نگاہیں ملکی حالات خاص کر مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے مسائل و امور کی طرف جاتی ہے تو دل دھک سے رہ جاتا ہے اور پھر ذہن و دماغ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ: کیا ہم مسلمان واقعی دنیا کی سب سے بڑی اور فعال و مضبوط جمہوریت میں رہ رہے ہیں؟ اور کیا ایسے ہی عالم و دیانداری اور نا انصافی پر مبنی حالات دیکھنے یا دن بدن جو اندوہ ناک و شرمناک واقعات و معاملات پیش آنے کے بعد مسلسل برداشت کئے جا رہے ہیں، کیا انہیں کو دیکھنے کے لیے ہمارے اکابر و بزرگ حضرات کی طرف سے اس ملک سے انگریزوں کو بھگایا گیا تھا اور سرزمین ہندکو ان کے وجود سے پاک کرنے اور ملک کو ان کے چنگل سے چھڑانے کے لیے ایک لمبے عرصے تک کوششیں کی گئی تھیں؟ کیا آزادی کے متوالوں نے ایسی ہی ہندوستان کا خواب دیکھا تھا، جہاں اولی دربے کی سرکاری ذمہ داری نبھانے والا آدمی بھی رنگ و نسل کو دیکھ کر فیصلہ لیتا ہو؟ اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے باشندگان ملک کو اپنی شب و روز کی محنت و کاوش اور جہد پہنانے والی ملی مقدس ہستیوں اور قابل احترام شخصیات نے آج کے موجودہ حالات: جن کو مذہبی جنون میں غرق نفرتی ٹولے اور فرقہ وشدد کی بھینٹ کرنے اور موقع بہ موقع انتہا پسندی کا مظاہرہ کرنے والوں کی طرف سے بدسے بدتر بنا دئے گئے ہیں، یہ جنونی ٹولہ قانون کو بالائے طاق رکھ کر یہی تو خفتہ گائے کے نام پر مسلم نوجوانوں کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے اور کہیں لو جہاد کے بے ہودہ نعرے کا سہارا لے کر اور فضول مذہبی باتوں کو بحث و اختلاف کا مدعا بنا کر کہ کاش دیہات سے شہر کی طرف کوچ کرنے اور دور دراز سے روزی روٹی کی تلاش میں آنے والوں اور اپنے اہل خانہ سے دور ذمہ داریوں کا بوجھ ڈھونے والوں کو اپنی ہوس و نفرت کا نشانہ بناتا ہے: تو کیا آج کے ان بدترین حالات میں کسی بھی شریف و معزز شہری کا خود کو آزاد و جمہوری ملک کا باشندہ کہلانا یا آزادی کی فضا میں رہ کر دور غلامی میں سانسیں لینا اور انگریزوں کے ماتحت رہ کر زندگی گزارنے جیسی یادیں تازہ نہیں کر رہے ہیں؟؟؟

کل تک جو ترنگوں ٹولہ مٹھی بھر کہلاتا تھا؛ مگر اب اس کی تعداد میں روز بہ روز اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے، اب اس ٹولہ کی حرکات و سکنات اور انتہا پسندی کو فروغ دینے والوں کی طرف سے حالات ایسے بنائے گئے ہیں، جس کی بنیاد پر عام شہریوں کا ملک کے آئین اور یہاں کے دستور سے اعتماد و یقین اٹھتا جا رہا ہے، اب عام شہری اپنے اوپر موجودہ حالات کا مشاہدہ کر نے ہی جو بھی حوالہ نظروں کے ساتھ حالات کا مشاہدہ کر نے ہی میں عافیت و سلامتی تصور کئے ہوئے ہیں؛ کیسں کہ وہ جانتا ہے کہ سسٹم سے لڑنے یا اس کے خلاف آواز بلند کرنے سے خود سسٹم پر یا اس کو اپنی مرضی سے استعمال کرنے والی لابی پر تو کوئی اثر ہونے والا نہیں، اور الٹے سوال کھڑا کرنے پر یا جرأت و ہمت کا مظاہرہ کرنے پر ہمیں کی تیمت چکانی پڑ جائے گی؟

آج ملک کی جو ریاستیں زعفرانی رنگ میں رنگی ہوئی ہیں یا جہاں جہاں ڈبل انجن کی سرکار ہے، وہاں وہاں بلڈوزر کارروائی تیزی سے انجام دی جا رہی ہے اور اس اندھادی کارروائی میں زیادہ تر نشانے پر یا تو مسلمانوں کے مکانات دوکانیں ہیں یا ان کے فریز کر دیا گیا۔ عدالت نے کہا کہ گروند مقدمے میں دہلی کے ملازم اور ایک مسلم خاتون کے ملازم اور ایک سیاسی کارکن تھے۔ جون 2020 میں انہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر یواے پی اے اور دیگر قوانین کے تحت مقدمات قائم کیے گئے۔

مئی 2026 تک دو تقریباً چھ برس جیل میں گزار چکے تھے۔ مقدمے میں سیکڑوں گواہوں کے بیانات ابھی باقی تھے۔ ٹرائل جلد مکمل ہونے کا امکان نہیں تھا۔ عدالت نے انہیں ضمانت دے دی لیکن معاملہ صرف ایک ضمانت تک محدود نہیں رہا۔ فیصلے میں بنچ نے تفصیل سے بتایا کہ تین رکنی بنچ کے فیصلے کی قانونی اہمیت کو بعد کے کم تعداد والے عدالتی فیصلوں میں کس طرح محدود کیا گیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ کے اے نجیب فیصلہ اب بھی قابل عمل قانونی اصول ہے۔ اگر کوئی کم تعداد والی بنچ اس سے اختلاف رکھتی ہے تو اسے خود تشریح کرنے کے بجائے معاملہ بڑی بنچ کے سامنے بھیجنا چاہیے۔ عدالتی نظم و ضبط کا تقاضا یہی ہے۔

عدالت نے اس دوران سرکاری اعداد و شمار کا بھی حوالہ دیا۔ پارلیمان میں پیش معلومات کے مطابق 2019 سے 2023 کے درمیان ملک بھر میں تقریباً تین ہزار پانچ سو افراد یواے پی اے کے تحت گرفتار ہوئے جبکہ سزا پانے والوں کی تعداد صرف چند سو رہی۔ کئی علاقوں میں شرح سزا ایک فیصد سے بھی کم رہی۔ اس کے بعد عدالت نے غیر معمولی حالت گوئی کے ساتھ یہ وضاحت کی کہ کس طرح تین جوں کی بنچ کا ایک فیصلے کی قانونی حیثیت کو کم تعداد والی بنچوں کے فیصلوں کے ذریعے خاموشی سے کمزور کیا جا رہا ہے۔ فیصلے میں متعلقہ مقدمات کا نام لیا گیا۔ یہ اشارہ تھا کہ عدالت اپنے ہی فیصلوں کی تاریخ کا جائزہ لے رہی ہے۔ اس طرح یہ فیصلہ صرف ضمانت کا نہیں بلکہ عدالتی رویے کی خود اصلاح کا بھی ہے۔

اس فیصلے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ عدالت نے کہا کہ گروند مقدمے میں دہلی کے لیے کی ایسی تشریح کی گئی جیسے نجیب کا فیصلہ آیا ہی نہ ہو۔ اسی طرح گلشفا فاطمہ مقدمے، جس کا فیصلہ چار ماہ پہلے آیا تھا، نے نجیب فیصلے کی اہمیت کو تقریباً ایک حاشیے تک محدود کر دیا۔ عدالت کی دلیل بالکل واضح تھی۔ نجیب کا فیصلہ قانون تھا۔ یہ تین جوں کی بنچ نے دیا تھا۔ اس لیے چھوٹی بنچوں پر اس کی پیروی لازم تھی۔ اگر وہ اس سے اتفاق نہیں کرتیں تو جواباً اور قانونی راستہ یہ تھا کہ معاملہ بڑی بنچ کو بھیجا جاتا۔ نجیب فیصلے کو غیر کے کا تاثر دیتے ہوئے درحقیقت اس کی نئی تشریح کر دینا عدالتی نظم وضبط نہیں تھا، بلکہ کچھ اور تھا۔

اس کے بعد جوں نے ایک اور غیر معمولی قدم اٹھایا۔ انہوں نے اعداد و شمار کا جائزہ لیا۔ دسمبر 2025 میں وزارت داخلہ کے وزیر مملکت نے لوک سبھا میں بھی اعداد و شمار پیش کیے تھے۔ ملک بھر میں 2019 سے 2023 کے درمیان یواے پی اے کے تحت تقریباً 10 ہزار 500 افراد گرفتار کیے گئے، جبکہ صرف 335 افراد کو سزا سنائی گئی۔ سزا کی شرح دو سے چھ فیصد کے درمیان رہی۔ جموں وکشمیر میں یہ شرح ایک فیصد سے بھی کم تھی۔ یعنی 100 میں سے 99 معاملات میں انجام بریت کی صورت میں نکلا۔ جوں نے پھر وہ بنیادی سوال اٹھایا جو سب سے زیادہ اہم تھا۔ جب ایسے اعداد و شمار عدالت کے سامنے موجود ہوں تو کیا صرف سنگین الزامات کی بنیاد پر اندرابی جیسے شخص کو برسوں جیل میں رکھا جا سکتا ہے؟ عدالت نے اس سوال کا جواب انہیں ضمانت دے کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ وہ اپنا پاسپورٹ جمع کرائیں، ہر پندرہ دن میں ایک بار ہندوارہ پولیس اسٹیشن میں حاضری دیں، مقدمے میں تعاون کریں اور گواہوں پر کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالیں۔

فیصلے کے اختتام میں ایک ایسا پہلو بھی تھا جس نے اسے مزید اہم بنا دیا۔ جسٹس بھوئیاں نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ اس حکم کی تیاری میں ان کی ساتھی جج جسٹس ناگرتنا کی قیمتی آرا شامل تھیں۔ ایک عدالت میں جہاں باہمی اختلاف کم دیکھنے کو ملتا ہے، یہ جملہ خاص اہمیت رکھتا تھا۔ تو اس پوری بحث سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اس سے دو اہم اصول سامنے آتے ہیں۔ پہلا یہ کہ آئین صرف ایک نعرہ نہیں ہے۔ آرٹیکل 21 کسی قانون کے اوپر الگ سے معلق نہیں رہتا، بلکہ وہ اس کے اندر شامل ہوتا ہے۔ یواے پی اے کی دفعہ 43-ڈی (5) فوری اور منصفانہ ٹرائل کے حق کو ختم نہیں کرتی، بلکہ اس کی تشریح آرٹیکل 21 کے ساتھ کی جانی چاہیے۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ عدالتی نظم وضبط کی ایک واضح سمت ہوتی ہے۔ دو ججوں کی بنچ خاموشی کے ساتھ اس اصول کو تبدیل نہیں کر سکتی جسے تین ججوں کی بنچ طے کر چکی ہو۔ اختلاف کے درست راستہ یہ ہے کہ کھل کر اختلاف ظاہر کیا جائے اور معاملہ بڑی بنچ کو بھیجا جائے۔ مناسب طریقہ یہ نہیں کہ پرانے فیصلے کا حوالہ دیا جائے اور نئے فیصلے کو ایک غیر معمولی استثنا عنوان کر نظر اندر کر دیا جائے۔ عمر خالد اور شرجیل امام کے مقدمات اب بھی یواے پی اے کے تحت ضمانت کے قانونی معیار سے متعلق بڑی بحث کے مرکز میں ہیں۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے سے جڑے اہم قانونی سوالات بڑی بنچ کو بھیج دیے ہیں، جہاں اس بات پر مزید وضاحت ہو سکتی ہے کہ دہشت اور سنگین جرائم اور شخصی آزادی کے آئینی حق کے درمیان توازن کس طرح قائم کیا جائے۔ جنوری سے مئی تک سامنے آنے والی عدالتی بحث نے کم از کم یہ ضرور دکھایا ہے کہ عدالتیں وقت کے ساتھ اپنے قانونی اصولوں اور تشریحات پر دوبارہ غور بھی کرتی ہیں اور اداروں کو اپنی ارتقا کا عمل اسی طرح آگے بڑھاتے ہیں۔

☆☆☆

کمال مولا مسجد مقدمہ

آئی پی ایس ایم ڈبلیو انصاری، (ریٹائرڈ ڈی جی)

مدھیہ پردیش کے تاریخی شہر دھار میں واقع کمال مولا مسجد، جسے آج "بھوج شالہ تنازع" کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے، محض ایک عبادت گاہ کا مسئلہ نہیں بلکہ ہندوستان میں تاریخی ورثے، آئینی مساوات اور مذہبی آزادی کے مستقبل سے جڑا ہوا ایک نہایت حساس معاملہ بنا ہے اور رہے گا۔ حالیہ عدالتی فیصلے کے بعد یہ مسئلہ ایک بار پھر قومی بحث کا موضوع ہے اور ملک کے کروڑوں امن پسند انسانوں میں تشویش اور غم کا ماحول ہے۔ اسلامی تعلیمات اور فقہی اصولوں کے مطابق جب کوئی جگہ ایک مرتبہ مسجد کے طور پر وقف کر دی جاتی ہے تو وہ محض ایک عمارت یا زمین کا ٹکڑا نہیں رہتی بلکہ "وقفِ الٰہی"

ہندوستانی خواتین: تعلیم اور معاشی شرکت کے تناظر میں
ایک سماجیاتی مطالعہ (NEP 2020 کے حوالے سے)

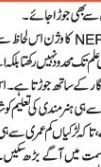

پروفیسر عذرا عابدی
صدر، شعبۂ سماجیات
جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، بھارت

ہندوستانی معاشرہ ایک پیچیدہ اور کثیر الجہتی سماجی ڈھانچہ پیش کرتا ہے جس میں صنفی تعلقات، طبقاتی تفاوت، علاقائی ناہمواری اور ثقافتی تنوع ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ اس تناظر میں خواتین کی تعلیم اور معاشی شرکت کو سمجھنا نہایت اہم ہے کیونکہ یہی دو عوامل خواتین کی سماجی حیثیت، خودمختاری اور بااختیاریت کے بنیادی ستون تصور کیے جاتے ہیں۔ جدید ہندوستان میں ریاستی پالیسیوں، بالخصوص نیشنل ایجوکیشن پالیسی (NEP 2020) نے خواتین کی شمولیت، مساوات اور بااختیاریت کو فروغ دینے کے لیے ایک جامع فریم ورک پیش کیا ہے، جس کا مقصد ایک زیادہ شامل (inclusive)، منصفانہ اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل دینا ہے۔

تعلیم کو ہمیشہ سے سماجی تبدیلی کا ایک بنیادی ذریعہ سمجھا گیا ہے، اور خواتین کے لیے یہ اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کیونکہ تعلیم نہ صرف ان کی ذاتی ترقی کو ممکن بناتی ہے بلکہ انہیں سماجی، معاشی اور سیاسی میدان میں فعال شرکت کے قابل بھی بناتی ہے۔ ہندوستان میں گزشتہ چند دہائیوں کے دوران خواتین کی تعلیمی شرح میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، اور کئی سطحوں پر خواتین نے مردوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، خاص طور پر اعلیٰ تعلیم میں داخلے کے حوالے سے۔ تاہم، اس پیش رفت کے باوجود ایک بنیادی تضاد برقرار ہے، جہاں تعلیم میں اضافہ معاشی شرکت میں اسی تناسب سے اضافہ نہیں کر سکا۔

یہ تضاد اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے۔ حالیہ لیبر سروے کے مطابق ہندوستان میں مردوں کی لیبر فورس شرکت تقریباً 77 فیصد ہے جبکہ خواتین کی شرکت صرف تقریباً 34 فیصد کے قریب ہے۔ یہ فرق اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ تعلیم کے باوجود خواتین کو معاشی میدان میں مکمل شرکت کے مواقع حاصل نہیں ہو پاتے۔ مزید برآں، 182017 میں خواتین کی لیبر فورس شرکت 23.3 فیصد تک گر گئی تھی، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ معاشی ترقی کے باوجود خواتین کی شرکت میں مستقل مزاحمتی رجحان رہی۔

یہاں NEP 2020 کی اہمیت سامنے آتی ہے، جو نہ صرف تعلیم کو فروغ دینے بلکہ اسے صنفی مساوات اور شمولیت کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرتی ہے۔ NEP 2020 کا ایک بنیادی مقصد یہ ہے کہ تعلیم کو ایک ایسا ذریعہ بنایا جائے جو صنفی فرق کو کم کرے اور خواتین کو بااختیار بنائے۔ اس پالیسی میں "Gender Inclusion Fund" جیسے اقدامات شامل ہیں، جن کا مقصد پسماندہ اور محروم طبقات، خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم کو فروغ دینا ہے۔ اس کے علاوہ، NEP 2020 نے کثیر الشعبہ (multidisciplinary) تعلیم، ہنرمندی (skill development) اور پیشہ ورانہ تربیت (vocational education) پر بھی زور دیا ہے تاکہ خواتین کو صرف تعلیم تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں روزگار کے مواقع سے بھی جوڑا جائے۔

NEP 2020 کا وژن اس لحاظ سے منفرد ہے کہ یہ تعلیم کو محض نصابی علم تک محدود نہیں رکھتا بلکہ اسے عملی زندگی، مہارتوں اور روزگار کے ساتھ جوڑتا ہے۔ اس پالیسی کے تحت ابتدائی سطح سے ہی ہنرمندی کی تعلیم کو شامل کرنے کی تجویز دی گئی ہے، تاکہ لڑکیاں کم عمری سے ہی معاشی طور پر خودمختار بننے کی سمت میں آگے بڑھ سکیں۔ ماہرین کے مطابق اگر اس پالیسی کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا جائے تو یہ خواتین کی لیبر فورس میں شرکت کو بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ بن سکتی ہے۔

تاہم، ایک تنقیدی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو صرف پالیسی بنانا کافی نہیں ہوتا، بلکہ اس کے نفاذ (implementation) میں درپیش مسائل کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔ ہندوستان میں تعلیم اور روزگار کے درمیان ایک واضح خلا (gap) موجود ہے، جس کی کئی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ سماجی و ثقافتی رکاوٹیں ہیں، جہاں خواتین کو روایتی کرداروں تک محدود رکھا جاتا ہے۔ دوسری اہم وجہ روزگار کے مواقع کی نوعیت ہے، جہاں خواتین کو زیادہ تر غیر رسمی اور کم اجرت والے شعبوں تک محدود رکھا جاتا ہے۔ تیسری وجہ تحفظ (safety) اور سہولیات کی کمی ہے، جو خواتین کی نقل و حرکت اور کام کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔

اعداد و شمار یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اگرچہ خواتین کی لیبر فورس شرکت میں حالیہ برسوں میں کچھ اضافہ ہوا ہے، لیکن اس میں سے بڑی تعداد غیر اجرتی یا کم اجرتی کاموں پر مشتمل ہے، جیسے گھریلو صنعت یا خاندانی کاروبار میں مدد۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خواتین کی معاشی شرکت کو محض مقداری (quantitative) لحاظ سے نہیں بلکہ معیاری (qualitative) لحاظ سے بھی جانچنا ضروری ہے۔

> تعلیم کو ہمیشہ سے سماجی تبدیلی کا ایک بنیادی ذریعہ سمجھا گیا ہے، اور خواتین کے لیے یہ اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کیونکہ تعلیم نہ صرف ان کی ذاتی ترقی کو ممکن بناتی ہے بلکہ انہیں سماجی، معاشی اور سیاسی میدان میں فعال شرکت کے قابل بھی بناتی ہے۔

NEP 2020 کے تناظر میں "شمولیت" (inclusion) کا تصور نہایت اہم ہے۔ اس پالیسی کا مقصد صرف تعلیم تک رسائی فراہم کرنا نہیں بلکہ یہ یقینی بنانا ہے کہ ہر طبقے، خصوصاً خواتین، دیہی علاقوں کی لڑکیاں، اور اقلیتی برادریوں کی خواتین تعلیم کے ذریعے ترقی کے مواقع حاصل کر سکیں۔ اس کے لیے ریاست نے مختلف اقدامات کیے ہیں، جیسے اسکالرشپس، رہائشی سہولیات، اور ڈیجیٹل تعلیم کو فروغ دینا۔ تاہم، ڈیجیٹل تقسیم (digital divide) اب بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے، کیونکہ دیہی علاقوں میں خواتین کو انٹرنیٹ اور ٹیکنالوجی تک محدود رسائی حاصل ہے۔

معاشی شرکت کے حوالے سے بھی ریاست نے مختلف اسکیمیں متعارف کرائی ہیں، جیسے سیلف ہیلپ گروپس (SHGs)، اسکل ڈیولپمنٹ پروگرامز، اور مائیکرو فنانس اسکیمیں، جن کا مقصد خواتین کو معاشی طور پر خودمختار بنانا ہے۔ ان اقدامات کے نتیجے میں کچھ مثبت تبدیلیاں بھی دیکھنے میں آئی ہیں، خاص طور پر دیہی علاقوں میں خواتین کی شرکت میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، یہ اضافہ اکثر مجبوری کے تحت ہوتا ہے، جیسے معاشی دباؤ یا گھریلو آمدنی میں کمی، نہ کہ حقیقی بااختیاریت کے نتیجے میں۔

سماجیاتی نظریات کے تناظر میں دیکھا جائے تو خواتین کی تعلیم اور معاشی شرکت کے درمیان تعلق ایک پیچیدہ عمل ہے۔ "U-shaped hypothesis" کے مطابق ابتدائی سطح پر تعلیم میں اضافہ خواتین کی لیبر فورس شرکت کو کم کر سکتا ہے، لیکن اعلیٰ تعلیم کے بعد یہ شرح دوبارہ بڑھ جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف تعلیم کافی نہیں بلکہ معیاری روزگار کے مواقع اور سماجی تبدیلی بھی ضروری ہیں۔

مزید برآں، حالیہ مطالعات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین کی تعلیم میں اضافہ ہونے کے باوجود ان کی پیشہ ورانہ میدان میں نمائندگی کم ہے، خاص طور پر اعلیٰ عہدوں اور تکنیکی شعبوں میں۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تعلیم اور روزگار کے درمیان موجود خلا کو پر کرنے کے لیے مزید جامع اقدامات کی ضرورت ہے۔

اختتامیہ کے طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں خواتین کی تعلیم اور معاشی شرکت ایک متضاد مگر امید افزا تصویر پیش کرتی ہے۔ ایک طرف NEP 2020 جیسے اقدامات خواتین کی شمولیت، مساوات اور بااختیاریت کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں، جبکہ دوسری طرف سماجی، ثقافتی اور ساختی رکاوٹیں اس عمل کو محدود کرتی ہیں۔ اعداد و شمار واضح کرتے ہیں کہ تعلیم میں اضافہ ضرور ہوا ہے، لیکن اس کا مکمل اثر معاشی شرکت میں نظر نہیں آتا۔

لہٰذا، ایک مؤثر حکمت عملی کے لیے ضروری ہے کہ:
تعلیم کو روزگار سے جوڑا جائے
خواتین کے لیے مخصوص اور سازگار کام کا ماحول فراہم کیا جائے
ہنرمندی اور پیشہ ورانہ تربیت کو فروغ دیا جائے
اور سماجی رویوں میں تبدیلی لائی جائے

اسی صورت میں NEP 2020 کا وژن، جو ایک شامل، منصفانہ اور بااختیار معاشرے کی تشکیل پر مبنی ہے، حقیقت کا روپ دھار سکتا ہے، اور خواتین نہ صرف تعلیم یافتہ بلکہ معاشی طور پر بھی خودمختار اور فعال شہری بن سکیں گی۔

7065184156

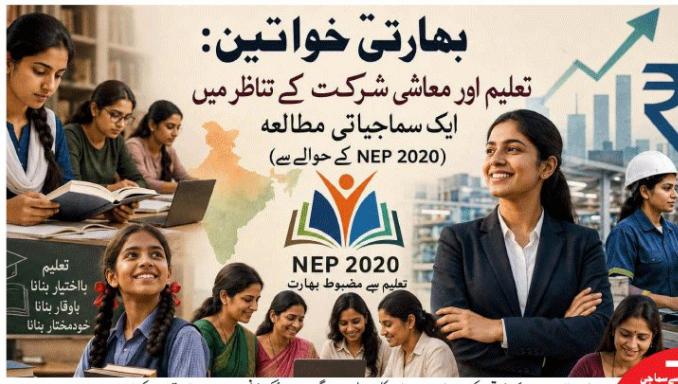

کاروان حج اور خواتین ہند: کیا یہ تاریخ کی کوئی نئی کروٹ ہے؟

ابوعبداللہ احمد

نئی دہلی سے ہفتہ، 18 اپریل کو عازمین حج کا پہلا قافلہ سعودی عرب کے لیے روانہ ہوا تو ہمارے قومی میڈیا نے یہ خبر بھی دی کہ اس بار 446,5 مسلم خواتین بغیر محرم کے حج کا سفر کریں گی اور اس زمرے میں کیرالا ایک بار پھر سرخیر ست ہے جہاں کے 477,4 خواتین شامل ہیں۔ اس زمرے میں یہ خواتین کی 2018 سے اب تک کا سب سے بڑا قافلہ ہے، جب پہلی بار 45 سال یا اس سے زیادہ عمری خواتین کو بنا کسی محرم کے جانا چاہتی ہیں مگر ان کے ساتھ کوئی مرد محرم موجود نہیں اور ان کا مسلک اس کی اجازت دیتا ہے، چار یا اس سے زیادہ کے گروپ میں سفر کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس سال مجموعی طور پر 025,75 ہندستانیوں کے حج کا سفر کرنے کی توقع ہے۔

حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے جس کی ادائیگی ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ تاہم خواتین کے سفر پر نکلنے کے تعلق سے محرم کی شرط طویل عرصے سے فقہی اور سماجی بحث کا موضوع رہی ہے۔ اسلامی فقہ میں عورت کے طویل سفر کے لیے محرم (قریبی مرد رشتہ دار) کی موجودگی کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس کی بنیاد بعض احادیث پر ہے جن میں عورت کو تنہا سفر سے منع کیا گیا۔ اس حکم کا بنیادی مقصد عورت کی حفاظت، عزت اور سماجی تحفظ کو یقینی بنانا تھا، خاص طور پر ایسے زمانے میں جب سفر خطرات سے خالی نہ تھا۔ تاہم فقہ اسلامی کی تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ اس مسئلے میں عمل اتفاق یکسی نہیں رہا ہے۔ بعض فقہاء، خصوصاً شافعی اور مالکی مسالک کے علماء و فقہا کی رائے ہے کہ اگر راستہ محفوظ ہو اور قافلہ معتبر ہو تو عورت بغیر محرم کے بھی حج کر سکتی ہے۔ یہ رائے اس اصول پر مبنی ہے کہ شریعت کے احکام کا مقصد سہولت اور تحفظ ہے، نہ کہ غیر ضروری تنگی۔

اسلامی شریعت کا ایک بنیادی اصول ہے: یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، تنگی نہیں چاہتا)۔ اسی طرح مقاصد شریعت میں یہ کھلا ہے کہ دین کے احکام انسانی فلاح، تحفظ اور وقار کے لیے ہیں۔ آج کے دور میں جب سفر کے ذرائع محفوظ، منظم اور اجتماعی ہو چکے ہیں جہاں سرکاری نگرانی، گروپ سفر اور بین الاقوامی انتظامات موجود ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا محرم کی شرط کو اسی سختی کے ساتھ برقرار رکھنا ضروری ہے یا اس کی تعبیر حالات کے مطابق کی جا سکتی ہے؟ حکومت ہند کی جانب سے 2018 میں متعارف کرائی گئی پالیسی جس کے تحت خصوصی شرائط کے ساتھ خواتین کو بغیر محرم حج کی اجازت دی گئی، دراصل اسی اجتہادی روایت کا ایک عملی اظہار ہے۔ اس پالیسی میں خواتین کو گروپ کی شکل میں سفر کی اجازت دی گئی ہے، جو کہ محفوظ قافلے کا فقہی تصور ہے ہم آہنگ ہے۔ جس سے نہ صرف خواتین کو ایک مذہبی فرض ادا کرنے کا موقع فراہم ہوا بلکہ ان کی خودمختاری اور وقار کو بھی تقویت ملی۔ خاص طور پر وہ خواتین جو بیوہ ہیں یا جن کے پاس محرم موجود نہیں ہے، ان کے لیے یہ ایک بڑی سہولت ہے۔ حالیہ شرح کہ ہزاروں ہندوستانی مسلم خواتین بغیر محرم حج کے لیے روانہ ہو رہی ہیں، اس بحث کا ایک نئے زاویے سے دیکھنے کی دعوت دیتی ہے۔

اس پیش رفت کا ایک اہم پہلو سماجی تبدیلی بھی ہے۔ مسلم خواتین کی بڑی تعداد کا بغیر محرم حج پر جانا اس بات کی علامت ہے کہ معاشرہ بتدریج اعتماد، تعلیم اور خودمختاری کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ تبدیلی نہ صرف مذہبی عمل تک محدود ہے بلکہ خواتین کی مجموعی سماجی شرکت کو بھی تقویت دیتی ہے۔ بغیر محرم کے سفر حج پر جانے والی خواتین میں اکثریت کیرالہ کی خواتین کی ہے۔ اس کی ایک وجہ ان کا فقہی مسلک ہے۔ کیرالہ کے لوگوں کی اکثریت شافعی المسلک ہے۔ دوسری بڑی وجہ تعلیم ہے۔ کیرالہ میں شرح خواندگی 98 فیصد سے اوپر ہے اور یہاں کی مسلم خواتین ملک کی دوسری ریاستوں کی خواتین کی بہ نسبت معاشی لحاظ سے بھی بہتر، خوشحال اور پراعتماد ہیں۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس عمل کو سنجیدگی، دینی شعور اور اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ انجام دیا جائے۔ آزادی اور خودمختاری کا مطلب شریعت سے دوری نہیں بلکہ اس کے مقاصد کو بہتر طور پر سمجھنا اور اپنانا ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ اس مسئلے پر اختلاف رائے موجود ہے اور بعض علماء اب بھی بغیر محرم کی شرط کو لازم سمجھتے ہیں۔ ایسے میں ضروری ہے کہ اس اختلاف کو احترام کے ساتھ قبول کیا جائے اور کسی ایک رائے کو زبردستی مسلط نہ کیا جائے۔ ریاستی پالیسیوں کو بھی حساسیت کے ساتھ نافذ کرنا چاہیے تاکہ مذہبی جذبات مجروح نہ ہوں اور نہ ہی کسی طبقے کو یہ محسوس ہو کہ اس پر کوئی خاص تعبیر تھوپی جا رہی ہے۔ خواتین کے بغیر محرم کے حج پر جانے کا معاملہ دراصل اسلام کی اس لچک اور وسعت کی مثال ہے، جو ہر دور میں نئے حالات کے مطابق رہنمائی فراہم کرتی رہی ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ شریعت جامد نہیں بلکہ ایک زندہ نظام ہے جو اپنے بنیادی اصولوں یعنی عدل، رحمت اور مصلحت کی روشنی میں ترقی کرتا ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم جذباتی ردعمل کے بجائے علمی، متوازن اور بصیرت افروز مکالمہ کو فروغ دیں۔ خواتین کو ان کے دینی حقوق دینا، ان کی عزت و وقار کا تحفظ کرنا، اور انہیں معاشرے کا فعال حصہ بنانا ہی وہ مقاصد ہیں جو اسلام کے روح کے عین مطابق ہیں۔ یہ پیش رفت محض ایک پالیسی کی تبدیلی نہیں بلکہ ایک بڑے فکری سفر کی علامت ہے، جہاں روایت اور جدت ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ تکمیل کا ذریعہ ہیں۔

اسلام میں حج کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یہ صرف ایک عبادت نہیں بلکہ روحانی تربیت، اجتماعی شعور اور انسانی مساوات کا عملی مظہر ہے۔ آج ہندوستانی خواتین جس اعتماد، شعور اور وقار کے ساتھ اس عظیم فریضے کی ادائیگی کے لیے نکل رہی ہیں، اس تصور ماضی میں نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کا پہلا اور قابل توجہ پہلو تو یہ پہلو تو دینی فریضے کی ادائیگی کا بڑھتا شعور ہے۔ ہندوستانی مسلم خواتین میں حج کی فرضیت، اس کی روحانیت اور اس کے تقاضوں کے بارے میں آگاہی نمایاں طور پر بڑھی ہے۔ اب خواتین تابع مہمل یا بالکل محض نہیں رہیں بلکہ وہ خود حج کی تیاری، معلومات کے حصول، دستاویزی کاروائی اور دیگر انتظامات میں سرگرم کردار ادا کر رہی ہیں۔ یہ شعور اس بات کی دلیل ہے کہ دین کی صحیح سمجھ فرد کو خودمختار بنانی ہے۔ اسی کے ساتھ خواتین میں خود اعتمادی کا مظاہرہ بھی نمایاں ہے۔ قانونی اجازت کے تحت بغیر محرم حج پر جانا مشکل ایک انتہائی سہولت ہے لیکن اس سے ان میں اعتماد، حوصلہ اور قوت ارادی میں اضافہ ہوا ہے۔ سفر کے مراحل، رہائش کے انتظامات اور مناسک حج کی ادائیگی میں خواتین کی خود اعتمادی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ نہ صرف ذہنی بلکہ عملی طور پر بھی اس ذمہ داری کو نبھانے کے قابل ہیں۔

اس تبدیلی میں یقیناً حکومتی پالیسیوں کا بھی اہم کردار ہے، تاہم یہ رجحان سماجی رکاوٹوں کے خاتمے کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ روایتی معاشرتی بندشیں، جو کبھی خواتین کی نقل و حرکت اور فیصلوں میں رکاوٹ بنتی تھیں، اب بتدریج کم ہو رہی ہیں۔ خاندان اور معاشرے میں خواتین کے فیصلوں کو قبول کیا جا رہا ہے جو ایک صحت مند اور متوازن سماجی تبدیلی ہے۔ یہاں تعلیم اور آگہی کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔ دینی و عصری تعلیم نے خواتین کو خود کفیل اور باشعور بنایا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر بھی یہ پیش رفت مثبت تاثر قائم کر رہی ہے کہ مسلم خواتین نہ صرف مذہبی طور پر باشعور ہیں بلکہ سماجی اور عملی میدان میں بھی اپنی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کر رہی ہیں۔ یہ تصویر دقیانوسی تصورات کو چیلنج کرتی ہے۔ حج کی ادائیگی میں ہندوستانی خواتین، بالخصوص بغیر محرم سفر کی خواتین کا بڑھتا تناسب، ان کی دینی لگن اور خود اعتمادی کا واضح ثبوت ہے۔ یہ رجحان نہ صرف انفرادی سطح پر ایک مثبت تبدیلی کا مظہر ہے بلکہ پورے مسلم معاشرے میں ایک نئی سوچ اور بیداری کی علامت ہے۔

☆☆☆☆

اکبر الہ آبادی کی مزاحیہ شاعری: ایک جائزہ

محمد انصار ندوی

اردو شاعری کی تاریخ میں اکبر الہ آبادی کا نام ایک ایسی بلند و بالا شخصیت کے طور پر سامنے آتا ہے جس نے اپنے عہد کی سیاسی غلامی، تہذیبی شکست، اخلاقی زوال اور ذہنی انتشار کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ اپنے مخصوص طرز بیان کے ذریعے اس کو ایک زندہ ادبی دستاویز میں تبدیل کر دیا۔ اگر میر نے دردِ دل کی ترجمانی کی، غالب نے فلسفۂ حیات کے عقدے کھولے اور حالی نے اصلاحِ قوم کا علم بلند کیا تو اکبر نے طنز و مزاح کے پیرایہ میں قوم کے اجتماعی شعور کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔ ان کی شاعری ہنسی کے پردے میں گریہ ملت کی وہ داستان ہے جس میں ظرافت کی شگفتگی بھی ہے اور فکری گہرائی بھی۔

اکبر الہ آبادی کا اصل نام سید اکبر حسین رضوی تھا۔ 16 نومبر 1846 کو ضلع الہ آباد کے قصبہ "بارہ" میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم عربی و فارسی میں حاصل کی۔ انگریزی تعلیم کا بھی کچھ حصہ پایا مگر مشرقی علوم سے قلبی تعلق کبھی منقطع نہ ہوا۔ ملازمت کے سلسلہ میں عدلیہ سے وابستہ رہے اور سب جج کے عہدہ تک پہنچے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں عدالت، سیاست، تعلیم اور معاشرت کے متعلق نہایت گہرا مشاہدہ ملتا ہے۔ اکبر کا زمانہ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے نہایت نازک دور تھا۔ 1857 میں ناکام جنگِ آزادی کے بعد مسلمان سیاسی اقتدار، تہذیبی اعتماد اور معاشرتی وقار سب کچھ کھو چکے تھے۔ انگریزی تعلیم کا چرچا تھا، مغربی تہذیب کو ترقی کی علامت سمجھا جا رہا تھا اور نئی نسل اپنی روایات سے دور ہوتی جا رہی تھی۔ ایسے ماحول میں اکبر کی شاعری ایک درد مند مفکر کی صدائے احتجاج بن کر ابھری۔

اکبر کی مزاحیہ شاعری محض دل لگی نہیں بلکہ تہذیبی تنقید ہے۔ ان کے طنز میں ایک خاص طرح کی دردمندی اور اصلاحی جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ قوم پر ہنستے نہیں بلکہ قوم کو جگانے کے لئے ہنساتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار وقتی قہقہوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ ذہن و دل پر دیرپا اثر چھوڑتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

ہم ایسی کل کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

یہ شعر دراصل مغربی تعلیم کے اس اثر کی طرف اشارہ ہے جس نے نئی نسل کو اپنے بزرگوں اور روایات سے بدظن کرنا شروع کر دیا تھا۔ اکبر نے اس خطرے کو بہت پہلے محسوس کر لیا تھا۔ ان کے یہاں طنز محض لفظی کھیل نہیں بلکہ تہذیبی بصیرت کا آئینہ ہے۔ اکبر کی شاعری میں سب سے نمایاں موضوع مغربی تہذیب کی اندھی تقلید ہے۔ وہ مغربی علوم کے خلاف نہیں تھے مگر اس ذہنی غلامی کے سخت ناقد تھے جس میں اپنی تہذیبی شناخت مٹتی چلی جائے۔ ان کا مشہور شعر ہے:

قوم کے غم میں ڈنر کھاتے ہیں حکام کے ساتھ
رنج لیڈر کو بہت ہے مگر آرام کے ساتھ

یہ شعر ہندوستانی سیاست کے ایک مستقل المیے کی تصویر ہے۔ اکبر نے سیاسی رہنماؤں کی اس منافقت کو بڑی مہارت سے بے نقاب کیا ہے جو عوام کے نام پر سیاست تو کرتے ہیں مگر ان کی زندگی میں عشرت سے عبارت ہوتی ہے۔ اکبر کی شاعری کی سب سے بڑی خوبی اس کی شگفتگی ہے۔ وہ طنز کرتے ہیں مگر تہذیب کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ ان کے مزاح میں ابتذال نہیں، بلکہ ایک مہذب ذہن کی لطافت ہے۔ ان کے یہاں محاورہ اپنی پوری توانائی کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ان کا یہ شعر دیکھئے

کھینچو نہ کمانوں کو نہ تلوار نکالو
جب توپ مقابل ہو تو اخبار نکالو

یہ شعر بظاہر ایک لطیفہ معلوم ہوتا ہے مگر در حقیقت جدید دور میں صحافت اور قلم کی قوت کا ایک بلیغ اعتراف ہے۔ اکبر نے زمانے کی نبض پہچان لی تھی کہ اب جنگیں صرف میدانوں میں نہیں بلکہ افکار اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے بھی لڑی جائیں گی۔ اکبر الہ آبادی کی مزاحیہ شاعری میں عورتوں کی جدید تعلیم اور مغربی معاشرت پر بھی طنز ملتا ہے۔ ان کے بعض اشعار آج کے تناظر میں سخت محسوس ہو سکتے ہیں، لیکن اپنے زمانے کے اعتبار سے وہ تہذیبی بے راہ روی کے خوف کا اظہار تھے۔ اکبر کی اصل تشویش عورت کی تعلیم نہیں بلکہ اس تعلیم کے نتیجے میں تہذیبی اقدار کا زوال تھا۔ ان کا مشہور شعر ہے:

بے پردہ نظر آئیں جو کل چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا

یہاں اکبر اپنے عہد کے تہذیبی اضطراب کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک مغرب کی ہر چیز قابلِ تقلید نہ تھی۔

اکبر کی شاعری کی ایک اہم خصوصیت رمزیت ہے۔ وہ براہِ راست حملہ کرنے کے بجائے لطیف کنایوں سے کام لیتے ہیں۔ ان کے اشعار میں ظاہری شگفتگی کے پس منظر میں گہری معنویت پوشیدہ ہوتی ہے۔ اکبر الہ آبادی کی یہ مزاحیہ نظم پڑھنے اور عشق کرنے کے قابل جو انہوں نے "انگریزی تعلیم" کے موضوع پر کہی تھی یہ نظم خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس نظم میں انہوں نے اس طبقے پر طنز کیا ہے جو اپنی تہذیب سے بیزار اور مغرب کا دلدادہ ہو چکا تھا:

ہم کیا کہیں احباب کیا کار نمایاں کر گئے
بی اے ہوئے، نوکر ہوئے، پنشن ملی پھر مر گئے

یہی ابتدا میں کچھ دعا، آخر میں یہ صورت ہوئی
کالج سے جو نکلے دھا کو بھول کر "مر" ہو گئے
شیخ جی گھر سے نہ نکلے اور نکلے بھی تو کیا
پینے نکلے ٹوبی لے کر پاپ کو دستار لے گئے
مغرب کی تعلیم کیا تھی، ایک جادو تھا اکبر
دیکھتے ہی دیکھتے بچوں کو خود بیدار کر گئے

یہ نظم اکبر کے طنزیہ شعور کی بہترین مثال ہے۔ یہاں مزاح کے پردے میں پوری تہذیبی کشمکش سمٹ آئی ہے۔ "بی اے ہوئے، نوکر ہوئے، پنشن ملی پھر مر گئے" میں جدید تعلیم یافتہ طبقے کی بے مقصد زندگی کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے، وہ آج بھی اپنی معنویت رکھتا ہے۔ اسی طرح "ٹائر" مشرقی تہذیب کی علامت ہے جس کے نچھن جانے پر اکبر افسردہ ہیں۔ اکبر کے طنز کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ شخصی نہیں بلکہ اجتماعی ہے۔ وہ کسی فرد کو نشانہ نہیں بناتے بلکہ پورے ذہنی نظام پر ضرب لگاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں وقتی تلخی کے بجائے دائمی معنویت پیدا ہو گئی ہے۔

ادبی اعتبار سے اکبر کی زبان نہایت سادہ مگر بلیغ ہے۔ ان کے یہاں فارسی تراکیب کی شائستگی بھی ہے اور عوامی محاورہ کی برجستگی بھی۔ ان کی شاعری میں طنز ہی نہیں، بے ساختگی ہے؛ تکلف نہیں، روانی ہے؛ خطابت نہیں، دل نشینی ہے۔ اکبر کے یہاں مذہبی شعور بھی نمایاں ہے۔ وہ مذہب کو محض رسوم کا مجموعہ نہیں بلکہ تہذیبی شناخت کی بنیاد سمجھتے تھے۔ اسی لئے مغربی مادیت کے مقابلہ میں روحانیت کا دفاع کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کی شاعری میں ایک طرف ظرافت کی شگفتگی ہے تو دوسری طرف ملت کے مستقبل کا درد بھی۔

اگر اکبر الہ آبادی کی شاعری کا مجموعی جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ وہ محض مزاح نگار شاعر نہ تھے بلکہ اپنے عہد کے بڑے مفکر اور مصلح تھے۔ انہوں نے اردو شاعری کو ایک نیا اسلوب عطا کیا جس میں ہنسی اور فکر، ظرافت اور بصیرت، شگفتگی اور سنجیدگی ایک دوسرے سے ہم آغوش دکھائی دیتے ہیں۔

آج جب ہم اپنے گرد تہذیبی انتشار، سیاسی منافقت، تعلیمی بحران اور فکری بے سمتی کا مشاہدہ کرتے ہیں تو اکبر کی شاعری پہلے سے زیادہ زندہ محسوس ہوتی ہے۔ ان کے اشعار گویا آج کے معاشرہ کی تصویر معلوم ہوتے ہیں۔ یہی کسی بڑے شاعر کی علامت ہے کہ اس کی آواز زمان و مکان کی قید سے آزاد ہو جائے۔ آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اکبر الہ آبادی نے اردو ادب میں مزاح کو محض تفریح کا وسیلہ نہیں رہنے دیا بلکہ اسے فکر و اصلاح کی ایک موثر قوت بنا دیا۔ ان کی شاعری میں قوم کا درد بھی ہے، تہذیب کا شعور بھی، دین کی حرارت بھی اور ادب کی لطافت بھی۔ انہوں نے قہقہوں میں آنسو چھپائے اور ظرافت میں حکمت کے موتی پروئے۔ ان کا کلام اردو ادب کا وہ درخشاں سرمایہ ہے جو ہر دور میں اہلِ ذوق کو دعوتِ فکر دیتا رہے گا۔ بقول اکبر:

دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں
بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

یہ شعر دراصل اکبر کی پوری زندگی اور ان کی فکری عظمت کا آئینہ ہے۔ انہوں نے زمانے کو دیکھا، سمجھا، اس پر ہنسے بھی، مگر اس کی اندھی تقلید میں کبھی اپنی شناخت گم نہ ہونے دی۔ یہی ان کی شاعری کی اصل روح ہے، اور یہی ان کی ذہنی عظمت کا راز بھی۔

چندر سین پور۔ مدھوبنی
رابطہ نمبر: 8877174244

☆☆☆☆☆

ایک سال میں 'اسمارٹ بارڈر پروجیکٹ'، دراندازی مکمل ختم کرنے کا عزم

امت شاہ کا اعلان: نکسل ازم کے بعد اب دراندازی کے خاتمے کی باری، بی ایس ایف کو نئی حکمت عملی اپنانے کی ہدایت

نئی دہلی، (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا ہے کہ حکومت دراندازی پر روک لگانے کے لیے اگلے ایک برس میں ڈرون، راڈار جدید کیمروں اور ٹیکنالوجیز سے لیس اسمارٹ بارڈر پروجیکٹ لاکر ایک ناقابل تسخیر بارڈر گرڈ بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا اندرونی سکیورٹی کا وژن مسائل کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہے اور نکسلی انتہاپسندی کے بعد اب دراندازی کو پوری طرح ختم کیا جائے گا۔ وزیر داخلہ نے سرحدی سکیورٹی کو علاقائی ذمہ داری (ٹیریٹوریل ریسپانسیبلٹی) قرار دیتے ہوئے تربیوہ، آسام اور مغربی بنگال میں بارڈر سکیورٹی فورس (بی ایس ایف) کو مشترکہ انتظامیہ، پولیس تھانوں، پنچایتوں اور پنڈاریوں کے ساتھ مل کر دراندازی روکنے کی سمت میں کام کرنے کی ہدایت دی۔ مسٹر شاہ جموں کو یہاں بارڈر سکیورٹی فورس کی تقریب اعزازات اور رستم جی میموریل کپھر میں بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ اس موقع پر بارڈر سکیورٹی فورس کے ڈائریکٹر جنرل سیمت کپھر، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل جنی بیورہ، سکیورٹی بارڈر مینجمنٹ اور بارڈر سکیورٹی فورس کے ڈائریکٹر جنرل سمیت کئی معزز شخصیات موجود تھیں۔

مرکزی وزیر داخلہ نے فورس کی خاتون ٹیم کے ماؤنٹ ایورسٹ کو کامیابی سے سر کرنے کے تاریخی کارنامے پر ٹیم کے تمام ارکان اور بارڈر سکیورٹی فورس کے تمام جوانوں کو دلی مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ فورس نے دستیاب وسائل سے غیر قانونی دراندازی، نارکوٹکس کی اسمگلنگ، مویشیوں کی اسمگلنگ، جعلی کرنسی، منظم جرائم، دہرن سے ہتھیاروں اور منشیات کی اسمگلنگ سمیت کئی طرح کے چیلنجوں کا سامنا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے دنوں میں فورس کے کردار کو مزید مربوط اور وسیع کرنا ہوگا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ اب صرف روایتی طریقے سے سرحدوں کی حفاظت نہیں کی جا سکتی، اس کے لیے ریاستی پولیس، مرکزی مسلح پولیس فورسز، دیگر مسلح افواج، نارکوٹکس کنٹرول بیورو، انٹیلی جنس ایجنسیوں اور ریاستی انتظامیہ کے ساتھ مل کر سکیورٹی گرڈ کو مضبوط کرنا پڑے گا، جب ہی ان نئے چیلنجوں کا سامنا کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا، ہمیں سرحدی سکیورٹی کو ایک الگ تھلگ ذمہ داری کے طور پر دیکھنے کے بجائے ایک علاقائی ذمہ داری کے طور پر دیکھنا ہوگا تب ہی ہم ان تمام چیلنجوں پر قابو پانے میں کامیاب ہوں گے۔"

انہوں نے کہا کہ ہمیں آنے والے خطرات کو بھی دیکھنا ہوگا۔ سرحد پار سے دراندازی کے ذریعے مصنوعی طریقے سے آبادی کے تناسب (ڈیموگرافی) میں کی جانے والی تبدیلیوں کو روکنے کے لیے بھی ہمیں محتاط اور چوکس رہنا ہوگا۔ نارکوٹکس اور جعلی کرنسی کے حملے سے ہمارے اقتصادی نظام کو کھوکھلا کرنے کی کوششوں کے تئیں بھی ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا۔ ساہر چیلنجز، بامبرڈ وائرز اور ڈرون کے خطرات کے لیے ایک نئی حکمت عملی کے ساتھ ہمیں کام کرنا ہوگا۔"

مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ وزارت داخلہ سرحد کو ایک اسمارٹ بارڈر بنانے میں بارڈر سکیورٹی فورس کو تکنیکی مدد فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ "بی ایس ایف کی طرف سے کیے جا رہے کئی تجربات کے ساتھ ایک مضبوط سکیورٹی گرڈ بنانے کی سمت میں ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ آنے والے ایک سال کے اندر ہی اسمارٹ بارڈر کنسپٹ کے ساتھ سرحدی سکیورٹی میں تمام اقسام کی ٹیکنالوجی کو شامل کر کے ایک ناقابل تسخیر بارڈر کا سکیورٹی گرڈ بنانے کا کام آگے بڑھ رہا ہے۔ وزارت داخلہ بہت جلد ڈرون، راڈار، جدید کیمروں اور دیگر نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ ایک اسمارٹ بارڈر پروجیکٹ ملک کے سامنے لے کر آئے گی۔

وزیر داخلہ نے کہا کہ اس شروعات کے بعد بارڈر سکیورٹی فورس کا کام کافی آسان بھی ہو جائے گا اور اسے مضبوطی بھی ملے گی۔" انہوں نے کہا کہ فورس کے قیام کے 60 ویں سال میں ہی ہم اسمارٹ بارڈر پروجیکٹ کی شروعات کر کے بنگلہ دیش اور پاکستان کی پوری سرحد کو ناقابل تسخیر بنا دیں گے جس سے بی ایس ایف کو بہت بڑی تکنیکی مدد دستیاب ہو جائے گی۔ اس سے شجاعت، بہادری، لگن اور حب الوطنی کے ساتھ ساتھ ایک مضبوط تکنیکی تعاون بھی فورس کے پاس دستیاب ہوگا جس سے ہم دونوں سرحدوں کو مزید محفوظ کر دیں گے۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ حکومت کے دل اور پختہ عزم کی وجہ سے پانچ دہائی پرانا نکسلی انتہاپسندی کا مسئلہ ختم ہو گیا ہے اور ہندوستان نکسل سے پاک ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلے کو پرقرار رکھنا یا کنٹرول میں رکھنا سکیورٹی کا نقطۂ نظر نہیں ہو سکتا، بلکہ مسئلے کو جڑ سے ختم کرنا ہی سکیورٹی کا نقطۂ نظر ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب دراندازی کے لیے بھی بی ایس ایف کو اسی عزم کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔

مغربی بنگال اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کے کمرے پر تنازعہ، ٹی ایم سی کا دھرنا

آواز دبانے کا الزام، ترنمول کانگریس نے اسمبلی سیکریٹریٹ پر تاخیر کا الزام لگایا جبکہ سیکریٹریٹ نے دستاویزات کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھائے

کولکاتہ (ایجنسی) مغربی بنگال اسمبلی میں لیڈر آف اپوزیشن کے لیے کمرہ الاٹ نہ کیے جانے کے معاملے پر جمعہ کو ہنگامہ آرائی دیکھنے کو ملی۔ ترنمول کانگریس نے الزام لگایا کہ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کو اب تک کمرہ نہ دینا جمہوری اداروں کے کام کاج پر سوال کھڑے کرتا ہے۔ اسی معاملے پر اسمبلی میں تعطل کی کیفیت پیدا ہوئی اور ترنمول کانگریس کے اراکین اسمبلی نے اپوزیشن لیڈر کے لیے مجوزہ کمرے کے سامنے دھرنا دیا۔ احتجاج میں ترنمول کانگریس کے منتخب کردہ اپوزیشن لیڈر شوبھندیب چٹوپادھیائے، سابق اسمبلی اسپیکر بیان بنرجی، سابق وزیر پولک رائے اور اروپ رائے سمیت متعدد اراکین اسمبلی شریک ہوئے۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ اقتدار میں موجود بھارتیہ جنتا پارٹی اپوزیشن کی آواز دبانے کی کوشش کر رہی ہے اور جمہوری اصولوں کے ساتھ ادارہ جاتی روایات کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ ترنمول کانگریس نے اپنے بیان میں کہا کہ اسمبلی جمہوریت کے تحفظ کا ادارہ ہے لیکن اس کے باوجود اپوزیشن لیڈر کو اب تک کمرہ الاٹ نہیں کیا گیا۔ پارٹی کے مطابق اس کے اراکین اسمبلی کو اسمبلی کی لابی میں بیٹھنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے، جس سے جمہوری نظام کے طریقۂ کار پر سنجیدہ سوالات پیدا ہو رہے ہیں۔

پارٹی کا کہنا ہے کہ اسمبلی سیکریٹریٹ اور اسمبلی اسپیکر کو باقاعدہ خط لکھ کر شوبھندیب چٹوپادھیائے کو اپوزیشن لیڈر مقرر کیے جانے کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ ترنمول کانگریس نے دعویٰ کیا کہ تمام ضروری دستاویزات جمع کرائے جانے کے باوجود معاملہ التوا میں رکھا گیا ہے۔ دوسری طرف اسمبلی سیکریٹریٹ سے وابستہ ذرائع نے اشارہ دیا کہ ابتدائی تجویز یا خط میں یہ واضح نہیں تھا کہ ترنمول کانگریس کے کتنے اراکین اسمبلی نے اس کی حمایت کی یا اس پر دستخط کیے، جس کی وجہ سے انتظامی اعتبار سے اس کی حیثیت پر سوال پیدا ہوئے۔

اس اعتراض کے بعد ترنمول کانگریس اسمبلی پارٹی نے ایک نئی تجویز اسمبلی حکام کو پیش کی، جس پر پارٹی ذرائع کے مطابق 70 اراکین اسمبلی کے دستخط موجود ہیں۔ سابق اسمبلی اسپیکر بیان بنرجی نے اسمبلی سیکریٹریٹ کے مؤقف پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جب بھارتیہ جنتا پارٹی اپوزیشن میں تھی، تب ایسی شرائط عائد نہیں کی گئی تھیں۔ ادھر ترنمول کانگریس کی ممبر اسمبلی بنرجی نے بھی دعویٰ کیا کہ اسمبلی اسپیکر کے انتخاب کے دوران شوبھندیب چٹوپادھیائے کے اپوزیشن لیڈر کے طور پر مدعو کیا گیا تھا، جو ان کے عہدے کو تسلیم کیے جانے کے مترادف ہے۔ بالی گنج سے رکن اسمبلی شوبھندیب چٹوپادھیائے نے خبردار کیا کہ اگر اپوزیشن لیڈر کے کمرے کی الاٹمنٹ میں تاخیر جاری رہی تو پارٹی کے اراکین اسمبلی اپنا احتجاج بھی جاری رکھیں گے۔

'کاکروچ پارٹی' کے جواب میں 'ہٹ پارٹی' کا آغاز

چگام گلورو، (یواین آئی) کرناٹک میں سوشل میڈیا پر ایک دلچسپ سیاسی طنزیہ جنگ شروع ہو گئی ہے، جہاں انٹرنیٹ پر وائرل ہونے والی 'کاکروچ جنتا پارٹی' مہم کے جواب میں 'ہٹ مین رکھا اور ہرٹ پارٹی' کے نام سے ایک نئی مہم شروع کی گئی ہے۔ اس مہم کی شروعات منانڈ خطے سے ہوئی ہے۔ شگھیری اسمبلی حلقے کے قحط آلود زمین سمارج پورہ کے علاقے بالے ہوڈر کے رہائشی جگدیش چندر نے اس خیال کو عملی شکل دی اور اس تحریک کا بنیادی منشور بھی تحریر کیا۔ حامیوں کے مطابق منانڈ علاقے میں 'ہٹ مین رکھا اور ہرٹ پارٹی' کا باضابطہ آغاز کر دیا گیا ہے اور جگدیش شیٹر کو اس کا قومی صدر مقرر کیا گیا ہے۔ اس گروپ کا کہنا ہے کہ ان کا بنیادی مقصد انٹرنیٹ پر تیزی سے مقبول ہو رہی 'کاکروچ پارٹی آف انڈیا' کے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنا ہے۔

مہاراشٹر میں ڈیزل کی قلت!

کانگریس نے پٹرول پمپ کی طرف بھاگتے لوگوں کی ویڈیو شیئر کر حکومت کو بنایا ہدف تنقید

ممبئی۔ مہاراشٹر کے ضلع بلڈھانا سے سامنے آنے والی ایک ویڈیو اور اس کے ساتھ کانگریس کی جانب سے جاری بیان نے سوشل میڈیا پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ کانگریس نے اپنے آفیشل ایکس ہینڈل پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ بلڈھانا میں ڈیزل کے حصول کے لیے عوام میں بے چینی دیکھی جا رہی ہے اور لوگ بڑی تعداد میں پٹرول پمپوں کی جانب دوڑتے نظر آ رہے ہیں۔ کانگریس نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ کے ساتھ ایک ویڈیو بھی شیئر کی ہے، جس میں متعدد افراد ہاتھوں میں پلاسٹک کے گیلن اور کنستر اٹھائے پٹرول پمپ کی جانب جاتے یا دوڑتے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ ویڈیو آج تک کے ہے، جس میں بلڈھانا میں ڈیزل بحران کی صورت حال سے واقف کرایا گیا ہے۔ کانگریس نے اس ویڈیو کے ذریعے دعویٰ کیا ہے کہ لوگ ڈیزل حاصل کرنے کے لیے پریشان ہیں کیونکہ ان کا روزگار اور معاشی سرگرمیاں اس سے جڑی ہوئی ہیں۔

اپنی پوسٹ میں کانگریس نے لکھا ہے کہ "یہ تصویریں مہاراشٹر کے بلڈھانا کی ہیں۔ لوگ ہاتھوں میں پلاسٹک کی کین تھامے ڈیزل کے لیے پٹرول پمپ کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ ہر طرف ڈیزل لینے کی دوڑ لگی ہے۔ سب بے حد پریشان ہیں، کیونکہ ڈیزل سے ان کی روزی روٹی جڑی ہے۔ ڈیزل نہ ملا تو ان کا کام دھندا رک جائے گا، جیسا تباہ ہو جائے گی۔"

اس معاملے پر کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ پارٹی نے الزام عائد کیا ہے کہ عوامی مسائل کے مقابلے میں حکومت کی ترجیحات مختلف ہیں۔ پارٹی نے حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ عوام مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں جبکہ اقتدار میں بیٹھے افراد کو ان مسائل سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے لکھا ہے کہ "ان باتوں (عوامی مسائل) سے نریندر مودی کو کیا، وہ تو خوب ملک و بیرون ملک کی سیر کرتے ہیں، لوگوں کو ناپائیں تقسیم کرتے ہیں، راجہ والی زندگی بسر کرتے ہیں۔ عوام مرے تو مرے، انھیں ذرہ برابر فرق نہیں پڑتا۔" تاہم اس معاملہ میں ابھی تک یہ واضح نہیں ہو سکا ہے کہ بلڈھانا میں ڈیزل کی سپلائی قلت کی اصل وجہ کیا ہے۔ متعلقہ سرکاری اداروں یا مقامی انتظامیہ کی جانب سے ابھی اس سلسلے میں کوئی باضابطہ بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ یہ بھی واضح نہیں ہے کہ آیا پٹرول پمپوں پر عارضی سپلائی کا مسئلہ پیدا ہوا تھا یا کسی افواہ کی وجہ سے لوگوں میں اچانک ڈیزل خریدنے کی دوڑ لگ گئی۔

نیٹ یو جی تنازعہ: کانگریس کا حملہ جاری، 'سوال باہر آئے تو امتحان شفاف کیسے؟'

پون کھیڑا نے این ٹی اے کے دعوے پر اٹھائے سوال

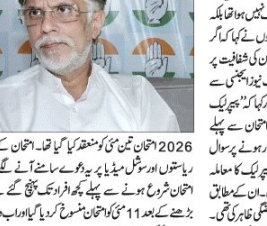

نئی دہلی: نیٹ یو جی 2026 امتحان سے جڑے تنازعہ پر کانگریس کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی یعنی این ٹی اے کے اس دعوے پر سوال اٹھایا ہے کہ مکمل پیپر ایک نہیں ہوا تھا بلکہ صرف کچھ سوال امتحان سے پہلے باہر آ گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سوال پہلے ہی کچھ لوگوں تک پہنچ گئے تھے تو پھر امتحان کی شفافیت پر سوال کھڑے ہونا فطری بات ہے۔ پون کھیڑا نے ایک نیوز ایجنسی سے بات کرتے ہوئے این ٹی اے کے مؤقف پر طنز کیا اور کہا کہ "پیپر ایک نہیں ہوا، سوال باہر آ گئے۔" انہوں نے کہا کہ اگر امتحان سے پہلے سوال باہر پہنچتے ہیں تو اس سے امتحان کے غیر جانبدار ہونے پر سوال اٹھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 2024 میں بھی پیپر لیک کا معاملہ سامنے آیا تھا اور اس وقت جاچ کمیٹی بنائی گئی تھی۔ ان کے مطابق جاچ کے عمل میں تاخیر ہوئی اور عدالت نے بھی ناراضگی ظاہر کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اب ایک بار پھر پورے سسٹم کی صورتحال بتی دکھائی دے رہی ہے، جس سے نوجوانوں کا حال اور مستقبل متاثر ہو رہا ہے۔ نیٹ یو جی 2026 امتحان تین مئی کو منعقد کیا گیا تھا۔ امتحان کے بعد مختلف ریاستوں اور سوشل میڈیا پر یہ دعوے سامنے آنے لگے کہ سوالات امتحان شروع ہونے سے پہلے کچھ افراد تک پہنچ گئے تھے۔ معاملہ بڑھنے کے بعد 11 مئی کو امتحان منسوخ کر دیا گیا اور اب دوبارہ امتحان 21 جون کو کرایا جائے گا۔

معاملے کی جاچ اس وقت سی بی آئی کر رہی ہے۔ جاچ ایجنسی اب تک راجستھان، ہریانہ اور مہاراشٹر سمیت کئی ریاستوں سے نو ملزمان کو گرفتار کر چکی ہے۔ جمعرات 21 مئی کو این ٹی اے کے ڈائریکٹر جنرل ابھیشیک سنگھ اور چیئرمین پردیپ کمار جوشی پارلیمانی کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے۔ ذرائع کے مطابق میٹنگ کے دوران این ٹی اے نے دعویٰ کیا کہ مکمل پیپر ایک نہیں ہوا تھا بلکہ صرف کچھ سوال امتحان سے پہلے باہر آ گئے تھے۔ اسی دعوے کے بعد یہ بحث تیز ہو گئی ہے کہ اگر سوال پہلے ہی کچھ افراد تک پہنچ جائیں تو کیا اسے امتحان کی غیر جانبداری پر اثر انداز ہونے والا معاملہ نہیں مانا جانا چاہیے۔ سوال یہ بھی اٹھ رہا ہے کہ پیپر لیک اور سوالات باہر آنے میں فرق کیا ہے۔ پون کھیڑا نے حکومت پر بھی تنقید کی اور کہا کہ نوجوانوں، بے روزگاری، کسانوں کے مسائل، خواتین کی سلامتی اور دیگر عوامی معاملات پر سنجیدگی سے جواب دیے جانے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل آج جواب مانگ رہی ہے اور اس کے سوالوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

تمل ناڈو کابینہ کی پھر ہوئی توسیع، آئی یو ایم ایل اور وی سی کے لیڈران نے وزارتی عہدہ کا لیا حلف

تمل ناڈو میں وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کی قیادت والی ٹی وی کے حکومت میں آج ایک بار پھر توسیع کی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے اپنی کابینہ میں 2 نئے چہروں کو شامل کیا ہے۔ ان میں انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے لیڈر اے ایم شاہجہاں اور وی سی کے لیڈر ڈی آر سوشنڈ شامل ہیں۔ آج صبح دونوں لیڈران نے وزارتی عہدے کا حلف لیا۔ قابل ذکر ہے کہ اے ایم شاہجہاں پاپانامبم اسمبلی حلقہ سے رکن اسمبلی ہیں، جبکہ ڈی آر سوشنڈ پوتم اسمبلی حلقہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان دونوں لیڈران کی حلف برداری کی تقریب جمعہ کی صبح 9:30 بجے چنئی کے لوک بھون میں منعقد ہوئی۔ وجے کابینہ کی اس توسیع کو حکومت کی مضبوطی اور اتحادی جماعتوں کے ساتھ بہتر تال میل کی سمت میں ایک بڑا قدم تصور کیا جا رہا ہے۔ اس سے قبل گزشتہ روز وجے وزیر اعلیٰ وجے نے اپنی کابینہ میں بڑی توسیع کی تھی۔ اس وقت 23 اراکین اسمبلی نے وزارتی عہدے کا حلف لیا تھا۔ اس توسیع میں سب سے زیادہ بحث اونی ناتھی سے کمالی اس اور کاچی پورم سے آر وی رجنیت کمار جیسے لیڈران کو شامل کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ کبھی کزم، کڈلور اور کوئمبٹور جیسے شہروں کے نمائندوں کو بھی وزیر بنایا گیا تھا۔ اب 2 نئے اتحادی لیڈران کی شمولیت سے حکومت کی کابینہ مزید وسیع ہو گئی ہے۔

راجستھان ہائی کورٹ کا حکومت کو جھٹکا، بلدیاتی انتخابات مؤخر کرنے کی درخواست مسترد

جے پور: راجستھان ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو بڑا جھٹکا دیتے ہوئے بلدیاتی اور پنچایتی انتخابات مزید مؤخر کرنے کی مانگ مسترد کر دی ہے۔ عدالت نے ریاستی حکومت اور ریاستی انتخابی کمیشن کو ہدایت دی ہے کہ 31 جولائی تک شہری بلدیاتی اداروں اور پنچایتوں کے انتخابات مکمل کرائے جائیں۔ کارگزار چیف جسٹس ایس پی شرما کے سربراہی والی دو رکنی بنچ نے اوپی کمیشن کو یہی ہدایت دی کہ وہ انتخابی عمل میں پیش رفت کے لیے 20 جون تک اپنی رپورٹ پیش کرے۔ عدالت نے 11 مئی کو اس معاملے کی سماعت مکمل ہونے کے بعد فیصلہ محفوظ کر لیا تھا، جسے اب سنایا گیا ہے۔ اس سے قبل 14 نومبر 2025 کو 439 عرضیوں پر سماعت کے دوران راجستھان ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو 15 اپریل 2026 تک بنچایت اور متقامی بلدیاتی اداروں کے انتخابات مکمل کرانے کی ہدایت دی تھی۔ تاہم حکومت مقررہ وقت کے اندر انتخابی عمل مکمل نہ کرا سکی، جس کے بعد عدالت سے مزید وقت مانگا گیا تھا۔

سماعت کے دوران ریاستی حکومت نے مؤقف اختیار کیا کہ اوپی سی کمیشن کی رپورٹ ابھی تک نہ آ پائی ہے، جس کے باعث انتخابات کے انعقاد میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ حکومت نے اسکولوں کی دستیابی، ملازمین کی تعیناتی، اوی وی ایم مشینوں اور بگر انتظامی تیاریوں کو بھی تاخیر کی وجوہات میں شامل کیا۔ سابق اراکین اسمبلی سنیم لوڈھا اور گری راج سنگھ یونمدا نے حکومت کی عرضی کی مخالفت کی۔ انہوں نے عدالت میں دلیل دی کہ تقریباً ڈیڑھ سال سے انتخابات جان بوجھ کر مؤخر کیے جا رہے ہیں، جس سے جمہوری ادارے کمزور ہو رہے ہیں۔

ریاستی حکومت کے وکیل نے بتایا کہ کئی پنچایت سمیتیوں اور ضلع پریشدوں کی مدت کار دو اور سال تیسرے سہ سرے درمیان مکمل ہو جائے گی۔ حکومت نے دلیل دی کہ تمام انتخابات ایک ساتھ کرائے جانے سے ایک ملک، ایک انتخاب" کے تصور کو تقویت ملے گی۔ ریاستی حکومت نے عدالت کو یقین دلایا کہ ساری احکامات پر عمل درآمد کی ہر ممکن کوشش کی گئی، لیکن موجودہ حالات میں مقررہ مدت کے اندر انتخابات کرانا ممکن نہیں تھا۔ ریاستی انتخابی کمیشن نے بھی عدالت کے سامنے حکومت کے مؤقف کی حمایت کی۔ اس کے باوجود ہائی کورٹ نے حکومت کی مانگ مسترد کرتے ہوئے 31 جولائی تک انتخابات مکمل کرانے کا حکم برقرار رکھا اور اوپی سی کمیشن کو 20 جون تک رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی۔

دہلی ہائی کورٹ نے ڈبلیو ایف آئی کو لگائی پھٹکار، ونیش پھوگاٹ نے لی راحت کی سانس

نئی دہلی (ایجنسی) دہلی ہائی کورٹ نے جمعہ کے روز ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کو سخت پھٹکار لگائی۔ عدالت نے ناراضگی کا اظہار ڈبلیو ایف آئی کے ذریعہ مشہور خاتون پہلوان ونیش پھوگاٹ کو گھریلو نومنٹ میں حصہ لینے سے دور رکھنے پر کیا ہے۔ عدالت نے اس معاملہ میں مرکزی حکومت سے کہا ہے کہ وہ پھوگاٹ کا تجربہ کرنے کے لیے باہرین کا ایک پینل بنائے۔ چیف جسٹس ڈی کے اپادھیائے اور جسٹس مجس کریا کی بنچ نے ونیش پھوگاٹ معاملہ پر سماعت کے دوران مرکزی حکومت سے یہ یقینی بنانے کو کہا کہ پھوگاٹ کو آنے والے ایشیائی گیمز کے سلیکشن ٹرائل میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔ بنچ نے کہا کہ ڈبلیو ایف آئی کے سرکردہ کھلاڑیوں کو حصہ لینے کی اجازت دینے کی روایت پر انہیں چلنا بہت کچھ کہتا ہے۔ بنچ نے سماعت کے دوران اس بات پر زور دیا کہ ملک میں مادریت کا جشن منایا جاتا ہے اور فیڈریشن کو 'بدلہ' کے جذبہ سے کام نہیں کرنا چاہیے۔ عدالت نے مرکزی حکومت سے پھوگاٹ کا تجربہ کرنے کے لیے ایک خصوصی پینل تشکیل کرنے کو کہا اور امید ظاہر کی کہ چیزیں بہتر انداز میں انجام دی جائیں گی۔ ہائی کورٹ نے زبانی طور پر کہا کہ "باہرین سے روایت پر انہیں چلنا بہت کچھ کہتا ہے۔ بنچ نے سماعت کے دوران اس بات پر زور دیا کہ ملک میں

ہندوستان نے امریکہ اور سعودی عرب کو کیا کنارہ، نئے ملک سے کر رہا تیل کی خریداری، رعایت سے ملی رہا فائدہ

ہندوستان میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بڑی حد تک اس بات پر منحصر ہوتی ہیں کہ ہم کس ملک سے اور کس قیمت پر خام تیل (کروڈ آئل) خریدتے ہیں۔ اس تعلق سے مئی ماہ میں ایک ایسی بڑی تبدیلی دیکھنے کو ملی ہے جس نے پوری دنیا کے تیل مارکیٹ کو حیران کر دیا ہے۔ جو امریکہ اور سعودی عرب جیسے ممالک، جو کل تک ہندوستان کو سب سے زیادہ تیل فراہم کرتے تھے، وہ اب پیچھے رہ گئے ہیں۔ دراصل ونیزویلا ہندوستان کو خام تیل سپلائی کرنے والا تیسرا سب سے بڑا ملک بن کر ابھرا ہے۔ اس لاطینی امریکی ملک نے سعودی عرب اور امریکہ جیسے بڑے تیل پیدا کرنے والے ممالک کو اس دوڑ میں پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پرائیویٹ اور ملکی ریفائنری کمپنیوں، خاص طور پر ریلائنس انڈسٹریز نے سستے اور بھاری درجے کے ونیزویلا خام تیل کی خریداری میں نمایاں اضافہ کیا ہے، جس سے پورا منظرنامہ بدل گیا ہے۔

قومائلی کارگو ٹریکر 'کیپلر' کے اعداد و شمار کے مطابق ونیزویلا نے مئی ماہ میں اب تک ہندوستان کو روزانہ 4 لاکھ 17 ہزار بیرل خام تیل فراہم کیا ہے۔ اگر اس کا موازنہ گزشتہ ماہ اپریل سے کیا جائے تو اس وقت یہ سپلائی صرف 2 لاکھ 83 ہزار بیرل یومیہ تھی۔ یعنی صرف 20 دنوں میں ونیزویلا سے آنے والے تیل میں تقریباً 50 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ گزشتہ سال مسلسل 9 ہفتوں تک ہندوستان نے ونیزویلا سے ایک قطرہ تیل بھی نہیں خریدا تھا۔ اس سال جنوری میں ونیزویلا کے صدر نکولس مادورو کی گرفتاری کے چند ہفتوں بعد امریکہ نے وہاں سے تیل کی برآمدات پر عائد پابندیوں میں نرمی کی بنیاد پر ہندوستان کو تیل فراہم کرنا شروع کیا۔ اس سپلائی میں صرف 20 دن ہی ونیزویلا سے آنے والے تیل کی مقدار ہندوستان کو تیل فراہم کرنے والے ممالک کی اس دوڑ میں پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پرائیویٹ اور ملکی ریفائنری کمپنیوں، خاص طور پر ریلائنس انڈسٹریز نے سستے اور بھاری درجے کے ونیزویلا خام تیل کی خریداری میں نمایاں اضافہ کیا ہے، جس سے پورا منظرنامہ بدل گیا ہے۔

اس سپلائی دوبارہ شروع ہوئی اور اب یہ ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی ہے۔ اس پورے معاملے میں سعودی عرب بھی پیچھے رہ گیا ہے، جو کبھی ہندوستان کو تیل فراہم کرنے والا تیسرا بڑا ملک ہوا کرتا تھا۔ فروری میں ایران جنگ شروع ہونے سے پہلے تک ہندوستان سعودی عرب سے بڑی مقدار میں تیل خریدتا تھا۔ لیکن مئی میں سعودی عرب سے آنے والا تیل کم ہو کر صرف 2 لاکھ 40 ہزار بیرل یومیہ رہ گیا، جبکہ اپریل میں یہ 6 لاکھ 70 ہزار بیرل یومیہ تھا۔ 'کیپلر' کے ماہرین کا ماننا ہے کہ سعودی عرب نے اپنے تیل کی قیمتیں کافی زیادہ رکھی تھیں، جس کے باعث ہندوستانی خریداروں نے اس سے دوری اختیار کر لی اور سستے ونیزویلا خام تیل کو ترجیح دی۔ عام آدمی کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ہندوستانی ریفائنری کمپنیاں جہاں بھی کم قیمت میں بہتر سودا ملے گا، وہیں کا رخ کریں گی تاکہ ملک میں ایندھن کی لاگت کو قابو میں رکھا جا سکے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ونیزویلا کا خام تیل نسبتاً بھاری اور زیادہ سلفر والا ہوتا ہے۔ اسے صاف کرنا ہر ریفائنری کے بس کی بات نہیں۔ کیپلر کے چیف ریفائننگ تجزیہ کار نکھل دوبے کے مطابق ہندوستانی خریدار ہمیشہ سے ونیزویلا کے تیل میں دلچسپی رکھتے رہے ہیں کیونکہ یہ معاشی لحاظ سے کافی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ تاہم، ہندوستان کی سرکاری اور دیگر چھوٹی ریفائنریاں اس بھاری درجے کے تیل کو محدود مقدار میں ہی پروسیس کر سکتی ہیں۔ لیکن ریلائنس انڈسٹریز کی گجرات میں واقع جدید اور پیچیدہ ریفائنری کے لیے یہ تیل بالکل موزوں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریلائنس نے اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور سستے خام تیل کا ذخیرہ بڑھا لیا۔

ایس آئی آر کے معاملے پر کرناٹک حکومت کا سپریم کورٹ جانے پر غور

بنگلورو، (یواین آئی) کرناٹک حکومت وزیر فیصلوں کی مجوزہ خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کرنے پر غور کر رہی ہے۔ حکومت کو خدشہ ہے کہ اس عمل کے نتیجے میں بڑی تعداد میں حقیقی ووٹروں کے نام فہرست سے خارج ہو سکتے ہیں، جس سے انتخابی شفافیت متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ معاملہ جمعرات کو وزیر اعلیٰ سدارمیا کی صدارت میں منعقدہ کابینہ میٹنگ میں خاص طور پر زیر بحث آیا۔ اجلاس میں وزراء نے آئندہ ماہ شروع ہونے والی اس آئی آر مہم کے تحت ووٹروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی اور انتظامی اقدامات پر غور کیا۔ ریاست کے وزیر قانون و پارلیمانی امور اچ کے پاٹل نے کہا کہ حکومت اگلے تین سے چار دنوں میں سپریم کورٹ جانے کے بارے میں حتمی فیصلہ کرے گی۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت تمام امکانات پر غور کر رہی ہے، چاہے ایس آئی آر عمل کے دوران عدالت سے رجوع کیا جائے یا پھر حتمی وظرفیرت جاری ہونے کے بعد۔ اچ کے پاٹل کے مطابق حکومت نے ایس آئی آر عمل سے متعلق 10 سے 12 اہم خدشات کی نشاندہی کی ہے، تاہم انہوں نے ان تفصیلات کو ظاہر کرنے سے گریز کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وزیر اعلیٰ اور دیگر سینئر رہنماؤں کے ساتھ مسلسل مشاورت جاری ہے اور 24 یا 25 مئی تک حتمی فیصلہ متوقع ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ دیگر ریاستوں میں اس نوعیت کی نظرثانی مہمات کے باعث لاکھوں ووٹروں کے نام فہرستوں سے حذف ہو چکے ہیں۔

ایم پی اقراء حسن کے خلاف ایف آئی آر پر سیاست گرمائی

چھ نامزد افراد اور 5 2 نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج

سہارنپور:22؍مئی (پی این ایس) شاملی ضلع کے جسالا گاؤں میں ایک نوجوان موڈ کشیپ کی موت کے معاملے نے سیاسی رخ اختیار کرلیا ہے۔ کیرانہ سے سماج وادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ اقراء حسن کے خلاف سڑک بلاک کرنے اور دھرنا دینے کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس پیش رفت نے ریاست میں سیاسی ماحول گرما دیا ہے۔ اس معاملے میں رکن اسمبلی کے ساتھ چودھری ظفر اور کو بھی ملزم کے طور پر نامزد کیا گیا ہے، جب کہ 25 نامعلوم افراد کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ایس پی (سٹی) نے بتایا کہ انسپکٹر سنجے کمار کی طرف سے درج کردہ تحریری شکایت کی بنیاد پر، رجسٹرڈ کیس میں ایم پی اقراء حسن کے علاوہ سابق وزیر مملکت مانگے رام کشیپ، جج پال سنگھ، اجے، انوج، نتیش پال اور سنیہ پال کو ملزم بنا دیا گیا ہے۔ پولیس نے اس کیس میں 20 سے 25 نامعلوم افراد کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا ہے۔ 19؍مئی کو ایم پی اقراء حسن شاملی کے جسالا گاؤں کے رہنے والے موڈ کشیپ کی ماں کے ساتھ سہارنپور بیٹھ کے ڈی آئی جی ابھیشیک سنگھ سے ملنے پہنچیں۔ موڈ کشیپ کی موت کے بارے میں، اس کے خاندان نے مسلسل قتل کا الزام لگایا رہا ہے اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ رکن پارلیمنٹ نے افسروں سے بھی ملاقات کی تھی تاکہ متاثرہ خاندان کی مدد کی جاسکے۔ ڈی آئی آئی آئی نے بات چیت کے دوران مقتول کی والدہ اپنی شکایات بیان کرتے ہوئے جذباتی ہوگئیں۔ ایم پی اقراء حسن نے الزام لگایا کہ ابھی تک نہیں جواب دینے میں ناکام رہے، جس کی وجہ سے متاثرہ خاندان مایوسی کے ساتھ احاطے سے نکل گیا۔ اس کے بعد رکن پارلیمان نے بھی ناراضگی کا اظہار کیا۔ اس دوران ان کے حامیوں کی بڑی تعداد ڈی آئی جی کے دفتر کے باہر جمع ہوگئی۔ ایس پی (سٹی) دیوم بندل نے بتایا کہ حامیوں کے ہجوم نے سڑک پر ٹریفک میں خلل ڈالا، جس کی وجہ سے گڑبڑ جیسی صورتحال پیدا ہوگئی۔ حالات کا اندازہ لگاتے ہوئے پولیس نے کارروائی کی اور رکن پارلیمنٹ اقراء حسن کو حراست میں لے کر نخاس پولیس اسٹیشن لے گئی۔ تاہم، انہیں تقریباً 10 منٹ بعد رہا کردیا گیا۔اس دوران کئی حامیوں کو امن میں خلل ڈالنے سے متعلق دفعات کے تحت گرفتار کیا گیا اور بعد میں انہیں جیل بھیج دیا گیا۔ اس کارروائی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے رکن پارلیمنٹ اقراء حسن اپنے پارٹی کارکنوں کے ساتھ کوتوالی صدر بازار پولیس اسٹیشن پہنچی اور احتجاجی دھرنا دیا۔ کئی گھنٹے تک جاری رہنے والے مظاہرے کے دوران پولیس اور انتظامیہ کے خلاف زبردست نعرے بازی کی گئی۔ حکام کی طرف سے دی گئی یقین دہانی کے بعد احتجاج بالآخر ختم کردیا گیا۔ اب اس معاملے میں ایف آئی آر درج ہونے سے سیاسی ماحول میں گرمی ہوگیا ہے۔ جسالا گاؤں کے رہنے والے موڈ کشیپ کی اتوار 21 اپریل 2026 کو پنچ کھرا علاقے میں ریلوے لائن کے قریب سے ملی تھی۔ شروع سے ہی اس کے اہل خانہ قتل کی شبہ ظاہر کر رہے تھے۔ پولیس نے تفتیش کے دوران دو ملزمان کو گرفتار کرلیا۔ الزام ہے کہ دونوں نے موڈ کو پارٹی میں جانے کے بہانے لالچ دیا، اسے شراب پلائی اور پھر چلتی ٹرین کے آگے دھکیل کر اس کا قتل کردیا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ جگھڑا ایک نوجوان خاتون سے بات چیت سے شروع ہوا۔ متوفی کے اہل خانہ کا موقف ہے کہ تفتیش کے حوالے سے کئی سوالات جواب طلب ہیں اور انہیں ابھی تک انصاف نہیں ملا۔ یہی وجہ تھی کہ رکن پارلیمنٹ اقراء حسن نے متاثرہ خاندان کے ہمراہ عہدیداروں سے رابطہ کیا تھا۔ اب خود رکن پارلیمنٹ کے خلاف مقدمہ درج ہونے کے بعد صورتحال مزید حساس ہوگئی ہے۔ فی الحال، پولیس واقعات کے پورے سلسلے کی مکمل تحقیقات کر رہی ہے۔ دریں اثنا، سماج وادی پارٹی کے رہنماؤں نے اس کارروائی کو اپوزیشن کی آواز دبانے کی مترادف قرار دیا ہے، جب کہ پولیس کا کہنا ہے کہ امن عامہ کو خراب کرنے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق مناسب کارروائی کی گئی ہے۔

سدھارتھ نگر: مردم شماری 2027 کی تیاریاں تیز، ڈی ایم خود کریں گے گھروں کی گنتی کی جانچ

سدھارتھ نگر:22؍مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے سدھارتھ نگر ضلع میں ضلعی انتظامیہ نے بھارت کی مردم شماری 2027 کے عمل طور پر شفاف اور بے عیب طریقہ سے عملی جامہ پہنانے کیلئے ضلع انتظامیہ نے اپنی کمر کس لیا ہے۔ اس سلسلے میں ضلع مجسٹریٹ شیشو رانا نے این نوگڑھ ترقیاتی بلاک کے تحت، گرام پنچایت بڑ پور نمبر 14 کا دورہ کریں گے، تاکہ پہلے مرحلے میں زمینی سطح کی فہرست کی جانچ پڑتال کی جاسکے۔

اپنے اس معائنہ پروگرام کے دوران ضلع مجسٹریٹ فیلڈ ورک کی رفتار، فارم کی دیکھ بھال، ڈیوٹی پر تعینات سپروائزروں کی حاضری اور کام کے معیار باریکی سے جائزہ لیں گے۔ ڈی ایم نے مردم شماری میں شامل تمام افسران اور ملازمین کو سخت ہدایات جاری کی ہے کہ قومی اہمیت کے اس کام میں کسی بھی سطح پر غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے انہیں ہدایت کی ہے کہ وہ کام کو انتہائی احتیاط، غیر جانبداری اور مقررہ مدت کے اندر مکمل کریں تاکہ ڈیٹا کو مو فیصد درست بنایا جاسکے۔ اس اہم انتظامی معائنہ کے دوران ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ (فنانس اینڈ ریونیو) گورو شریواستو، نائب ضلع مجسٹریٹ نوگڑھ راہل سنگھ اور نائب تحصیلدار اروجے شریواستو سمیت بلاک اور تحصیل سطح کے کئی سینئر افسران اور ملازمین موجود رہیں گے۔

ضلع مجسٹریٹ شیشو رانا جی این نے سدھارتھ نگر کے تمام شہریوں سے اس بڑے پیمانے پر مہم کو کامیاب بنانے کی جذباتی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی شارکنندگان آپ کے دروازے پر آئیں تو اپنے کنبے سے وابستہ بالکل صحیح اور پوری جانکاری دے کر تعاون کریں۔ ڈی ایم نے اپنے پیغام میں کہا ''مردم شماری کو محض کاغذی اعداد و شمار کا مجموعہ نہ سمجھیں، یہ ہمارے ملک اور ریاست کی مستقبل کی پیشرفت اور عوامی فلاح و بہبود کی پالیسیوں کی بنیاد ہے۔ اس اعداد و شمار کی بنیاد پر، حکومت ایک بڑا منصوبہ بنا سکتی۔ اس سے عمل آبدرآمد کی مناسب نہیں سمجھی جاسکتی۔ اس سے عمل آبدرآمد کی ساعت کرتے ہوئے جسٹس ونود دیوا کے ریاست کے تمام 75 اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس اور سینئر پولیس افسران کو ہدایت دی تھی کہ وہ اسکے اہم کردار ہیں۔

اپنے دفاع کے نام پر بندوقیں خوف پھیلاتی ہیں، سیکورٹی نہیں: الہ آباد ہائی کورٹ

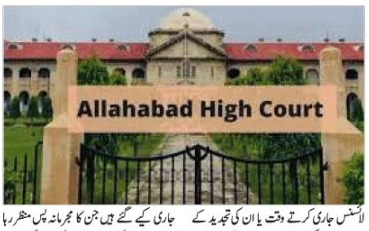

پریاگ راج:22؍مئی (پی این ایس)الہ آباد ہائی کورٹ نے جمعہ کے روز حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ مجرمانہ پس منظر رکھنے والے افراد کو اسلحہ لائسنس جاری کرنے سے متعلق اپنی پالیسی پر دوبارہ غور کرے۔ عدالت نے ریمارکس دیے کہ بادی النظر میں اسلحہ ایسے آلات ہیں جنہیں طاقت کے اظہار اور تحفظ کا ایک مصنوعی احساس پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جو اکثر سماجی ہم آہنگی کو متاثر کرتا ہے اور معاشرے میں خوف اور عدم تحفظ کی فضا پیدا کرتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ ''خود دفاع'' کے نام پر کھلے عام اسلحہ لے کر گھومنا، جو اکثر دوسروں کو خوف زدہ کرنے اور دھمکانے کا ذریعہ بن جاتا ہے، حقیقی تحفظ فراہم کرنے کے بجائے خوف کو فروغ دیتا ہے۔ عدالت نے مطالبہ کرتے ہوئے اور دھمکیوں کے ذریعے اپنا اثر و رسوخ قائم کرتے ہوں، زیادہ آزاد یا پرامن نہیں بن سکتا۔ اس کے برعکس، اس سے عوام کا اعتماد کمزور ہوتا ہے، تحفظ کا احساس متاثر ہوتا ہے اور شہری امن و سکون میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ خود دفاع کا حقیقی مقصد جان و مال کا تحفظ اور نظم و نسق کو برقرار رکھنا ہے، نہ کہ رعب و دبدبہ قائم کرنا یا کسی کی فضا پیدا کرنا۔ اب ایسی ثقافت، جو اسلحے کی نمائش اور دوسروں کو دھمکانے کی حوصلہ افزائی کرتی ہو، ایک بڑمن اور قانون پسند معاشرے کے لیے مناسب نہیں سمجھی جاسکتی۔ اس سے عمل آبدرآمد کی ساعت کرتے ہوئے جسٹس ونود دیوا کے ریاست کے تمام 75 اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس اور سینئر پولیس افسران کو ہدایت دی تھی کہ وہ اسلحہ لائسنس جاری کرتے وقت یا ان کی تجدید کے دوران آرمز ایکٹ اور اس سے متعلقہ قواعد و ضوابط پر سختی سے عمل کریں۔ عدالت نے یہ مشورہ بھی دیا تھا کہ مجرمانہ ریکارڈ رکھنے والے افراد کو اسلحہ لائسنس جاری کرنے کی پالیسی پر دوبارہ غور کیا جائے۔ عدالت نے ان تمام افراد کی تفصیلات طلب کی تھیں جن کے پاس اسلحہ لائسنس موجود ہیں۔ اس کے جواب میں ایڈیشنل چیف سیکریٹری (داخلہ) نے ایک حلف نامہ عدالت میں جمع کرایا۔ حلف نامے کا جائزہ لینے کے بعد عدالت نے ریمارکس دیے کہ یہ واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ قانون پر سختی سے عمل درآمد نہیں کیا جا رہا۔ اگرچہ ایڈیشنل چیف سیکریٹری (داخلہ) نے اپنے حلف نامے میں بتایا کہ ریاست میں اس وقت 10 لاکھ 8 ہزار 953 اسلحہ لائسنس موجود ہیں، جن میں مختلف زمروں کے 23 ہزار 407 درخواستیں ابھی زیر التوا ہیں، جبکہ ضلع مجسٹریٹس کے فیصلوں کے خلاف 1 ہزار 738 اپیلیں کمشنروں کے پاس زیر سماعت ہیں، تاہم اعداد و شمار سے یہ بھی انکشاف ہوا کہ 20 ہزار 960 خاندانوں کے پاس ایک سے زائد اسلحہ لائسنس ہیں اور 6 ہزار 62 ایسے افراد کو بھی اسلحہ لائسنس جاری کیے گئے ہیں جن کا مجرمانہ پس منظر رہا ہے۔ عدالت کو ایسے ''ہائبرلیوں'' کی ایک فہرست بھی فراہم کی گئی۔ عدالت نے اپنے 11 مارچ کے حکم میں ان افراد کے بارے میں تفصیلی معلومات طلب کی تھیں جنہیں مجرمانہ تاریخ رکھنے کے باوجود اسلحہ لائسنس جاری کیے گئے تھے۔ عدالت نے کہا تھا کہ بہتر حکمرانی کو یقینی بنانے اور عوام کا انتظامیہ پر اعتماد برقرار رکھنے کے لیے حکومت کو ایک غیر جانبدارانہ شفاف اور امتیاز سے پاک پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔ عدالت نے اپنے سابقہ احکامات پر عمل درآمد کی رپورٹ طلب کرتے ہوئے داخلہ سکریٹری سطح کے کسی افسر سے تفصیلی معلومات پیش کرنے کو کہا ہے۔ عدالت نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اس معاملے میں اجتماعی اور انفرادی دونوں سطحوں پر جوابدہی طے ہونی چاہیے۔ عدالت نے ہدایت دی ہے کہ اسلحہ لائسنس رکھنے والوں کے درست رویے اور متعلقہ معلومات زون وار فراہم کی جائیں۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 26 مئی کو مقرر کی گئی ہے اور عدالت نے اس تاریخ تک عمل درآمد سے متعلق رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

شہ زوروں نے کیا نوجوان پر لاٹھی ڈنڈوں اور تیز دھار ہتھیار سے حملہ

حملے کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل، شناخت کے بعد دو ملزمان کے خلاف مقدمہ درج

بلند شہر 22 مئی (پریس ریلیز) بلند شہر کے خانپور تھانہ علاقے کے گاؤں کروئی کے رہنے والے ایک متاثرہ نوجوان نے کچھ لوگوں کے خلاف حملہ اور اقدام قتل کا مقدمہ درج کرایا تھا۔ اس سے ناراض ہو کر گاؤں کے ہی کچھ دبنگ قسم کے نوجوانوں نے متاثرہ نوجوان اور بے کی راؤ وغیرہ سے حملہ کر دیا، جس میں وہ شدید طور سے زخمی ہوگیا۔ اس واقعے کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ متاثرہ نے گاؤں کے دو نوجوانوں پر حملہ کرنے اور جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا الزام لگاتے ہوئے شکایت درج کراتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اطلاع کے مطابق خانپور تھانہ علاقے کے گاؤں کروئی ساکن نکہت شرما نے پولیس میں شکایت درج کرائی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ کرادی گاؤں کے رہنے والے نتیش اور جیتن کے ساتھ اس کی دیرینہ دشمنی ہے۔ حالیہ تنازعہ کے سلسلے میں مقدمہ درج ہونے کے بعد سے ملزم اس سے رنجش رکھے ہوئے ہیں۔ شکایت کے مطابق 20 مئی کو شام 7 بجے کے قریب وہ سامان خریدنے کے لیے دکان پر جا رہا تھا کہ راستے میں ملزمان نے اسے روک لیا اور اس کے ساتھ مار پیٹ شروع کر دی۔ جب اس نے مزاحمت کی تو انہوں نے اس پر لوہے کی راڈ اور تیز دھار ہتھیار سے حملہ کر کے شدید طور سے زخمی کر دیا۔ شور شرابہ ہونے پر محلہ آور جان سے مارنے کی دھمکیاں دے کر فرار ہو گئے۔

اس واقعے کی ایک ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ وائرل ویڈیو میں واضح طور پر دو نوجوان لاٹھیوں اور لوہے کی راڈ سے حملہ کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ متاثرہ نوجوان نے پولیس سے ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ سی او سیاند ام کرن نے بتایا کہ سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہے ویڈیو کا نوٹس لیتے ہوئے نوجوان کے ساتھ مار پیٹ کرنے والے ملزمان کی شناخت نتیش اور جیتن شرما کے طور پر ہوئی ہے، جو گراوئی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ دونوں کے خلاف مقدمہ درج کر کے ان کی گرفتاری کے لیے ٹیم تشکیل دی گئی، ملزمان کو جلد ہی گرفتار کر کے قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جن کاموں کا گریڈ خراب ہے، ان کا ایکشن پلان بنا کر گریڈ میں بہتری لائیں

ڈی ایم کمار برش نے وزیر اعلیٰ ڈیش بورڈ پر دکھائے جانے والوں کا تفصیلی جائزہ لیا

بلند شہر 22 مئی (پریس ریلیز) وزیر اعلیٰ ڈیش بورڈ پر ٹیکس، غیر ٹیکس محکمہ کے کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے بعد رینکنگ دی جاتی ہے۔ آج ضلع مجسٹریٹ کمار برش نے ڈیش بورڈ پر ظاہر ہونے والے کاموں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ ڈیش بورڈ پر منڈی، بلٹ ٹاپ (ٹاپ ٹول)، ٹرانسپورٹ، جی ایس ٹی محکمہ، گنے کی قیمت کی ادائیگی، امرت یوجنا (شہری) سمیت وزیر اعظم رہائشی منصوبہ (شہری)، پی ایم سواندھی وغیرہ کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ کاموں کی رینکنگ 'اے' گریڈ سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ جن کاموں کا گریڈ خراب ہے، ان کا ایکشن پلان بنا کر گریڈ میں بہتری لائیں۔ وزیر اعظم رہائشی منصوبہ (شہری) میں جن متفیدین کی طرف سے قسطے کے بعد بھی تعمیر ادی کام شروع نہیں کیا جا رہا ہے، ان کی جیوٹیگنگ کر کے ایسے مستفیدین کے خلاف ضابطے کی کارروائی کی جائے۔ تمام سب ڈویژنل مجسٹریٹس (ایس ڈی ایم) کو ہدایت دی گئی کہ ای خسرہ، ایشی بھوما (زمین مافیا مخالف)، قرمہ نٹوارہ، ذات کا سرٹیفکیٹ، کسان حادثاتی بیمہ وغیرہ کاموں کی مستقل نگرانی کر کے کارکردگی کو بہتر کیا جائے۔ عدالتوں میں دائر مقدمات میں 3 سال اور 1 سال سے پرانے مقدمات کے تصفیے کے لیے ایکشن پلان بنا کر ان کا تصفیہ کیا جائے۔ مقدمات کو التوا میں نہ رکھا جائے۔ آئی جی آر ایس پو رٹل پر شکایات کے ازالے کے معیار کا بھی خاص خیال رکھا جائے۔ ڈیفالٹر ہونے سے پہلے ہی شکایت کا معیاری طریقے سے تصفیہ کیا جائے۔ میٹنگ میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فنانس اینڈ ریونیو ابھشیک سنگھ، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایڈمنسٹریشن پرمود کمار پانڈے سمیت متعلقہ افسران موجود تھے۔

حسرت موہانی کی شاعری میں زبان کی چاشنی، شاعری کا تیکھا پن اور شوخیانہ انداز بخوبی نظر آتا ہے: ڈاکٹر تقی عابدی

شعبۂ اردو، سی ایس یونیورسٹی، میرٹھ میں "مولانا حسرت موہانی: شخصیت اور فن" موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ 22؍مئی 2025 سید فضل احسن یعنی مولانا حسرت موہانی پر بہت کم کام ہوا ہے۔ جیسے ان کے کارنامے ہیں ان پر ایسی تحقیق نہیں ہوئی ہے۔ آپ ایک تعلیم یافتہ خاندان کے فرد تھے۔ مولانا حسرت موہانی کی شاعری میں زبان کی چاشنی، امری کا تیکھا پن اور شوخیانہ انداز خوب ملتا ہے۔ ان کے نزدیک عریانیت کی شاعری کوئی شاعری نہیں ہوتی۔ آپ کا کمال یہ بھی ہے کہ آپ نے شاعری کو سیاست سے جوڑا۔ بالفاظ تھے بین الاقوامی شہرت یافتہ ادیب و ناقد ڈاکٹر تقی عابدی [کناڈا] کے جو شعبۂ اردو اور بین الاقوامی اردو اسکالرز انجمن [ایوسا] کے زیر اہتمام منعقد آن لائن پروگرام بعنوان" مولانا حسرت موہانی: شخصیت اور فن" میں خصوصی مقرر کی حیثیت سے اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا حسرت موہانی کے رسالہ اردوئے معلیٰ" میں ادب بھی ہے، سیاست بھی ہے اور سماج بھی ہے۔ حسرت حسن و عشق کا شاعر ہے۔ ان کی شاعری میں صوفیانہ رنگ بھی ہے۔ ان کی شاعری کا پیمبر و قائمین بالخصوص نوجوانوں کو بہت متاثر کرتا ہے۔ حسرت ایک عاشق مزاج شاعر ہیں۔ حسرت نے بتا یا کہ عشق کے لیے کوئی عمر نہیں ہوتی۔ آس کا اسکالرز کے لیے نہایت ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں۔ حسرت نے جو مشاہدات لکھے ہیں وہ بڑے اہم ہیں، انہیں سب کے سامنے آنا چاہیے۔ حسرت شاعر بھی ہیں، صحافی بھی ہیں، ادیب بھی ہیں، عاشق رسول بھی ہیں اور ملک کے مجاہد آزادی بھی۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد سہارنپوری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ادیب و ناقد اور صدر کنجی اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی۔ صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد اور سابق صدر شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ خصوصی مقرر کے بطور کناڈا سے معروف محقق و ناقد ڈاکٹر تقی عابدی نے شرکت فرمائی۔ پروگرام میں ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین [آلھمڈا] بھی موجود رہیں۔ انتظامی کلمات صوفیانہ پروین نے دیے۔ اس پروگرام کی ریسرچ اسکالر سید مریم الٰہی اور پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر ارشاد رسا نوی نے انجام دیے۔ اس موقع پر پروگرام کا تعارف اور شعبۂ اردو کی جانب سے اعزازی شال اور اعزازی سند پیش کی گئی۔ اس موقع پر پروگرام کے منتظم ڈاکٹر ارشاد رسا نوی نے کہا کہ حسرت موہانی کی شاعری میں حب آل و بلی نظر آتی ہے۔ ان کی شاعری میں حقیقت ہے۔ انہوں نے اعلیٰ درجے کی شاعری کی۔ بعد میں غزل کے حوالے سے بھی انہیں خوب مقبولیت ملی۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو غزل کے حوالے سے مقبول ہوئے۔ حسرت نے ملک کی خدمت بھی کی اور شاعری بھی کی اور ملک کی آزادی کی خاطر وہ جیل بھی گئے۔ لکھنؤ ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین نے کہا کہ آج کا پروگرام نہایت عمدہ رہا اور حسرت شناسی کے دو بابرین نے پروگرام کو مزید پروقار بنا دیا۔ آج کی گفتگو واقعی مدتوں تک ذہن نشیں رہے گی۔ مولانا حسرت موہانی بچپن سے ہی میرے پسندیدہ شاعر رہے ہیں۔ ان کی شاعری میں بکثرت روہانی اشعار موجود ہیں۔ لیکن ان کے اشعار میں کہیں آپ کو عریانی نظر نہیں آئے گی۔ آپ کے اشعار میں حقیقت، رومانیت اور ملک کی محبت ملتی ہے۔

سڑک حادثہ میں دو مویشی تاجروں کی موت

دیوبند، 22/ مئی (ڈاکٹر فیروز خان) سہارنپور ہائیے 59 پر جمعہ کے وقت ہونے والے سڑک حادثہ میں دو مویشی تاجروں کی موت واقع ہوگئی، حادثہ کے بعد علاقہ میں افراتفری کا ماحول بن گیا اور موقع پر بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ اطلاع کے مطابق مظفر نگر کے قوبل گاؤں کے رہنے والے 42 سالہ ماہو اور 45 سالہ حسرت چھنا باشی (ٹاٹا بجک) گاڑی سے دیوبند لیگر کلکٹیوی میں واقع ڈیری میں لیگر بجا رہے تھے صبح نو بجے کے قریب جب ان کی گاڑی اوورہیڈ پر پہنچی تو اچانک گاڑی کے پیچھے کے ٹائر میں پنکچر ہو گیا، گاڑی کا ڈرائیور گاڑی کو سڑک کے کنارے کھڑا کر کے پہیا نکالا، پنکچر لگوانے کے لئے چلا گیا۔ اس دوران ماہو اور حسرت گاڑی سے باہر اتر کر سڑک کے کنارے بیٹھ کر ڈرائیور کا انتظار کرنے لگے دی دمیان پیچھے سے آنے والی ایک تیز رفتار گاڑی نے سڑک کنارے کھڑی ان کی گاڑی میں جگر مارا دی جس کے نتیجہ میں سڑک کنارے کھڑی گاڑی کے حسرت اور ماہو کی موقع پر موت ہوگئی۔ حسرت مقتول کے بیٹے جلیل اکبر کو یاد کرتے ہیں۔ جب کوئی جوان مرجاتا ہے تو امام حسین کے بیٹے علی اصغر کو یاد کرتے ہیں۔ جب کوئی بچہ مرجاتا ہے تو امام حسین کی ماں فاطمہ زہرا کو یاد کرتی ہیں۔ جب کوئی جوان عورت مرجاتی ہے تو امام حسین کی بیٹی سکینہ بنت الحسین کے مصائب کو یاد کرتے ہیں۔ جب کوئی بوڑھا مرجاتا ہے تو امام حسین کے سب سے بڑے بھائی حضرت عباس کو یاد کرتے ہیں۔ جب کوئی بچہ مرجاتا ہے تو امام حسین کے بیٹے علی اکبر کو یاد کرتے ہیں۔ جب کوئی بچہ مرجاتا ہے تو امام حسین کے بھائی حضرت عباس کو یاد کرتے ہیں۔ جب کسی گھر کا سردار مرجاتا ہے تو سید الشہدا حضرت امام حسین کے مصائب کو یاد کرتے ہیں۔ یہی یادیں ہر رنج و غم کا مرہم بنتی ہیں اور علم و عمل اور صبر و استقامت کی جانب رہنمائی کرتی ہیں۔ پروگرام کا آغاز فیضان عباس و ہنوا ساتھیوں کی سوز خوانی سے ہوا اور اختتام انجمن انصار حسینی رجسٹرڈ قدیم کی نوحہ خوانی و سینہ زنی پر ہوا۔

جمعہ کی تقریر میں بیاں ہوئی قربانی کی عظمت، صاف صفائی پر دیا زور

گورکھپور، خطبۂ جمعہ میں عیدالاضحیٰ کے تہوار کے پیش نظر قربانی کے فضائل و مسائل بیان کے گئے، تہوار کے موقع پر صفائی کا خیال رکھنے، بھائی چارے کو فروغ دینے اور امن و امان برقرار رکھنے کی اپیل کی گئی، قربانی کے مسائل سے متعلق سوالات کے جوابات شہر خواجہ مفتی محمد اظہر شمسی 8604887862، 9598348521، 9956971232، مفتی شہر اختر حسین مناٹی 7860799059 اور مفتی عبد الرحمٰن تقشبندی 9956971232 حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ شہر قاضی مفتی محمد اظہر شمسی نے عوام سے اپیل کی کہ وہ عیدالاضحیٰ پر اس طریقے سے مناسبی، صفائی پر خصوصی توجہ دی جائے، قربانی کی جگہ کے گرد روغن کا کرقربانی کریں، فضلہ، خون یا ہڈیاں ادھر ادھر نہ پھینکیں بلکہ انہیں گڑھے میں دفن کردیں، انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں، قربانیوں کی تصاویر یا ویڈیوز سوشل میڈیا پر پوسٹ نہ کریں، تہوار کے دوران غریبوں کا خاص خیال رکھیں، قربانی صرف تین دن یعنی 28، 29 اور 30؍مئی کو ہوگی۔ حضرت مقیم شاہ مسجد بلاکی پور کے امام مولانا نفیر وز احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں کہا کہ قربانی ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم سے جو کچھ ہو سکے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں، قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ ہوگا، قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قربانی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قبولیت کے مقام تک پہنچ جاتی ہے، اس لیے قربانی خوش دلی سے کرنی چاہیے، ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، لوگوں نے پوچھا اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا کہ ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔ سبز پوش ہاؤس مسجد جعفر بازار کے امام حافظ رحمت علی نظامی نے کہا کہ اسلام میں دو خاص عیدیں ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے ایام میں روزے رکھنا حرام ہے کیونکہ یہ دن مہمان نوازی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ اور انعام کے ہوتے ہیں، قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سنت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے باقی رکھا ہے، صفائی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل ہے، اور صاحب استطاعت مسلمان کو قربانی ضرور کرنا چاہیے، قربانی کی تصاویر یا ویڈیوز نہ بنیں اور نہ ہی اپنے قربانی کے جانور کا دکھاوا کریں، قربانی مخصوص جانور کو مخصوص دنوں میں قربانی کی نیت سے ذبح کرنا ہے، سب سے پہلے ان لوگوں کے گھروں میں گوشت بھیجیں جن کے وہاں قربانی نہیں ہوئی، جن پر واجب ہے وہ قربانی ضرور کریں۔ چشتیہ مسجد نخشی پور کے امام مولانا محمود رضا قادری نے کہا کہ اسلام چودہ سو سال سے صفائی کا درس دیتا آرہا ہے، صفائی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، ہر مسلمان کو صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے، قربانی خوش دلی سے کرنی چاہیے، مسلمانوں کا مزاج رامن کا درس دیتا ہے، اس لیے ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ہمارے اعمال سے کسی کو معمولی سا بھی نقصان نہ پہنچے، جن پر قربانی واجب ہے وہ قربانی ضرور کریں، یہ قربانی ان کے لیے تشکیل کا ذریعہ بنے گی۔

انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں علم و عمل اور صبر و استقامت کامیابی کی کلید ہیں: مولا کو نین رضا

امام باڑہ بارگاہ حسینی پورہ باغ مبارکپور میں مرحومہ جلیلہ صغریٰ بنت مظاہر الحسنین کی مجلس چہلم منعقد

اعلو مبارکپور (اعظم گڑھ) آج کے پرآشوب دور میں انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں علم و عمل اور کیونکہ یہی بلند ترین کامیابی کی کلید ہیں۔ صفت صبر وضبط کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس سے ہر مشکل آسان ہوجاتی ہے۔ اور استقامت کی یہ فضیلت ہے کہ چاہے کتنے ہی نامساعد حالات کیوں نہ ہوں، خواہ وقتی ہی پیچھے ہٹنے نہیں دیتی بلکہ پیشرفت کرنے کا حوصلہ ہم دیتی ہے۔ انجیائے کرام اور اہل بیت کی عظیم نمونے موجود ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مولانا شیخ کونین رضا مبارکپوری نے تاریخ ۲۲ مئی بروز پیر وہاڑ مبارکپور میں مرحومہ جلیلہ صغریٰ بنت مظاہر الحسنین مرحوم کی مجلس چہلم کو خطاب کے دوران کیا۔ مولانا نے مزید کہا کہ علم و عمل اور صبر و استقامت کا درس عبادت و ثقافت میں پایا جاتا ہے اس کی مثال کسی اور سماج و معاشرہ میں نہیں ملتی۔ آج یہ ایک مومنہ کے چہلم کی مجلس ہے ہمارا وعدہ ہے کہ جب کوئی چھوٹی بچی مرجاتی ہے تو سکینہ بنت الحسنین کے مصائب کو یاد کرتے ہیں۔ جب کوئی سن رسیدہ عورت مرجاتی ہے تو جناب رباب اور امام حسین کی بہنیں زینب و ام کلثوم کو یاد کرتے ہیں۔ جب کوئی جوان عورت مرجاتی ہے تو امام حسین کی ماں فاطمہ زہرا کو یاد کرتے ہیں۔ جب کوئی بچہ مرجاتا ہے تو سید الشہدا حضرت امام حسین کے بیٹے قاسم کو یاد کرتے ہیں۔ جب کوئی بھائی مرجاتا ہے تو امام حسین کے بھائی حضرت عباس کو یاد کرتے ہیں۔ جب کوئی بوڑھا مرجاتا ہے تو امام حسین کے مصائب کو یاد کرتے ہیں۔ یہی یادیں ہر رنج و غم کا مرہم بنتی ہیں اور علم و عمل اور صبر و استقامت کی جانب رہنمائی کرتی ہیں۔ پروگرام کا آغاز فیضان عباس و ہنوا ساتھیوں کی سوز خوانی سے ہوا اور اختتام انجمن انصار حسینی رجسٹرڈ قدیم کی نوحہ خوانی و سینہ زنی پر ہ

2027 کا اسمبلی انتخاب اتر پردیش کے مستقبل کا فیصلہ کرے گا

بی جے پی حکومت نے بدعنوانی کے تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں، عوام بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے کے لیے تیار: اکھلیش یادو

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت کی دونوں میادیں بغیر کسی نمایاں کامیابی کے اختتام کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت نے بدعنوانی کے تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں، کسانوں کی فصلوں کی لوٹ مچی ہوئی ہے اور نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کیا جا رہا ہے۔ جمعہ کو سماج وادی پارٹی کے ریاستی میڈیا کوارڈینیٹر کے دفتر میں مختلف اضلاع سے آئے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں خواتین نظر انداز اور بے عزت کی جا رہی ہیں، جبکہ تعلیم، صحت اور قانون و انتظام کی صورتحال انتہائی خراب ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے پرائمری اسکولوں کی حالت خستہ کر دی ہے اور تقریباً 70 ہزار اسکول بند کر دیے گئے ہیں۔ ہزاروں اسکول ایسے ہیں جہاں داخلے صفر ہیں۔ اسپتالوں میں مریضوں کو دوا دل ربا ہے اور نہ علاج، جس کے باعث عوام میں بدحکمتی پر مجبور ہیں۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی ایک چالاک اور غرور کرنے والی پارٹی ہے جس نے جمہوریت کو دھوکہ دیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کوئی سیاسی جماعت نہیں بلکہ ایک ''گینگ'' بن چکی ہے۔ ان کے مطابق بی جے پی کے لوگ غریبوں اور سرکاری زمینوں پر قبضے کر رہے ہیں اور حکومت نے ''بھوماپھیا'' کو تحفظ دے رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2027 کا اسمبلی انتخاب اتر پردیش کے عوام کے مستقبل کا انتخاب ہوگا اور بی جے پی کو دو دہائیوں کا حساب دینا پڑے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش کے عوام کی طاقت بی جے پی کا صفایا کر دے گی۔

اکھلیش یادو نے پارٹی کارکنوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی سماج وادی پارٹی کو بدنام کرنے کے لیے مختلف حربے اختیار کرے گی، لیکن اس بار اس کی کوئی چال کامیاب نہیں ہوگی کیونکہ عوام بی جے پی کی بدانتظامی سے سخت ناراض ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پورا پی ڈی اے سماج وادی پارٹی کے ساتھ ہے اور عام عوام بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے کے لیے بے تاب ہیں۔

سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کا نظریہ وسیع ہے اور وہ ترقی کی سیاست کرتی ہے۔ پارٹی سب کو ساتھ لے کر چلتی ہے اور جمہوریت کو مضبوط بناتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی سامی انصاف کے ساتھ کھڑی ہے جبکہ بی جے پی سامی انصاف کی مخالف ہے اور ریزرویشن کی لوٹ میں مصروف ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پی ڈی اے سماج کی آبادی اور عوامی حمایت کے مقابلے میں بی جے پی کی حیثیت صفر ہے اور آئین، جمہوریت اور ریزرویشن کو بچانے کے لیے اتر پردیش کے عوام 2027 کے انتخابات کا انتظار کر رہے ہیں۔

نیا بجلی گھر بنانا حکومت کے بس میں نہیں: ایس پی سربراہ

سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی کے ''گراج'' میں اتر پردیش میں بجلی کی مانگ اور قیمت تو بڑھ رہی ہے، لیکن بجلی کی فراہمی میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت نے گزشتہ نو برسوں میں ریاست کے بجلی نظام کو تباہ کر دیا ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتر پردیش میں بجلی پیدا اور بڑھانے کے لیے ایک بھی نیا پاور پلانٹ قائم نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ سے پاور پلانٹ لگانا تو دور، وزیر اعلیٰ ان کا نام تک نہیں لیتے۔ انہوں نے کہا کہ آج پورے صوبے میں بجلی بحران پر ہاہا کا مچا ہوا ہے اور غیر اعلانیہ کٹوتی سے عوام شدید پریشان ہیں۔ ریاست بھر میں لوگ بجلی کے مسئلے پر سڑکوں پر اتر کر احتجاج اور دھرنے دینے پر مجبور ہیں۔ اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت نے بجلی پیداوار میں اضافہ نہیں کیا، بلکہ اسمارٹ میٹر لگا کر عوام سے بجلی بل کی وصولی کے اور لوٹ مار کا کام کیا۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کی حکومت نے کانپور گھاٹم پور، اردل، ملت پور، سونجر، پریاگ راج اور نانڈہ میں سپر کریٹیکل کمرتھرمل پاور پلانٹ قائم کیے تھے اور بجلی پیداوار میں اضافہ کیا تھا۔

غریب خاندانوں کی بیٹیوں کے ہاتھ پیلے کرے گی یوگی حکومت

لکھنؤ (یو این آئی) معاشی طور پر کمزور خاندانوں کی بیٹیوں کی شادی میں مدد کے مقصد سے چلائی جانے والی وزیر اعظم اجتماعی شادی اسکیم کے تحت کانپور نگر میں بڑے پیمانے پر اجتماعی شادی کی تقریب کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اس سلسلے میں جمعہ کو ضلع مجسٹریٹ جتیندر پرتاپ سنگھ کی صدارت میں منعقدہ جائزہ میٹنگ میں اسکیم کی تیاریوں، درخواست کے طریقہ کار، تصدیق اور انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔

ضلع مجسٹریٹ نے حکام کو ہدایات دیں کہ اجتماعی شادی کی تقریب کو باوقار، منظم اور شاندار طریقے سے منعقد کیا جائے اور اہل خاندانوں کو وقت پر اسکیم کا فائدہ فراہم کیا جائے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ مالی سال 27-2026 کے لیے ضلع کو 1534 شادیوں کا ہدف ملا ہے۔ اس کے مقابلے اب تک 542 درخواستیں موصول ہو چکی ہیں، جن میں 509 درخواستیں دیہی علاقوں سے اور 33 درخواستیں شہری علاقوں سے ملی ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ حکام کو درخواست فارموں کی تصدیق مقررہ وقت کے اندر مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ اسکیم کے تحت فی جوڑا ایک لاکھ روپے کا خرچ مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں 60 ہزار روپے پی ڈی پی ٹی کے ذریعے براہ راست لڑکی کے بینک اکاؤنٹ میں بھیجے جائیں گے۔

اس کے علاوہ 25 ہزار روپے مالیت کا شادی کا تحفہ فراہم کیا جائے گا، جبکہ کھانا، پنڈال، فرنیچر، پینے کا پانی اور بجلی و روشنی جیسے انتظامات پر فی جوڑا 15 ہزار روپے خرچ کیے جائیں گے۔ اسکیم کے تحت نو بیاہتا جوڑوں کو گھریلو زندگی کے لیے ضروری سامان بھی فراہم کیا جائے گا۔ اسکیم کا فائدہ صرف ان خاندانوں کو ملے گا جن کی سالانہ آمدنی تین لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ہے۔ لڑکی کے سرپرست کا اتر پردیش کا اصل باشندہ اور لڑکے کا ہندستان کا اصل باشندہ ہونا لازمی ہے۔ شادی کی تاریخ پر لڑکی کی کم از کم عمر 18 سال اور لڑکے کی کم از کم عمر 21 سال مقرر کی گئی ہے۔

شری بانکے بہاری مندر راہداری کی ترقی میں جُٹی ہے یوگی حکومت

اسمبلی انتخابات سے پہلے ہوسکتا ہے سنگ بنیاد

لکھنؤ۔ (یو این آئی) اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ کی حکومت متھرا ضلع کے وردنداون میں شری بانکے بہاری مندر راہداری کے ذریعے اس پورے علاقے کو ترقی دینے کی قواعد میں جُٹی ہوئی ہے۔ حکومت کے ایک اعلیٰ افسر کے مطابق شری بانکے بہاری راہداری کے اصل وجود میں آنے کے بعد یہاں آنے والے عقیدت مندوں کو یہاں کی شان و شوکت دیکھنے کو ملے گی۔ اگلے سال ہونے والے اسمبلی انتخابات سے پہلے اس اہلی پروفائل پروجیکٹ کا سنگ بنیاد وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ رکھ سکتے ہیں۔ دراصل اتر پردیش اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی حکومت نے ہی شری بانکے بہاری راہداری کی ترقی کو بہری جھنڈی دی تھی۔ اب جلد ہی یوپی حکومت کی جانب سے بانکے بہاری راہداری کی تعمیر کا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔ اربوں روپے کی لاگت سے بننے والی اس راہداری کا مقصد ملک و بیرون ملک سے آنے والے ان گنت عقیدت مندوں کو آسانی سے جگہوں بانکے بہاری کے درشن کرانا ہے۔ شری بانکے بہاری مندر راہداری کی تعمیر بھی کاشی وشوناتھ راہداری کے طرز پر ہی کرانے کا منصوبہ ہے۔ 500 کروڑ کی لاگت سے بننے والی اس راہداری کی مدد سے مندر اور دریائے یمنا کو جوڑا جائے گا۔ عقیدت مند یمنا میں ڈبکی لگانے کے بعد راہداری کی مدد سے سیدھے مندر تک پہنچ سکیں گے۔ یوگی حکومت کی جانب سے اس کوریڈور کی تعمیر تقریباً 15 ایکڑ زمین پر کرائی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی راہداری کے راستے میں آنے والی سینکڑوں عمارتوں اور جائیدادوں کو معاوضہ دے کر ان کا حصول (ایکوزیشن) کیا جانے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

قرض کی تقسیم کا عمل سادہ، شفاف اور بروقت ہونا چاہیے: نندی

قرضوں کی وصولی میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کی ہدایات، یاور کارپوریشن اور یو پی ٹی ڈی اے کے نمائندوں کو اوٹی ایس اسکیم میں شامل کرنے کی تجویز تیار کرنے کی تجویز

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے صنعتی ترقی، برآمدی فروغ، این آر آئیز اور سرمایہ کاری کے فروغ کے وزیر ننند گوپال گپتا نندی نے کہا کہ اتر پردیش ماہانی کارپوریشن ریاست میں صنعتوں کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ مالی امداد کی اسکیموں کو مزید موثر، شفاف اور سرمایہ کاروں کے موافق بنائیں۔ وزیر نندی آج گومتی نگر کے پک اپ بھون میں اتر پردیش ماہانی کارپوریشن (یو پی ایف سی) کی جائزہ میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ میٹنگ کے دوران انہوں نے کارپوریشن کے آپریشنز، قرضوں کی تقسیم، ریکوری کے نظام اور صنعتی پوش کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مستحکم کرنے کے لیے تاجروں کو قرضوں کی فراہمی کا عمل آسان اور بروقت ہونا چاہیے۔ انہوں نے عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ قرضے لینے والے کاروباری افراد کے ساتھ باقاعدہ رابطہ قائم کر کے اور وصولی کے نظام کو ہموار کرتے ہوئے زیر التوا معاملات کے فوری حل کو یقینی بنائیں۔

وزیر نندی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش ملک میں سرمایہ کاری کے لیے ایک سرکردہ مقام کے طور پر ابھرا ہے۔ نتیجتاً، ماہانی کارپوریشن کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ کاروباری اداروں کو زیادہ سے زیادہ مدد فراہم کرے۔ اس طرح مقامی سطح پر سرمایہ کاری اور روزگار دونوں کو فروغ ملتا ہے۔ وزیر نے قرضوں کی وصولی میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کی ہدایت کی کہ نادہندگان کی خواہشات کے پیش نظر اگر ضرورت ہو تو اوٹی ایس پالیسی میں ترمیم کی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ پروڈکٹز کو اوٹی ایس کا فائدہ دیا جا سکے۔ میٹنگ میں ایڈیشنل چیف سکریٹری برائے صنعتی ترقیات آلوک کمار نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ دن ٹائم سٹلمنٹ (OTS) اسکیم کو مزید موثر اور صنعت دوست بنانے کے لیے ایک مناسب تجویز تیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش بینکاری لمیٹڈ اور اتر پردیش اسٹیٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے نمائندوں کو بھی اس تجویز میں شامل کیا جانا چاہیے، تاکہ تمام متعلقہ فریقوں کے مفادات کو صحیح طریقے سے حل کیا جا سکے۔

سیتاپور میں بس کھائی میں گری، ایک ہلاک، 40 زخمی

سیتاپور، (یو این آئی) اتر پردیش میں سیتاپور ضلع کے سدھنا تھانہ علاقے میں جمعہ کو عقیدت مندوں سے بھری ایک بس موٹر سائیکل سوار کو بچانے کی کوشش میں بے قابو ہو کر کھائی میں پلٹ گئی۔ اس حادثے میں موٹر سائیکل سوار کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ بس میں سوار تقریباً 40 عقیدت مند زخمی ہو گئے۔ ان میں تین عقیدت مندوں کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے۔ ایڈیشنل پرنٹنڈنٹ آف پولیس دریگیش کمار سنگھ نے بتایا کہ تلنگانہ سے عقیدت مند دو بسوں میں سوار ہو کر نیمشارنیہ درشن کے لیے آ رہے تھے۔ سدھولی۔ مصرکھ مارگ پر ملکھا پور موڑ کے پاس ملکھا پور رہنے والے اوم پرکاش نامی شخص موٹر سائیکل موڑ رہے تھے۔ اسی دوران عقیدت مندوں سے بھری بس انہیں بچانے کی کوشش میں سڑک کے کنارے گہری کھائی میں پلٹ گئی۔ انہوں نے بتایا کہ حادثے میں اوم پرکاش کی جائے وقوعہ پر ہی موت ہو گئی۔ بس میں سوار تقریباً 40 عقیدت مند زخمی ہو گئے، جن میں سے تین کی حالت نازک ہونے پر انہیں ضلع اسپتال ریفر کیا گیا ہے۔ دیگر زخمیوں کا علاج سدھنا کمیونٹی ہیلتھ سینٹر میں کیا جا رہا ہے۔

نہایت ہی مقدس مہینہ ہے ماہ ذی الحجہ: مولانا خالد رشید

نماز جمعہ سے قبل امام عیدگاہ کا خطاب

لکھنؤ۔ ذی الحجہ کا مہینہ ان مقدس مہینوں میں سے ہے۔ جنہیں ''اشہر حرم'' یعنی حرمت والے مہینے کہا جاتا ہے، اس لیے اس ماہ کی عبادت کا ثواب بھی دوسرے مہینوں سے افضل ہے۔ خصوصاً اس مہینے کے پہلے عشرے میں مسلمانوں کو بہت سی عبادات کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلام کا پانچواں رکن حج صرف اسی مہینہ میں ہی ادا ہوتا ہے۔ اس طرح صاحب استطاعت مسلمانوں پر قربانی بھی واجب ہے اور قربانی اس مہینہ کے صرف تین دنوں میں ادا کی جا سکتی ہے۔ اس ماہ مقدس میں مسلمان عید الاضحیٰ تکبیرات تشریق، یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ، جس شخص کو قربانی کرنی ہو اس کو بال اور ناخن نہ کٹوانا جیسے احکامات شرعی پر عمل کرتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ نے کیا۔ وہ آج جمعہ کے نماز سے قبل نمازیوں کے بڑے مجمع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قربانی ایک عظیم الشان عبادت ہے جو سیدنا آدمؑ کے زمانے سے شروع ہوئی اور امت محمدیہ تک مشروع چلی آ رہی ہے۔ ہر مذہب و ملت کا اس پر عمل رہا ہے۔ ایک حدیث میں قربانی نہ کرنے والوں پر سخت وعید آئی ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا: ''جو قربانی کرنے کی طاقت رکھتا ہو پھر بھی قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کی طرف نہ آئے۔'' مولانا نے کہا کہ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے دربار میں دوسرے ایام کا کوئی عمل عشر ذی الحجہ کے دوران نیک عمل سے بڑھ کر پسند نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا؟: اے اللہ رسول اللہ! کے راستے میں جہاد سے بھی بڑھ کر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں! اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ نماز جمعہ کے بعد مولانا نے تحت گری سے نجات، اپنے ملک کی تعمیر ترقی، خوش حالی اور پوری دنیا میں امن و امان کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

حسینی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جشن وجلوس عید غدیر

لکھنؤ۔ آل انڈیا شیعہ حسینی فاؤنڈیشن (حسینی فنڈ) کے زیر اہتمام قدیم مرکزی سالانہ جشن عید غدیر ۱۸ ذی الحجہ مطابق ۵ جون بروز جمعہ انعقاد کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک جلسہ بانی صدر مولانا مرزا امتیاز علی کی صدارت میں انجی قیام گاہ جنبہ نیگیزی منصور نگر میں ہوا۔ جس میں جنرل سکریٹری سید سلیم حسین رضوی نے بتایا کہ پروگرام حسب دستور روز عید غدیر ۱۸ ذی الحجہ بروز جمعہ منعقد ہوگا جس میں ٹھیک ایک بجے دن میں نماز ظہرین باقتدا مولانا ظہیر احمد فخاری رضوی شیعہ نجف رستم نگر لکھنؤ میں ہو گی بعدہٗ مولانا سید عباس ارشاد نقوی کمفل فضائل کو خطاب فرمائیں گے۔ بعدہٗ ختم محفل جلوس عید غدیر رضوی شیعہ نجف رستم نگر سے برآمد ہو کر روضہ سبز بیت الحزن جائے گا جہاں شعرائے کرام کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا مرزا جعفر عباس اہمیت عید غدیر پر روشنی ڈالیں گے۔ نظامت کے فرائض خوشبو رضا فتح پوری انجام دیں گے۔ بعدہٗ مولانا کا اہتمام ہوگا اور تبرک تقسیم کیا جائے گی۔ جلسہ میں سید مسعود حسین رضوی سید حسن عامر سید حسین رضوی، سید ریحان عباس نے شرکت کی۔ یہ اطلاع مداح اہلبیت مرزا عباس علی دانش نے دی ہے۔

معمر افراد کی پینشن کے لیے عمر کے ثبوت کے سلسلے میں ترمیم

وارانسی، (یو این آئی) بوڑھاپے کی پینشن اسکیم کے تحت سابقہ ہدایات کے مطابق صرف شہری علاقوں کے درخواست دہندگان کی عمر کے ثبوت کے سلسلے میں جزوی ترمیم کی گئی ہے۔ اس کے مطابق وارڈ/شہری علاقوں میں ایسے معمر افراد جن کے پاس ہائی اسکول کی سطح کا تعلیمی سرٹیفکیٹ دستیاب نہیں ہے اور مذکورہ شہری علاقے میں فیملی رجسٹر/کھتا رجسٹر بھی دستیاب نہیں ہے، ان کی عمر کی تصدیق کے لیے مقررہ دستاویزات کے علاوہ راشن کارڈ، ووٹر آئی ڈی کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس، پاسپورٹ اور جن کارڈ بھی قابل قبول ہوں گے۔ ضلعی سوشل ویلفیئر آفیسر گریش چندر دوبے نے بتایا کہ اس سہولت کا فائدہ اٹھانے کے لیے درخواست دہندہ کو مقررہ فارمیٹ پر سیلف ڈیکلریشن دینا لازمی ہوگا۔ یہ نظام صرف شہری علاقوں کے ان درخواست دہندگان کے لیے نافذ ہوگا جنہوں نے اکتوبر 2024 کے بعد اسکیم کے تحت آن لائن درخواست دی ہے اور جن کا عمر کے ثبوت کا ڈیٹا ضلعی سوشل ویلفیئر آفیسر کے دفتر کی سطح سے رپورٹ کیا گیا ہے۔ ایسے درخواست دہندگان کو سیلف ڈیکلریشن سمیت مذکورہ بالا مطلوبہ دستاویزات اپنے لاگ ان سے اپلوڈ کرنے ہوں گے۔ سیلف ڈیکلریشن ضلعی سوشل ویلفیئر آفیسر کے دفتر سے کسی بھی کام کے دن پر اپنی بوڑھاپے کی پینشن کا رجسٹریشن نمبر یا شناختی تفصیلات پیش کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ درخواست دہندہ خود بھی سیلف ڈیکلریشن تیار کر کے پورٹل پر مطلوبہ دستاویزات کے ساتھ اپلوڈ کر سکتے ہیں۔

غریبوں کا حق چھیننے والوں کے خلاف قانون سخت کارروائی کرے گا-وزیر منوج پانڈے

لکھنؤ۔ کابینی وزیر منوج پانڈے نے محکمہ غذا و سد اور سول سپلائی سسٹم کے پیش نظر متعلقہ افسران کو سخت ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ یہ ریاستی حکومت کسی بھی قسم کی کالا بازاری، کم وزن، ذخیرہ اندوزی، غیر قانونی وصولی اور غریبوں کے حقوق میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔ واضح ہدایات دیتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ غریبوں کے اناج کی تقسیم اور صارفین کے مفادات سے متعلق معاملات میں کسی بھی قسم کی بے ضابطگی پر گنجائش نہیں دی جائے گی۔ غریبوں کا راشن لوٹنے تولنے سے بچنے اور سرکاری نظام کو نقصان پہنچانے والے عناصر کے خلاف مقدمات درج کر کے سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ضرورت پڑنے پر انہیں جیل بھیجنے کی کارروائی بھی یقینی بنائی جائے گی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ متعلقہ افسران اور ملازمین کو واضح طور پر سمجھ لینا چاہیے کہ غفلت، بدعنوانی، سرپرستی یا شکایات کے نظر انداز کرنے کی صورت میں احتساب کا تعین کیا جائے گا۔

آیوش وزیر نے محکمہ جاتی عہدیداروں کے ساتھ ورچوئل جائزہ میٹنگ کی

لکھنؤ۔ محکمہ آیوش کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر دیا شنکر مشرا دیالو نے آیوش محکمہ کے افسران، ڈاکٹروں اور آیوش کالجوں کے پرنسپلوں کے ساتھ لکھنؤ واقع اپنی سرکاری رہائش گاہ پر ورچوئل محکمہ آیوش کی پالیسی اور خدمات کی معیاری خدمات کے بارے میں جائزہ میٹنگ کی۔ عہدیداروں کو ہدایات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 21 جون 2026 کو منائے جانے والے بین الاقوامی یوگا ڈے کی تقسیم کو زیادہ موثر طریقے سے کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ یوگا سے جڑ سکیں اور یوگا کے ذریعے عام لوگ صحت مند طرز زندگی کو اپنا سکیں۔ آیوش کے وزیر نے آیورویدک کی اہمیت کے پیش نظر عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ دواؤں کے پودوں کی کاشت کو فروغ دینے پر خصوصی زور دیں۔ انہوں نے کہا کہ دواؤں کی زراعت آیوش کے شعبے میں بے پناہ صلاحیت رکھتی ہے۔ کسانوں اور متعلقہ اداروں کو دواؤں کے پودوں کی کاشت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ آگاہ کیا جائے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی جائے۔ ڈاکٹر دیالو نے حکام کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام اسپتال اپنے آؤٹ پیشنٹ تعمیر (OTs) اور دیگر صحت کی خدمات کو بہتر بنائیں۔ انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ مریضوں کے لیے صحت کی، بہتر اور قابل رسائی سہولیات کو یقینی بنانے کے لیے چیتاونی اور ایکسرے سرورسز کی باقاعدگی سے نگرانی کریں۔ آیوش وزیر نے آیوش کالجوں کو ہدایت دی کہ وہ وقتاً فوقتاً سیمینار، ورکشاپس اور تعلیمی پروگرام منعقد کریں، تاکہ طلباء اور مصالحین تحقیق کے لیے تازہ ترین معلومات تک رسائی حاصل کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ آیوش پریکٹس اور یوگا کو عوام تک قابل رسائی بنانے کی کوشش کی جانی چاہیے تاکہ تمام شہری بیماریوں کے خلاف اپنے مدافعتی نظام کو مضبوط بنا سکیں اور صحت مند اور لمبی زندگی گزار سکیں۔

مدرسہ امداد العلوم کے بچوں کے مابین اسلامی کوئز کمپٹیشن کا انعقاد

حالات سے مقابلہ کرنا ہر زبان میں اچھی پکڑ بنانے کا نام مدرسہ امداد العلوم ہے: مولانا یاسر عبد الرحیم فاروقی

لکھنؤ۔ مدرسہ امداد العلوم مظفر نگر لکھنؤ میں علمہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام تیسرا سالانہ مسابقہ اسلامی کوئز کے عنوان سے منعقد ہوا جس کی صدارت قاری امتیاز احمد پرتاپ نگر بھی، سرپرستی ڈاکٹر سلمان خالد فیمبینہ ہاسپٹل، قیادت سید نبیل احمد، نگرانی مولانا ابرار الحق عثمانی نے فرمائی۔ اس موقع پر مہمان کی حیثیت سے مولانا یاسر عبد الرحیم فاروقی صاحب، حضرت مولانا کفیل اشرف لکھنوی صاحب، جناب محمد اعجاز احمد منیجر میپ ماڈرن اسکول نے شرکت کی۔ کنوینر پروگرام مفتی ولشاد احمد ندوی تھے، مولانا عادل ندوی، قاری محمد زبیر خان، حافظ محمد فیض نے حکم کے فرائض انجام دیئے۔ نظامت کے فرائض عاصم کاوری نے انجام دیئے۔ تقریب کا آغاز عزیزم عبد المقیت معلم مدرسہ ہذا کی تلاوت سے ہوا۔ عزیزم ابوذر سلمہ و عزیزم ارقم سلمہ نے نعت پیش کی۔

اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا یاسر عبد الرحیم فاروقی نے کہا کہ حالات سے مقابلہ کرنا اور ہر زبان میں اچھی پکڑ اور پہچان بنانے کا نام اصل میں مدرسہ امداد العلوم ہے اور حافظ اکبر عرفانی کے کام کو سراہتے ہوئے حوصلہ بڑھایا اور کہا کہ آپ آگے بڑھتے رہیے، ہم لوگ دامے درمے سخنے آپ کے ساتھ ہیں اور ادارے کے پروگرام کے ساتھ ہیں آپ کے اس ادارے کا کیا ادارہ یقیناً اور تعلق سے پہچان بنائی ہے کہ یہاں کے بچے کسی بھی میدان میں ناکام نہیں ہوتے ہیں ان شاء اللہ۔ ڈاکٹر سلمان خالد نے کہا کہ آپ کا یہ ادارہ یقیناً اور اداروں کے مقابلے میں بہت الگ ہے اس کو بڑھاتے رہیے اور نئی نئی چیزیں اسی طرح لاتے رہیے اور بچوں، تم لوگ خوب محنت کرو ایسا ادارہ تم کو کہیں بھی نہیں ملے گا۔ میری بار بار اس ادارے میں حاضری ہوتی رہتی ہے تعلیم و تربیت میں دن بدن ترقی کی طرف آگے بڑھ رہا ہے۔ اس کے لئے حافظ اکبر کو بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مولانا کفیل اشرف انہوں نے کہا کہ مدرسہ امداد العلوم دن بدن ترقی کی طرف گامزن ہو رہا ہے کیونکہ لوگوں کے نظر میں یہ خاص دینی ادارہ ہے لیکن حافظ محمد اکبر عرفانی کی محنت کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوا کہ اس چھوٹی عمر میں عزیزم کو اللہ نے زمین سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں پر پہونچا دیا کہ یہ نئی نئی چیز بچوں کو سکھاتے رہتے ہیں اور ان کو عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں جس کا نتیجہ دیدنی ہوں۔

حافظ محمد اکبر نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور بچوں کے تعلق سے فرمایا کہ میری یہ ہر ممکن کوشش رہتی ہے کہ میرے یہاں پڑھنے والے بچوں کو ہر میدان میں کامیابی کا سرفراز مل سکے اس کے لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ ماہانہ کلچرل پروگرام بھی منعقد کرائے جاتے ہیں جس کی ایک کڑی آج آپ کے سامنے پیش ہے۔ ان ننھے منے بچوں کا دل و دماغ ایک کورے کاغذ کی طرح ہوتا ہے جیسا ان کو ڈھالا جائے گا ویسا یہ ڈھلتے چلے جائیں گے۔ آج کے اس پروگرام میں عنوان اسلامی کوئز میں تین الگ الگ گروپ کے کل ۴۵ بچوں نے حصہ لیا اور ہر گروپ سے اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کر کے تیاری کا میابی حاصل کی، ان سبھی بچوں کو مدرسہ کی جانب سے انعامات سے نوازا گیا اور ہر شریک ہونے والے بچے کو سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ اسی سبھی پروگرام منجانب مدرسہ منعقد کیے جاتے ہیں جس میں بچوں سے کوئی فیس نہیں لی جاتی ہے۔ یہ کام فی سبیل اللہ کیا جاتا ہے جو ہمیشہ بڑھ چڑھ کر اپنا تعاون پیش کرتے رہتے ہیں۔

شدید گرمی میں 30,357 میگاواٹ بجلی فراہم کی: شرما

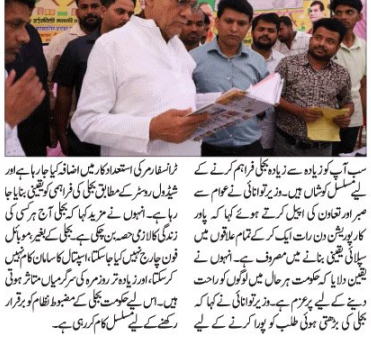

لکھنؤ، (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر توانائی اروند کمار شرما نے جمعہ کو عوامی کیا کہ شدید گرمی میں محکمہ بجلی عوام کو راحت پہنچانے کے لیے ہر ممکن زیادہ سے زیادہ بجلی کی دستیابی کو یقینی بنا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گرمی میں بجلی کی کمی کے باوجود مختلف ذرائع سے بجلی حاصل کر کے کارپوریشن ریاست کے تمام علاقوں میں سپلائی کر رہی ہے۔ وزیر توانائی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے بتایا کہ کل 21 مئی کو دن میں دوپہر تقریباً دو بجے 29,493 میگاواٹ بجلی فراہم کی گئی۔ آج صبح تین بج کر اٹھیس منٹ پر بجلی کی سب سے زیادہ مانگ کے مقابلے 30,276 میگاواٹ بجلی کی سپلائی کی گئی۔ مسٹر شرما نے کہا کہ اسی طرح رات کے زیادہ سے زیادہ مانگ کے گھنٹوں میں بجلی کا لوڈ بڑھ کر تقریباً 32,000 سے 33,000 میگاواٹ تک پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شدید گرمی میں عوام کو پریشانی نہ ہو، اس مقصد کے تحت ہم سب آپ کو زیادہ سے زیادہ بجلی فراہم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہیں۔ وزیر توانائی نے عوام سے صبر اور تعاون کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پاور کارپوریشن دن رات ایک کر کے تمام علاقوں میں سپلائی یقینی بنانے میں مصروف ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ محکمہ ہر حال میں لوگوں کو راحت دینے کے لیے پرعزم ہے۔ وزیر توانائی نے کہا کہ بجلی کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے فرانسفارمر کی استعداد کار میں اضافہ کیا جا رہا ہے اور شیڈول رخصت کے مطابق بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بجلی آج ہر کسی کی زندگی کا لازمی حصہ بن چکی ہے۔ بجلی کے بغیر موبائل فون چارج نہیں کیا جا سکتا، اسپتال کا سامان کام نہیں کر سکتا، اور زیادہ تر روزمرہ کی سرگرمیاں متاثر ہوتی ہیں۔ اس لیے محکمہ بجلی کے مضبوط نظام کو برقرار رکھنے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔